حکومتِ کرناٹک

کمشنر آفس، محکمہء تعلیمِ عامہ

نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

اور

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

نرپاتنگا روڈ، بنگلورو۔

''منزل کا چراغ''

دسویں جماعت کے بہترین نتائج کے پیشِ نظر سوال و جواب نامہ

زبانِ اوّل-اردو

تنظیم کار

جناب محمد محسن،

کمشنر،

محکمہء تعلیماتِ عامہ نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

پیش کش

محترمہ زہرہ جبین۔یم

ڈائرکٹر،

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

ڈائرکٹر آفس، نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

تشکیل کار

شریمتی منجلا۔آر

سینیر اسسٹنٹ ڈائرکٹر

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

اور

شری مری گوڈا۔بی۔ین

سینیر اسسٹنٹ ڈائرکٹر

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

صلاح کار و نگراں

محترمہ خالدہ پروین

اردو سبجکٹ انسپکٹر

آفس آف جوائنٹ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن، میسور

صاحبِ وسائل اساتذہ

جناب اختر سہیل،

معاون معلم، فاروقیہ بوائس ہائی اسکول، تلک نگر، میسور۔

محترمہ عالیہ سلطانہ

معاون معلّمہ، پیپلس پارک، نظر آباد، میسور۔

محترمہ نور نسیمہ بانو

معاون معلّمہ، گورنمنٹ بائی فرکیٹیڈ مہاراجاس ہائی اسکول، میسور۔

محترمہ وحید النساء

معاون معلّمہ، فاروقیہ بوائس ہائی اسکول، تلک نگر، میسور۔

عرضِ مدعا

معززاساتذہ کرام!

حکومتِ کرناٹک کے محکمہء تعلیماتِ عامہ اورڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس، بنگلورو نے کرناٹک سکینڈری ایجوکیشن ایگزامینیشن بورڈ کے تعاون سے 15-2014 میں جاری کردہ دسویں جماعت کے نصاب کے تحت اپریل 2015 میں نئے طریقہء کار کے مطابق ہونے والے امتحان کے پیشِ نظر تمام طلباء کی آموزشی صلاحیت کوفروغ دینے اوراچھے نتائج کوحاصل کرنے کی خاطر یہ سوال وجواب نامے تمام زبانوں اورکورسجکٹز کے تمام میڈیمز میں تیار کئے ہیں۔اس کی تیاری میں ریاستِ کرناٹک کے مختلف اضلاع کے ہائی اسکولوں میں پڑھانے والے صاحبِ وسائل اساتذہ کی مددلی گئی ہے۔ریاست کے تمام میر معلمین اور دیگر مضامین کے اساتذہ اس کی مدد سے طالب العلموں کی آموزشی صلاحیت میں اضافہ کرسکتے ہیں۔ان چھوٹے کتابچوں کومنظرعام پرلانے میں ڈائرکٹریٹ برائے اردواور دیگراقلیتی لسانی مدارس کے ڈائرکٹر اوران کے دفتری عملہ کواس کامیاب کوشش پرمبارک باددیتاہوں۔

جناب محمد محسن،

کمشنر،

محکمہءتعلیماتِ عامہ نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

پیش لفظ

معزیز اساتذہ کرام!

حکومتِ کرناٹک کے محکومہءتعلیمات عامہ کے ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس، کرناٹک سکینڈری ایجوکیشن ایگزامینیشن بورڈ کے تعاون سے طالب العموں کی آموزشی رفتار کے پیشِ نظر ،دسویں جماعت کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے اور یس۔یس۔یل۔سی امتحان کے نتائج کو ترقی دینے کے لیے تمام زبانوں اور دیگر کور سبجکٹز کے تمام میڈیمز میں یہ سوال و جواب نامے تیار کئے گئے ہیں۔ یہ تمام طلباء کے لیے سودمند ثابت ہو سکتے ہیں۔اسے ریاست کے مختلف اضلاع میں پڑھانے والے ہائی اسکول کے صاحبِ وسائل اساتذہ کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ریاست کے تمام میر معلمین ،اور دیگر مضامین کے اساتذہ اسے بروئے کار لاکر طلباء کی آموزشی صلاحیت میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ان چھوٹے کتابچوں کو منظرِ عام پر لانے میں بی ایڈ کالج کے پروفیسرس، لکچررس، صاحبِ وسائل اساتذہ اور دیگر اسٹاف نے جو محنت کی ہے میں اُن سب کی شکر گذار ہوں۔

محترمہ زہرہ جبین۔یم

ڈائرکٹر،

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

ڈائرکٹر آفس، نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

ہدایات

☆اس منصوبے کی کامیابی کے لیے اساتذہ/والدین کا تعاون ضروری ہے۔اس کے لیے فراہم کردہ **مشعلِ راہ، منزل کا چراغ** اور **یقین محکم** کو اساتذہ پڑھیں اور ذہن نشین کرلیں۔

☆ طالبِ العلموں کو اُن کی آموزشی صلاحیت کے مطابق

(1) سست رفتار سے پڑھنے والے

(2) میانہ رفتار سے پڑھنے والے

(3) تیز رفتار سے پڑھنے والے

جیسے تین جماعتوں میں تقسیم کرلیں۔

☆ سست رفتار سے پڑھنے والے طالب العلموں کو مقررہ وقت میں امتحان کا سامنا کرنے کے لیے نصابی کتاب میں موجود اہم سوالات کو کے جوابات جو''**مشعلِ راہ**''میں شامل ہیں پڑھائیں، تاکہ وہ باآسانی امتحان میں کامیاب ہوجائیں۔

☆ میانہ رفتار سے پڑھنے والے طالب العلموں کو مقررہ وقت میں امتحان کا سامنا کرنے کے لیے نصابی کتاب میں موجود اہم سوالات کو کے جوابات جو''**مشعلِ راہ**''میں شامل ہیں پڑھانے کے ساتھ ساتھ''**منزل کا چراغ**''میں دئے گئے سوالات کے جوابات کی مشق کرائیں تاکہ وہ کم ازکم اوّل درجہ میں کامیاب ہوسکیں۔

☆ تیز رفتار سے پڑھنے والے طالب العلموں کو مقررہ وقت میں امتحان کا سامنا کرنے کے لیے''**مشعلِ راہ**''اور''**منزل کا چراغ**''میں دئے گئے سوالات کے جوابات کی مشق کرانے کے ساتھ ساتھ''**یقین محکم**''میں دیے گیے سوالات کے جوابات کی خوب خوب مشق کرائیں تاکہ وہ امتیازی کامیابی حاصل کرسکیں۔

☆ اِن تعلیمی وسائل (سوال وجواب نامے) کو حسبِ معمول چلنے والی آموزش کے دوران تسلسل کے ساتھ پڑھایا جائے۔

☆ حسب معمول سالانہ منصوبہ کے ساتھ ساتھ تدریسی و تعلیمی سرگرمیوں پر عمل پیرا ہوں، صرف انہیں سوالات و جوابات پر اکتفا نہ کیا جائے۔

☆ طلباء میں نصابی کتاب کے مطالعہ کی عادت ڈالی جائے۔ مسلسل تدریس اور اعادہ پر زیادہ توجہ دی جائے۔

☆ یہ تینوں کتابچے **مشعلِ راہ، منزل کا چراغ** اور **یقین محکم** صرف معاون وسائل ہیں ان کو امتحان کا قطعی سنگِ میل نہ سمجھا جائے۔

(CARD-II) ''منزل کا چراغ''

حمد

I. سوالِ ذیل کا جواب ایک جملے میں لکھیے:

ا۔شاعرہ کسی اور دَر سے اُجالا کیوں نہیں مانگنا چاہتی؟

ج۔شاعرہ کسی اور دَر سے اس لیے اُجالا مانگنا نہیں چاہتی کیونکہ اندھیری رات اور سورج دونوں خدا ہی کے بنائے ہوئے ہیں۔

II. اس شعر کی تشریح کیجیے:

رضا تیری ہے غفور الرحیم بھی تو ہے　　　　غضب وقہر بھی تیرا ثواب تیرا ہے۔

ج۔یہ شعر ڈاکٹر صغریٰ عالم کی کہی غزل سے ماخوذ ہے۔

اس شعر میں شاعرہ کہتی ہیں کہ ہر جگہ تیری ہی مرضی چلتی ہے،تو ہی رحم کرنے والا ہے،تو ہی بخشش کرنے والا ہے۔گناہگاروں پر اپنا غضب وقہر برسانے والا بھی تو ہے اور نیکیوں کے بدلے ثواب دینے والا بھی تو ہی ہے۔

سبق:2 حجۃ الوداع

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

ا۔ مزدلفہ میں قیام کے دوران حضورﷺ نے کون کونسی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں؟

ج۔حضورﷺ نے مزدلفہ میں قیام کے دوران مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

۲۔حضورﷺ نے عورتوں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔حضورﷺ نے عورتوں کے بارے میں فرمایا کہ ''عورتوں کے معاملے میں خدا سے ڈرو''۔

۳۔9ذی الحجہ کو عازمینِ حج نے کیا کیا؟

ج۔نویں ذی الحجہ کو عازمینِ حج نے نماز فجر پڑھ کر منیٰ روانہ ہوئے۔

۴۔امراءاور حکام کی فرماں برداری کے بارے میں حضورﷺ کا کیا حکم ہے؟

ج۔امراءاور حکام کی فرماں برداری کے بارے میں حضورﷺ نے فرمایا ''اگر تم پر ایک کالا نکٹا غلام بھی سردار بنا دیا جائے جو تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کا کہا ماننا''۔

II. ان کے معنوی فرق بتائیے:

عہد: زمانہ　　عہد: قسم　　ماہ: مہینہ　　ماہ: چاند

حق: فرض　　　حق: سچ　　　مہر: سورج　　　مِہر: مہربانی

III. بحوالہء متن تشریح کیجیے:

ا۔ ''ہم کہیں گے کہ آپ نے خدا کا پیغام پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔''

ج۔ یہ جملہ ''حجتہ الوداع'' نامی مضمون سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ حجتہ الوداع کے موقع پر موجود لوگوں نے آپ ﷺ کے سوال پر جواب دیتے ہوئے یہ جملہ کہا

سبق: 3　　　نعت

I. درجِ ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

ا۔ طاقت والوں نے کمزوروں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

ج۔ طاقت والوں نے کمزوروں کو پامال و برباد کیا۔

۲۔ حضور ﷺ نے مرنے سے متعلق کیا فرمایا؟

ج۔ حضور ﷺ نے مرنے کو شہادت قرار دیا۔

II. درج ذیل سوال کا جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے:

ا۔ ہم پر حضور ﷺ کی کیا کیا عطا ہے؟

ج۔ حضور ﷺ کے ہم پر بے انتہا احسانات ہیں۔ جیسے کہ ہر خاص و عام پر عطا کی بارش ہوئی۔ حضور ﷺ کی آمد سے دنیا میں رحمت کے بادل گھر آئے۔ لوگوں کے اخلاق و کردار سنور گئے۔ لوگوں کی امیدیں جاگ اُٹھیں۔ ہر ذرّہ ذرّہ کی قسمت چمکنے لگی۔

III. درجِ ذیل الفاظ کی جمع لکھیے:

علم + علوم　　　کافر + کفار　　　کرم + اکرام　　　ظلم + مظالم　　　وقت + اوقات　　　جوہر + جواہر

IV. اس شعر کی تشریح کیجیے:

ے تلوار بھی دی قرآن بھی دیا، دنیا بھی عطا کی عقبیٰ بھی　　　مرنے کو شہادت فرمایا، بے چین دلوں کے کام آئے

ج۔ یہ شعر ماہر القادری کی کہی ''نعت'' سے لیا گیا ہے۔

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ حضور ﷺ نے ہمیں علم و حکمت کی تعلیم سکھائی اور جینے کا سلیقہ سکھایا۔ دین کی راہ پر مرنے کو شہادت کہہ کر بے چین دلوں کو تسلی دی۔

سبق:4 بدایوں کے شام وسحر

I. درج ذیل سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :.

ا۔بچوں کو امّاں سے بدلہ لینا ہوتا تو وہ کیا کرتے ؟

ج۔بچوں کو امّاں سے بدلہ لینا ہوتا تو وہ اماں کی ہانڈی کا مرچوں والا حلوا چرا کر کھالیا کرتے ۔

II. درج ذیل سوالات کے جواب دو یا تین جملوں میں لکھیے :

ا۔بدایوں پہلے کیسا شہر تھا؟

ج۔بدایوں پہلے قدامت پسند، بے لچک اصولوں کا پابند، ثقافت کا مرکز، سرمہءِ چشمِ بصیرت اور رونق والا شہر تھا۔

۲۔امّاں کے گھی کی کیا خصوصیات تھی؟

ج۔امّاں اپنے بیٹے سے گاؤں کا خالص گھی منگوا کر اس میں زرد رنگ کی چھوٹی چھوٹی دکنی مرچیں ڈال کر اپنی نگرانی میں پکواتی تھیں۔یہ گھی بہت لذیذ ہوا کرتا تھا۔

۳۔آخر عمر میں امّاں نے کیا کیا؟

ج۔آخر عمر میں امّاں بہت کمزور ہوگئی تھی۔وہ اپنے بیٹے کو بلویا۔اور روتی دھوتی ہوئی سب کو دعائیں دیتے ہوئے گاؤں چلی گئی۔گھر سے ان کی پنشن مقرر کی گئی۔

III. درج ذیل سوال کا تفصیلی جواب لکھیے :

ا۔بچوں پر گھی کی ہانڈی کو ہاتھ نہ لگانے کی تنبیہ کا کیا اثر ہوا؟

ج۔بچوں پر گھی کی ہانڈی کو ہاتھ نہ لگانے کی تنبیہ اور چیلنج کا اثر یہ ہوا کہ ان کے دل میں ضد پیدا ہوگئی، اور بچّے ہمہ وقت ہر چیلنج لینے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ان کو صحت و بیماری سے کوئی غرض نہیں رہتا۔بات دھمکی کی تھی۔موقع پاتے ہی بچوں نے ہانڈی میں سے مٹھّیاں بھر بھر کر مرچیوں والے حلوے کو کھالیا۔تو مرچیوں نے بچوں کا وہ حال کیا کہ اس چوری کی کسی کو یا امّی کو اطلاع یا شکایت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، بلکہ اُن کے چہرے خود اعلانِ جرم و اعترافِ جرم دونوں اشتہار بنے ہوئے تھے۔یہ وقت جیسے تیسے گذر گیا۔آئندہ کے لیے بچوں کو جب بھی امّاں سے کسی زیادتی کا بدلہ لینا ہوتا تو وہ اُن کا مرچوں والا حلوہ چراتے ضرور تھے لیکن کھاتے نہیں تھے۔

IV. متن کے حوالے سے ان جملوں کی تشریح کیجیے:

ا۔’’دکھ ہوا کہ وہ تو اور بھی دھندلا گیا ہے‘‘

ج۔ یہ جملہ ادا جعفری کی سوانح ''بدایوں کے شام وسحر'' سے لیا گیا ہے۔

ادا جعفری اپنے وطن کے بارے میں بڑے دکھ کے ساتھ اُس وقت کہا جب بدایوں شہر بڑھنے پھیلنے، اور نکھرنے کی بجائے اپنے ہی حدود میں کچھ اور سمٹ کر رہ گیا تھا۔

۲۔ ''یادوں کے آئینے میں سجی ہوئی ہر تصویر حسین بھی ہو جاتی ہے اور عزیز بھی''

ج۔ یہ جملہ ادا جعفری کی سوانح ''بدایوں کے شام وسحر'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ مصنفہ ادا جعفری نے ماضی کی کچھ یادوں اور دشواریوں کو یاد کرتے ہوئے کہا۔

۳۔ ''اس کے کھانے سے کوئی بیماری پاس نہیں پھٹکتی''۔

ج۔ یہ جملہ ادا جعفری کی سوانح ''بدایوں کے شام وسحر'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ امّاں نے بچوں سے اُس وقت کہا جب وہ مرچیوں کے حلوے کے فائدے بتا رہی تھی۔

7. درج ذیل سوال کا جواب دو یا تین جملوں میں لکھیے :

ا۔ مفرد جملے کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کونسی ؟

ج۔ مفرد جملہ کی دو قسمیں ہیں۔(۱) جملہ ءاسمیہ (۲) جملہ ءفعلیہ

۲۔ جملہ ءاسمیہ کی تعریف مع مثال کیجیے:

ج۔ ایسا جملہ جس میں مسندالیہ اور مسند دونوں اسم ہوں وہ جملہ ءاسمیہ کہلاتا ہے۔ جیسے: ٹیپو سلطان حکمران تھے۔

۳۔ جملہ ءفعلیہ کی تعریف مع مثال کیجیے:

ج۔ جملہ ءفعلیہ وہ جملہ ہے جس میں مسندالیہ اسم اور مسند فعل ہوتا ہے۔ جیسے: ناصر اخبار پڑھ رہا ہے۔

۴۔ خودنوشت کسے کہتے ہیں؟

ج۔ خودنوشت ایک نثری صنف ہے، جس کے معنی اپنی سوانح یعنی زندگی کے حالات لکھنا ہے۔ خودنوشت یادوں کا ایک البم ہوتا ہے۔

سبق :5 آمدِ بہار

ا. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

ا۔ خزاں کے رخ پہ زردی کیوں چھائی ہے؟

ج۔ آمدِ بہار سے خزاں پر ہیبت طاری رہنے کے سبب اِس کے رُخ پر زردی چھائی ہے۔

۲۔ لالہ کے پھولوں کو دیکھ کر کیا محسوس ہوتا ہے؟

ج۔ لالہ کے پھولوں کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ کیا یہ ستارے ہیں یا چاندنی بکھری ہوئی ہے، یا پھر انگارے دہک رہے ہیں۔

II. درج ذیل سوال کا جواب دو یا تین جملوں میں دیجیے:

ا۔ بہار کے آنے سے پہاڑوں میں کیا تبدیلی آئی ؟

ج۔ بہار کے آنے سے پہاڑوں پر جمی برف پگھل کر پانی بن گیا، اور وہی پانی سمندر میں جا کر مل گیا۔

.2 نظم کسے کہتے ہیں؟

ج۔ نظم کے لغوی معنی ''پرونے'' کے ہیں۔ نظم وہ منظوم کلام ہے، جس میں کوئی خیال یا موضوع کو ترتیب و تنظیم کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

سبق:6 جواہر لال نہرو کی اردو دوستی

I. درجِ ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

ا۔ پنڈت نہرو نے کانگریسی لیڈر گووند اس کے سوال کا کیا جواب دیا؟

ج۔ پنڈت جو ہر لال نہرو نے کانگریسی لیڈر سیٹھ گونداس کے سوال کے جواب میں کہا کہ ''اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے''۔

۲۔ مشاعرہ میں نظم سنانے کے بعد کنور سنگھ نے جوشؔ سے کیا کہا؟

ج۔ مشاعرہ میں نظم سنانے کے بعد کنور سنگھ نے کہا کہ ''آپ کو تو کوئی کچھ نہ کہے گا لیکن اب میری چھٹی ہو جائے گی''۔

II. درج ذیل سوالات کے جواب دو یا تین جملوں میں لکھیے:

ا۔ نہرو نے 'اندرا' کی فرمائش کا کیا جواب دیا؟

ج۔ پنڈت نہرو کی بیٹی 'اندرا گاندھی' اُن سے ہمیشہ خط میں اردو اشعار لکھنے کی فرمائش کرتیں تو پنڈت نہرو نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ میں اس پر عمل نہیں کر سکتا کیونکہ اردو یا ہندی کے خطوط سنسر والے روک لیتے ہیں۔

۲۔ قاضی عبدالودود نے کملا نہرو کے اردو سے شغف کے بارے میں کیا کہا؟

ج۔ قاضی عبدالودود نے کملا نہرو کے اردو سے شغف کے بارے میں یہ کہا کہ کملا نہرو کو اردو سے بے حد محبت تھی انہی جب بھی وقت ملتا اردو کی کتابیں پڑھا کرتی تھیں۔

۳۔ پنڈت نہرو نے جوشؔ اور مہندر سنگھ کو تر ی مورتی ہاؤس آنے کی دعوت کیوں دی؟

ج۔ پنڈت نہرو نے جوشؔ اور مہندر سنگھ کو تر ی مورتی ہاؤس کو آنے کی دعوت اس لیے دی کیونکہ وہ جوشؔ کی نظم ''ماتم آزادی'' کو اندرا جی کے علاوہ نہرو خاندان کے بعض اراکن اور عزیز و اقارب کو بھی سنانا چاہتے تھے۔

۴۔ جوشؔ کی نظم ''ماتمِ آزادی'' میں کس پر چوٹیں کی گئی ہیں؟
ج۔ جوشؔ ملیح آبادی نے اپنی نظم ماتمِ آزادی میں ہندوستان کے سیاستدان، قانون دانِ سرکاری افسران، محکمہء سی آئی ڈی، یہاں تک کے انہوں نے داروغہ اور کوتوالوں کو بھی نہیں بخشا، اُن پر بھی گہری چوٹیں کی ہیں۔
۵۔ جملہء خبریہ مع مثال لکھیے:
ج۔ کسی واقعہ، کیفیت، یا صورتِ حال کی خبر دینے والے جملے کو جملہء خبریہ کہتے ہیں۔ جیسے: پنڈت نہرو نے مولانا ابوالکلام آزاد سے اردو سیکھی۔
III. متن کے حوالہ سے درجِ ذیل جملوں کی وضاحت کیجیے:
ا۔ ''اگلی بار جیل گیا تو تم فقط ''ہائے فراقؔ رہ جاؤ گے''۔
ج۔ یہ جملہ 'محمد رفع انصاری' کے لکھے مضمون ''جوہر لال نہرو کی اردو دوستی'' سبق سے لیا گیا ہے۔
یہ جملہ پنڈت نہرو نے فراقؔ سے اُس وقت کہا جب فراقؔ نے جوہر لال نہرو کی جیل یاترا کے دوران شاعری کرنے کا حال سنایا۔
۲۔ ''اردو بھلا کس کی مادری زبان ہو سکتی ہے''۔
ج۔ یہ جملہ 'محمد رفع انصاری' کے لکھے مضمون ''جوہر لال نہرو کی اردو دوستی'' سبق سے لیا گیا ہے۔
یہ جملہ کانگریسی لیڈر رگونداس نے کہا، جب آئین ساز اسمبلی میں زبان کے سوال پر بحث چل رہی تھی اور پنڈت نہرو نے اردو زبان کو قومی زبان قرار دینے کی بات کہی، اُس وقت انہوں نے چلا کر یہ جملہ کہا تھا۔

سبق:7 رشوت

I. درجِ ذیل سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے:
ا۔ شاعر کی نظر میں رشوت نہ لینے سے کیا نقصان ہوتا ہے؟
ج۔ شاعر کی نظر میں رشوت نہ لینے سے کھانا میسر نہیں ہوتا۔

II. درجِ ذیل سوال کا تفصیلی جواب لکھیے:
ا۔ شاعر کے نزدیک رشوت کو چھوڑنا کس لیے محال ہے؟
ج۔ دنیا میں چور بازاری، ہوس اور مہنگائی اتنی بڑھی ہوئی ہیں کہ رائی کی قیمت بھی پہاڑ جتنی ہوگئی ہے۔ لوگوں کی تنخواہیں اتنی کم ہیں کہ ان کی روزمرّہ کی ضرورتیں بھی پوری نہیں ہوسکتیں۔ شاعر کا خیال ہے کہ ان حالات میں رشوت کو چھوڑنا محال ہے۔

III. پہلے دو لفظوں میں جو تعلق ہے اس کی مناسبت سے اگلا لفظ لکھیے:

۱۔رشوت:جوش::آمدِ بہار:<u>شوق قدوائی</u>

۲۔احمق:احمقانہ::ناصح:<u>ناصحانہ</u>

۳۔فنا:بقا::قید: <u>آزادی</u>

۴۔عادت:لت::ہوس:<u>حرص</u>

سبق:8 قولِ فیصل

1. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

۱۔سقراط کو زہر کا پیالہ کیوں پینا پڑا؟

ج۔سقراط اپنے ملک کا سب سے زیادہ سچّا انسان تھا۔اس لیے اس کو زہر کا پیالہ پینا پڑا۔

۲۔موجودہ گورنمنٹ سے متعلق ابوالکلام نے کیا کہا؟

ج۔مولانا آزاد نے موجودہ گورنمنٹ کو ظالم بتایا ہے۔

۳۔مولانا آزاد کم اور نرم الفاظ میں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

ج۔مولانا آزاد کم اور نرم الفاظ میں انگریزی حکومت کو ظالم کہنا چاہتے ہیں۔

II. بحوالہءمتن تشریح کیجیے۔

۱۔''یقیناً میں نے کہا ہے موجودہ گورنمنٹ ظالم ہے''۔

ج۔یہ جملہ مولانا ابولکلام آزاد کی ''قولِ فیصل'' نامی تقریر سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ مولانا ابولکلام آزاد نے اُس وقت کہا جب موجودہ انگریزی حکومت ہندوستانیوں پر بہت ظلم وستم کر رہی تھی۔

۲۔''ہمارے حصّہ میں یہ مجرموں کا کٹہرا آیا ہے۔تمہارے حصّہ میں مجسٹریٹ کی کرسی''

ج۔یہ جملہ مولانا ابولکلام آزاد کی ''قولِ فیصل'' نامی تقریر سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ مولانا آزاد نے اس وقت کہا جب برٹش گورنمنٹ نے انہیں مجرم بنا کر کٹہرے میں کھڑا کر دیا تھا۔

III. ان الفاظ کی ضد بتایئے:

سفید x سیاہ　　حق x باطل　　عارضی x مستقل　　قدیم x جدید　　محکوم x حاکم　　مہمان x میزبان

IV. سابقے اور لاحقے پہچانیے:

<u>نا</u>پاک، <u>لا</u>جواب، رو<u>شناس</u>، <u>کار</u> آمد، بد<u>کار</u>، یتیم<u>خانہ</u>

سابقے: ناپاک، لاجواب، کارآمد

لاحقے: روشناش، بدکار، یتیم خانہ

IV. مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ مندرجہ بالا خط کشیدہ مناسب سابقوں اور لاحقوں کو جوڑ کر مرکبات بنائیے:

معلوم، علم، فرض، گر، صنعت، دوا

ج۔ نامعلوم، لاعلم، فرض شناس، کارگر، صنعت کار، دواخانہ

V. مولانا ابوالکلام آزاد کا تعارف کروائیے:

ج۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا اصلی نام محی الدین، ابوالکلام لقب اور آزاد تخلص تھا۔ ان کی پیدائش 11 نومبر 1888ء میں مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ ان کا انتقال 22 فروری 1958ء میں ہوا۔ مولانا آزاد کی ابتدائی تعلیم والدین کی نگرانی میں ہوئی۔ عربی، فارسی، اور اردو زبانوں میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کے ادبی سرمائے کئی رسائل اور تصانیف میں شامل ہیں۔ تصانیف میں کاروانِ خیال، غبارِ خاطر، تبرکاتِ آزاد، مکاتبِ آزاد، خطباتِ آزاد اور قول فیصل اہم ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا سب سے بڑا کارنامہ ان کے دو رسائل الہلال اور البلاغ ہیں۔

سبق: 9 غزلیں (حصّہ الف) غزل..... حسن شوقیؔ

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. شاعر خود کو کیا کہہ رہا ہے؟

ج۔ شاعر خود کو رندِ لااُبالی کہہ رہا ہے۔

2. شمع کہاں جلا کرتی ہے؟

ج۔ شمع انجمن میں جلا کرتی ہے۔

3. مقطع میں شاعر جلتوں کو جلانے کی بات کیوں کر رہا ہے؟

مقطع میں شاعر جلتوں کو جلانے کی بات اس لیے کر رہا ہے کیونکہ اکثر عاشق مزاج سے لوگ حسد کرتے ہیں۔

4. غزل کے آخری شعر کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔ غزل کے آخری شعر کو مقطع کہتے ہیں۔

5. مقطع کی پہچان کیا ہے؟

ج۔ مقطع میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے۔

6. بیت الغزل کسے کہتے ہیں؟

ج۔ غزل کے سب سے پسندیدہ شعر کو بیت الغزل کہتے ہیں۔

سبق:9 (2)غزل-غالبؔ

1. درجِ ذیل سوالات کے جواب دو تین جملوں میں لکھیے :

1. شاعر کسی سے کیوں گلا کرنا نہیں چاہتا؟

ج۔شاعر کو کسی سے کوئی توقع یا کوئی امید نہیں اس لیے وہ کسی سے کوئی گلہ کرنا نہیں چاہتا۔

2. ’’بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ‘‘ سے شاعر کی مراد کیا ہے؟

ج۔دیوانگی کے عالم میں وہ کیا کچھ کہہ جا رہا ہے خود اِس کو اُس بات کا احساس نہیں ہے۔

II. ان الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

دوا: دوا سے بیماری کٹتی ہے۔ خطا: کسی کی خطا کو معاف کر دینا بہتر ہے۔

رہنما: والدین اپنے بچوں کے بہترین رہنما ہوتے ہیں۔ توقع: مصیبت میں لوگوں سے مدد کی توقع رکھنا بے وقوفی ہے۔

گُل: چمن میں جہاں گُل ہوتے ہیں وہیں کانٹے بھی ہوتے ہیں۔ گِلا: شاعر اپنے محبوب سے گلا کرتا ہے۔

سبق:9(3) غزل-اصغر گونڈوی

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

1. شاعر حسنِ تعین سے کب بچنے کی بات کہہ رہا ہے؟

ج۔شاعر حسنِ تعین سے خواہ وہ ظاہر ہو کہ باطن ہو، ہر قدم پر بچنے کی بات کہہ رہا ہے۔

2. ساحل کی آغوش میں شاعر کو کس لیے سکون میسر نہیں؟

ج۔شاعر خود طوفان کا پروردہ ہے، اس لیے ساحل کی آغوش میں اُسے سکون میسر نہیں۔

3. صنعتِ تضاد یا صنعتِ طباق کسے کہتے ہیں؟

ج۔شعر کی ایسی خصوصیت کو جس میں متضاد الفاظ استعمال ہوتے ہیں اُسے صنعتِ تضاد یا صنعتِ طباق کہتے ہیں۔

خطوط نویسی

1. والد کے نام ایک خط لکھئے جس میں امتحان کی تیاری کا ذکر ہو؟ یا والد کے نام ایک خط لکھئے جس میں امتحان کی فیس -/300 طلب کی گئی ہو۔

از بنگلور

15/مارچ 2014ء

محترم والد صاحب

بعد آداب عرض خدمت یہ ہے کہ الحمدللہ میں یہاں خوب خیریت سے ہوں، امید کرتا ہوں کہ آپ بھی بصحت وعافیت ہونگے۔ دیگر یہ کہ میرے امتحانات اگلے ہفتے شروع ہو رہے ہیں۔ حسبِ حکم نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ خوب دل لگا کر پڑھ رہا ہوں۔ آپ بھی امتحان میں کامیابی کے لیے دعا فرمائیں، کیونکہ دعا ہی ایسی چیز ہے جس سے تقدیر بھی بدل جاتی ہے۔ براہ کرم امتحان کی فیس جملہ -/300 روپے میرے بینک اکاؤنٹ میں ڈال دیں، تا کہ میں بروقت فیس ادا کرسکوں۔

امی جان کی خدمت میں آداب عرض کیجیے گا اور ننھی سلمیٰ کو بہت بہت پیار

فقط آپ کا بیٹا
محمد جعفر

بمعرفت ا۔ب۔ج.
گھر نمبر 9، مسجد گلی، جے، سی نگر
میسور شہر -570001

2. ہیڈ ماسٹر کے نام چھٹی کی درخواست لکھیے، جس میں اپنی بہن کی شادی کا ذکر کرتے ہوئے دو دن کی چھٹی طلب کی گئی ہو۔

بخدمت

ہیڈ ماسٹر صاحب

گورنمٹ اردو ہائی اسکول، جے بی نگر، میسور۔ ۷

<u>موضوع : چھٹی کی درخواست</u>

بعد آداب عرض یہ ہے کہ ۵ اور ۶/مارچ ۲۰۱۴ء کو میری بہن کی شادی مقرر ہے۔ چند ذمہ داریاں والد صاحب نے مجھے سونپ دی ہیں۔ لہٰذا مذکورہ بالا تاریخوں میں مدرسہ حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ از راہ کرم میری ضرورت کا خیال فرماتے ہوئے، ۵ اور ۶/مارچ ۲۰۱۴ء کو دو دن کی چھٹی منظور فرمائیں۔

امید کرتا ہوں کہ جنابِ والا میری درخواست کو شرفِ قبولیت بخشیں گے۔

فقط آپ کا بیٹا
عتیق احمد

بمعرفت ا۔ب۔ج.
مکان نمبر 9، مسجد گلی، جے، سی نگر

میسور شہر -570001

سبق:10 جگنو

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

I. دائی کس طرح بہلایا کرتی تھی؟

ج۔ برسات اور گھٹاؤں کی باتیں کہہ کر دائی شاعر کا دل بہلایا کرتی تھی۔

2, جگنوؤں کی صفوں پر کس بات کا گمان ہوتا تھا؟

ج۔ جگنوؤں کی صفوں کو دیکھ کر یہ گمان ہوتا تھا گویا اندھیری فضاؤں میں قندیلیں اُڑتی پھر رہی ہوں۔

سبق:11 درشٹی (زہرہ جمال)

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

1. آپریشن کے بعد ودیا چرن جی تقریر کرنے آئے تو پرستار کیوں پُر جوش نظر آرہے تھے؟

ج۔ آپریشن کے بعد ودیا چرن جی تقریر کرنے آئے تو پرستار اس لیے پُر جوش نظر آرہے تھے کیونکہ ان کے نیتا جی صحت مند ہو گئے تھے۔

2. ودیا چرن جی کے مطابق تاریخ ہمیں کیا سکھاتی ہے؟

ج۔ ودیا چرن جی کے مطابق تاریخ ہمیں آگے بڑھنا سکھاتی ہے۔

3. پریس کے نمائندے کیوں حیران تھے؟

ج۔ پریس کے نمائندے اس لیے حیران تھے کیونکہ ودیا چرن جی مہا آتما بن گئے تھے۔

II. درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے :

1. پرنسپل 'بھرت نارائن جی' کی ساری زندگی کس کام میں گذری؟

ج۔ پرنسپل 'بھرت نارائن جی' کی ساری زندگی تاریخ کے پڑھنے، پڑھانے اور اتحاد سکھانے میں گذری۔

2. ودیا چرن جی کون تھے؟ اور ان کا کارنامہ کیا تھا؟

ج۔ ودیا چرن جی کٹّر بنیاد پرست سیاست دان تھے۔ اُن کا کارنامہ زبان سے زہر اگل کر لوگوں کو بہکانا اور فرقہ وارانہ فسادات کو بھڑکانا تھا۔

3. ودیا چرن نے تقریر میں کس کی بات کرنے اور کس کی بات چھوڑنے کا حکم دیا؟

ج۔ ودیا چرن نے تقریر میں پرانے قصّوں کو چھوڑنے اور آپسی تہذیب کی بنیاد پر نئی تاریخ کو بنانے کا حکم دیا۔

4. آپسی تہذیب سے کس قسم کی تاریخ وجود میں آئے گی؟

ج۔آپسی تہذیب سے نئی تاریخ وجود میں آئے گی، جو ساری دنیا کو امن، بھائی چارگی ،سکون اور سلامتی کا پیغام دے گی۔

5. افسانہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔افسانہ، نثری ادب کی وہ صنف ہے، جو کہانی یا واقعات کا مجموعہ ہوتا ہے۔افسانہ میں پلاٹ اور کردار کا ہونا ضروری ہے۔افسانے میں کرداروں کے ذریعے سماج میں بسنے والوں کی زندگی کی تصویر پیش کی جاتی ہے۔

6. مرکب مطلق کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کونسی؟

ج۔مرکب مطلق کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔وصلی ۲۔تردیدی ۳۔استدراکی ۴۔سببی

7. حروفِ عطف کسے کہتے ہیں؟ مثال دیجیے۔

ج۔دو جملوں کو ملانے والے حرفوں کو حروفِ عطف کہتے ہیں۔مثلاً شاہد نے ٹکٹ خریدا اور بس میں سوار ہوا۔

III. درجِ ذیل سوال کا تفصیلی جواب لکھیے:

1. پرنسپل صاحب کے عقائد کیا تھے؟

ج۔پرنسپل بھرت نارائن جی کا عقیدہ تھا کہ انسان جنت سے نکالے ہوئے آدم کی اولاد ہے۔وہ کرموں کے پھل، جزا اور سزا، جنت اور دوزخ ،سب کو مانتے تھے۔ان کو یقین تھا کی سب انسان ایک ہی مہا آتما سے جڑے ہوئے ہیں، جس نے ان کو مٹی کا جسم دیا ہے۔جسم اور روح کی تقدیس انسان کی تہذیب ہے، جسے شیطان مٹانا چاہتا ہے۔

IV. متن کے حوالے سے تشریح کیجیے:

1. ''دھرم کا پالن کرنے والو! آج یہ ماں اتنے بڑے سنکٹ میں ہے، جہاں کوئی بھی سچّا مارگ درشک نہیں رہا''۔

ج۔یہ جملہ زہرہ جمال کے لکھے افسانہ ''درشٹی'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ ودیا چرن جی نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا، جب وہ آنکھوں کے کامیاب آپریشن کے بعد اسپتال سے لوٹے تھے۔

2. ''ہمیں ایک ہو کر خون خرابے کی سیاست اور بے ایمانی کو مٹانا ہے''۔

ج۔یہ جملہ زہرہ جمال کے لکھے افسانہ ''درشٹی'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ مولانا رجب نے ودیا چرن جی کی تقریر سے متاثر ہونے کے بعد مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا۔

سبق:12 مرثیہ(میر انیسؔ)

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. کربلائی مرثیہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔کربلائی مرثیہ وہ ہے جس میں حضرت امام حسینؓ،ان کے عزیزوں اور رفیقوں کی شہادت کے واقعات بیان کئے گئے ہوں۔

2. حضرت امام حسین کو پیاسا مرنا کیوں گوارا تھا؟

ج۔حضرت امام حسینؓ،کواُمتِ مُسلمہ کی خاطر پیاسا مرنا گوارا تھا۔

3. صبر کی ہدایت کیوں کی گئی؟

ج۔اللہ تعالیٰ کو صبر بہت پسند ہے اس لیے صبر کی ہدایت کی گئی۔

4. حضرت زینبؓ کے اضطراب پر حضرت امام حسینؓ کا کیا ردِ عمل تھا؟

ج۔حضرت زینبؓ کے اضطراب کو دیکھ کر حضرت امام حسینؓ نے فرمایا''اے بہن میں تیری الفت کی خاطر کچھ بھی کر سکتا ہوں، لیکن کیا کروں اب میرے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے۔

II. ذیل میں دیے گئے الفاظ کے ساتھ مناسب لاحقوں کو جوڑ کر مرکبات بنایئے: (دین،حق،گر،نام،بیت،عین،امام)

شہِ امام، نیک نام، نوحہ گر، شاہِ دین، خاصانِ حق، نورِ عین، اہلِ بیت

سبق:13 سویرے جو کل آنکھ میری کھلی

I. درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے:

1. مصنف نے اپنے سونے کے عمل کو چھُپانے کے لیے کونسے جھوٹ کا سہارا لیا؟

ج۔مصنف نے اپنے سونے کے عمل کو چھپانے کے لیے لالہ جی سے یہ کہا صبح کا وقت دماغ کیا صاف ہوتا ہے جو پڑھو، خدا کی قسم یاد ہو جاتا ہے۔

2. دوسرے دن صبح اُٹھتے ہی مصنف کے پڑوسی نے کیا کیا؟

ج۔دوسرے دن صبح سویرے مضمون نگار کے پڑوسی نے ان کے گھر پہنچ کر دروازے پر مُکّا بازی شروع کر دی اور ان کا یہ عمل تیز سے تیز تر ہوتا چلا گیا۔

3. پہلے دن مصنف دوبارہ تین بجے سونے کے بعد پھر کس وقت بیدار ہوئے؟

ج۔ پہلے دن مصنف رات کے تین بجے دوبارہ سونے کے بعد معمول کے مطابق دس بجے اطمینان سے اُٹھے اور بارہ بجے تک

اپنا کام پورا کیا۔

4. مصنف کو آخر کار کس طرح اپنی بیداری کا قائل ہونا پڑا؟

ج۔مصنف کو آخر کار لالہ جی کی باتیں سن کر اپنی بیداری کا قائل ہونا پڑا۔

5. مصنف کو جب پتا چلا کہ صبح کے تین بجے ہیں تو ان کے دل نے کیا چاہا؟

ج۔مصنف کو جب پتا چلا کہ صبح کے تین بجے ہیں تو ان کے دل میں خیال آیا کہ عدم تشدد کو خیر آباد کہہ دے۔لیکن پھر خیال آیا کہ بنی نوع انسان کی اصلاح کا ٹھیکہ ہم نے تو نہیں لے رکھا ہے، ہمیں اپنے کام سے مطلب ہے۔لیمپ بجھایا اور بڑ بڑاتے ہوئے پھر سو گئے۔

6. استدراکی جملہ کی تعریف کیجیے اور مثال دیجیے۔

ج۔ایک ایسا مرکب جملہ جو دوسرے جملے کی مخالفت کرے یا اسے محدود کرے یا پھر اس کی توسیع کرے اسے استدراکی جملہ کہتے ہیں۔

مثال: یہ آم میٹھے ہی نہیں بلکہ سستے بھی ہیں۔

7. جملہ سببی کی تعریف مع مثال کیجیے:

ج۔ایسا مرکب جملہ جس کے دوسرے حصّہ میں سبب، وجہ اور نتیجہ کا ذکر ہو، جملہ سببی کہلاتا ہے۔

مثال: اس کی بات تو ٹھیک ہے مگر رویہ غلط ہے۔

II. درج ذیل جملوں کی بحوالہ متن تشریح کیجیے:

1. ''آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی صبح جگا دیا کیجیے''۔

ج۔یہ جملہ پطرس بخاری کے لکھے مزاحیہ مضمون ''سویرے جو کل آنکھ میری کھلی'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ مصنف نے لالہ کرپا شنکر جی سے اُس وقت کہا جب اُن کا امتحان قریب تھا، اور وہ امتحان کی تیاری کے لیے صبح سویرے اُٹھ کر پڑھنا چاہتے تھے۔

2. ''اور کیا تین بجے ہی سورج نکل آئے گا''۔

ج۔یہ جملہ پطرس بخاری کے لکھے مزاحیہ مضمون ''سویرے جو کل آنکھ میری کھلی'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ لالہ جی نے مصنف سے اُس وقت کہا جب وہ مصنف کو جگانے کی کوشش کر رہے تھے۔

3. ''جاگنا نمبر ۱۔ چھ بجے، جاگنا نمبر ۲۔ دس بجے اس دوران لالہ جی آواز دیں تو''

ج۔ یہ جملہ پطرس بخاری کے لکھے مزاحیہ مضمون ''سویرے جو کل آنکھ میری کھلی'' سے لیا گیا ہے۔

مصنف اپنے پڑوسی لالہ جی سے تنگ آ گئے تھے۔ وہ لالہ جی سے بچنے کے منصوبے بنا رہے تھے۔ لہذا انہوں نے یہ طئے کرلیا کہ جب لالہ جی جگانے آئیں تو کہوں گا جاگ گیا ہوں، مگر جاگنا کب؟ دس بجے۔ پھر لالہ جی آواز دیں تو کہوں گا نماز پڑھ رہا ہوں۔

4. ''مسٹر، صبح میں نے آواز دی تھی، آپ نے جواب نہ دیا''۔

ج۔ یہ جملہ پطرس بخاری کے لکھے مزاحیہ مضمون ''سویرے جو کل آنکھ میری کھلی'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ لالہ جی مصنف سے اُس وقت کہتے ہیں جب صبح سویرے اُن کی ملاقات مصنف سے ہوتی ہے۔

سبق:14 سرحدوں کا جال

I. درجِ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے:

1. ابتداء میں نسلِ آدم کو کیا آزادیاں نصیب تھیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کو وجود میں لایا اُس وقت نہ کوئی سرحد تھی نہ اس کی لکیریں۔ تمام انسان ایک ہی آدم کی اولاد تھے۔ اور ساری دنیا ان کا گھر بن گئی تھی۔

2. سرحدوں کا جال نظم میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

ج۔ سرحدوں کا جال نظم میں شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کو وجود میں لایا، تو انسان آزاد تھا۔ سرحدیں بنا کر خود انسانوں نے اپنی آزادیاں ختم کرلیں۔ اور خود مصیبت میں پھنس گئے۔

3. نسل آدم کو اللہ تعالیٰ نے آزادی دی مگر زمینی لکیروں سے اس کی زندگی میں کیا تبدیلیاں آئی؟

ج۔ نسلِ آدم کو اللہ تعالیٰ نے آزادی دی تھی، مگر انسان نے ان لکیروں کو کھینچ کر خود اپنے جال میں پھنس کر اپنی آزادیاں ختم کرلی۔

4. ملک کی سرحدوں میں بٹے آدمی کی بے بسی کو شاعر نے کس طرح بیان کیا ہے؟

ج۔ شاعر نے کہا ہے کہ آج انسان روئے زمیں پر آڑی ترچھی لکیریں کھینچ کر ساری انسانیت کو تقسیم کر دیا ہے، اور انسان اپنے ہی گناہوں کی سزا بھگت رہا ہے۔

سبق:15 زعفران

I. درج ذیل سوالات کے جواب دو یا تین جملوں میں لکھیے:

1. دنیا کے کونسے مما لک میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے؟

ج۔ آج دنیا میں زعفران کی کاشت ایران، اسپین، فرانس، برطانیہ، مراقش اور ہندوستان کی ریاست جموں کشمیر میں کی جاتی ہے۔

2. زعفران کی اچھی نشو ونما کے لیے کونسا موسم سازگار رہوتا ہے؟

ج۔موسمِ بہار کی بارش، گنٹھیوں کی افزائش اور پودے کی اچّھی نشو ونما کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہے۔اکٹوبر، ڈسمبر، کی بارش سے پھولوں کی مقدار میں اضافہ ہوتا ہے۔

3. زعفران کے پودے کو دائمی پودا کہنے کی وجہ کیا ہے؟

ج۔زعفران کا چھوٹا سا پودا تقریباً ایک فٹ اونچا ہوتا ہے یہ گھنٹیوں کے نچلے حصّے سے اگتا ہے۔ان گنٹھیوں کو ایک بار زمین میں بونے کے بعد کم سے کم آٹھ سال اور زیادہ سے زیادہ پندرہ سال کی مدّت تک فصل حاصل کی جاتی ہے۔اس خوبی کی وجہ سے یہ دائمی پودا کہلاتا ہے۔

4. زعفران میں کون کونسے کیمیاوی اجزاء پائے جاتے ہیں؟

ج۔زعفران میں مختلف کیمیاوی اجزاء شامل ہوتے ہیں۔اس میں گلائی کوسائیڈ وکروسن اور پائروکروسن کے علاوہ فاسفورس، پوٹاشیم، جیسے معدنیات بھی ہوتے ہیں۔

5. مضمون کی تعریف کیجیے:

ج۔مضمون ایک ایسی تحریر ہے، جس میں کسی موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہارِ خیال کیا جاتا ہے۔مضمون کے تین حصّے ہوتے ہیں۔

ا۔تمہید، ۲۔نفسِ مضمون ۳۔خاتمہ

II. ان الفاظ کے تعداد بدلیے:

رسم + رسوم جز + اجزا عمل + اعمال ملک + ممالک باغ + باغات

III. ''الف'' اور ''ب'' کے خانوں میں دیے گیے سابقوں اور لاحقوں کے درمیان مناسب جوڑ لگا کر تراکیب بنایئے:

پُرمزاح بےساختہ خوشبودار دل پسند منافع خور خیف نما

سبق: 16 مچھر کا الٹی میٹم

I. درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے:

1. شاعر نے انسان کو انسان کا قاتل کیوں کہا ہے؟

ج۔شاعر دلاور فگار نے انسان کو انسان کا قاتل اس لیے کہا ہے کیونکہ کائنات کے تمام مخلوقات میں انسان ہی ہے جو اپنی برادری کا خون کرتا ہے۔

2. سیٹھ جی تیرا لہو چوسیں تو خوش ہوتا ہے تو   میں بھی چکھ لیتا ہوں تھوڑا سا تو کیوں روتا ہے تو

اس شعر میں شاعر نے کیا کہا ہے؟

ج۔اس شعر میں دلاور فگار نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ انسان ہی انسان کا خون چوستا ہے۔اُس کی مجبوریوں کا فائدہ اُٹھاتا ہے۔اگر مچھر انسان کا تھوڑا سا خون چوس لیتا ہے۔تو انسان کیوں روتا ہے۔

سبق: 17 طوطیء ہند....امیر خسرو

I. قوسین میں دیے گئے مصادر کی مدد سے محاورے مکمل کر کے جملوں میں استعمال کیجیے:

(چھڑکنا، چڑھنا، کرنا، ہونا، ٹوٹنا)

1. پہاڑ ٹوٹنا: والد کے انتقال سے میرے دوست پر غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔

2. صحرا سر کرنا: عمل پیہم سے انسان صحرا سر کر سکتا ہے۔

3. لطف اندوز ہونا: ہم غزل سن کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔

4. پروان چڑھنا: بچوں کی زندگی کو پروان چڑھانے میں اساتذہ کا اہم حصّہ ہوتا ہے۔

II. درج ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے:

1. کہاوت کسے کہتے ہیں؟ کہاوت کی ایک مثال دیجیے۔

ج۔کسی زبان کا ایسا جملہ، یا فقرہ کہاوت کہلاتا ہے جس سے انسانی زندگی کے تجربوں کا اظہار ہوتا ہے۔یہ جملے اپنے حقیقی معنی کے بجائے مجازی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

مثلاً: ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔

2. خسرو کی شعری صلاحیتوں کا کس طرح امتحان لیا گیا؟

ج۔جب خواجہ عزالدین کو پتہ چلا کہ خسرو،شعر بڑے اچھے ترنم سے پڑھتے ہیں تو انہوں نے چند اشعار پڑھنے کی فرمائش کی۔ خسرو نے ترنم سے اشعار سنائے جس پر وہ بے حد خوش ہوئے۔استاد کے اصرار پر ان کی شعری صلاحیت کا امتحان لیا گیا۔خسرو نے فی البدیہہ شعر کہہ کر خواجہ صاحب کو حیرت میں ڈال دیا

3. خسرو کو ابتدائی زندگی میں مصیبتوں کا سامنا کیوں کرنا پڑا؟

ج۔خسرو کو ابتدائی زندگی میں مصیبتوں کا سامنا اس لیے کرنا پڑا کہ پہلے تو ان کے والد منگولوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ والد کی بے وقت موت نے انہیں غم زدہ کر دیا۔پھر انہیں اپنے نانا کی سرپرستی حاصل ہوئی۔لیکن نانا کا بھی بہت جلد انتقال

ہو گیا۔ جس کی وجہ سے وہ پھر نا امیدی کا شکار ہو گئے۔

4. امیر خسرو اپنے آپ کو ہندوستانی ترک کیوں کہتے تھے؟

ج۔ حالانکہ امیر خسرو کے والد ترک تھے لیکن خسرو کو ہندوستان سے عشق تھا۔ وہ سچّے وطن پرست تھے۔ انہوں نے ہندوستان کے آگے ترکستان اور روم کو بھی ہیچ سمجھا۔ ان کی وطن پرستی کی مثال شاید ہی ملے۔ اسی لیے وہ خود کو ہندوستانی ترک کہتے تھے۔

III. مندرجہ ذیل کہاوتیں کس مقصد کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ ان کی نشاندہی کیجیے:

1. گھر کی مرغی دال برابر..................بے قدری کے لیے۔

2. نو سو چوہے کھا کے بلّی حج کو چلی...............طنز کے طور پر

IV. درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیے:

1. امیر خسرو کی شاعرانہ اور فنکارانہ صلاحیتوں کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ج۔ امیر خسرو کم عمری ہی سے شعر و شاعری کی طرف راغب رہے۔ عمر کے ساتھ ساتھ ان کی شعری صلاحیتیں پروان چڑھیں۔ خصوصاً علاء الدین خلجی کے دَور میں انہیں اپنی شاعرانہ صلاحیتوں کے اظہار کا بھرپور موقع ملا۔ ان کے کلام کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ درباری موسیقار اور رقاصائیں ان کی غزلیں گایا کرتی تھیں۔ ہر شخص ان کے کلام سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ امیر خسرو نے بادشاہوں کی مداح میں قصیدے لکھے اور ان کی فرمائش پر مثنوی بھی لکھی۔

امیر خسرو مقبول و معروف شاعر کے علاوہ فنِ موسیقی کے ماہر تھے۔ انہوں نے فنِ موسیقی میں نہ صرف مہارت حاصل کی بلکہ اس میں نئی نئی ایجادات بھی کیں۔ کہا جاتا ہے کہ قوالی کی موجودہ طرز ان ہی کی ایجاد ہے۔ آلہء موسیقی ستار کی ایجاد کا سہرا ان ہی کے سر ہے۔

سبق 18: غزل (اقبالؔ)

I. اس سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. شاعر سزا کا طالب کیوں ہے؟

ج۔ شاعر بڑا بے ادب کہ اُس نے بھری محفل میں راز کی بات بتادی تھی، اس لیے وہ سزا کا طالب ہے۔

II. درجِ ذیل سوال کا جواب دو جملوں میں لکھیے:

I. لفظ استعارہ کے معنی کیا ہیں؟

ج استعارہ لفظ مستعار سے مشتق ہے، جس کے معنی اُدھار لینے کے ہیں۔

III. ان شعر کی تشریح کیجیے: 1. یہ جنت مبارک رہے زاہدوں کو کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں

ج۔ یہ شعر علامہ اقبالؔ کی غزل سے لیا گیا ہے۔

یہ شعر محبوبِ حقیقی یعنے اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جو لوگ جنت کی خواہش میں زہد و تقوی کو اپناتے ہیں انہیں جنت مبارک ہو۔ اے خدا میں تیرا عاشق ہوں میں صرف تیرا دیدار چاہتا ہوں۔

سبق: 18 غزل (اسرار الحق مجازؔ)

I. ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

لطف: بچوں نے سیر و تفریح کا خوب لطف اُٹھایا۔

خبر: لیڈر کی موت کی خبر سے سارا ماحول غم زدہ ہو گیا۔

تصور: تصور میں ہم لندن جا پہنچے۔

نظارہ: کاویری ندی کا نظارہ دیکھنے لائق ہے۔

کلی: شبنم کی بوند کلی پر ہیرے جیسی دکھائی دیتی ہے۔

صورت: صورت سے زیادہ سیرت کو ترجیح دینی چاہیے۔

زلف: فیشن پرست لوگوں کی زلف ہمیشہ پریشان رہتی ہیں۔

II. درج ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

1. اے شوقِ نظارہ کیا کہیے نظروں میں کوئی صورت ہی نہیں اے ذوقِ تصوّر کیا کیجیے، ہم صورتِ جاناں بھول گئے

ج۔ یہ شعر اسرار الحق مجازؔ کی غزل سے ماخوذ ہے۔

اس شعر میں شاعر کہتا ہے، دنیا کے ہنگاموں نے ہمارے شوقِ نظارہ پر بھی اثر ڈال دیا۔ ایک زمانہ تھا ہمیں محبوب کا حسین چہرا ہمارے دل و دماغ پر چھایا رہتا تھا۔ لیکن آج یہ عالم ہے کہ محبوب کی صورت بھی یاد نہیں۔ اتنا ہی نہیں غمِ دوراں کے باعث ہمارا ذوقِ تصور بھی اس قدر متاثر ہوا ہے کہ ہمارے تصوّر میں محبوب کی صورت بھی نہیں آتی۔

2. سب کا تو مداوا کر ڈالا اپنا ہی مداوا کر نہ سکے سب کے تو گریباں سی ڈالے اپنا ہی گریباں بھول گئے۔

ج۔ یہ شعر اسرار الحق مجازؔ کی غزل سے ماخوذ ہے۔

اے غمِ زندگی ہم نے دوسروں کا علاج تو کر دیا۔ ہماری بدنصیبی دیکھو کہ ہم اپنا ہی علاج نہ کر سکے۔ سب کے چاک گریباں تو سی ڈالے مگر اپنے گریباں میں جھانکنا بھول گئے۔ ہمارگریباں پھٹا کا پھٹا رہ گیا۔

سبق:18 غزل (حمیدالماس)

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. شہرِتمنا کی دھوپ کیسی تھی؟

ج۔شہرِتمنا کی دھوپ اتنی شدید تھی کہ باہر نکلنے پر کفِ پا جل گئے تھے۔

2. عشق کے ہنگاموں کا انجام کیا ہوا؟

ج۔عشق کے ہنگاموں کے سبب پھولوں سے نرم لوگ بھی پتھر کی طرح سخت ہو گئے۔

3. آندھیوں میں لوگوں کی کیا حالت ہوتی ہے؟

ج۔آندھیوں میں کچھ لوگ گرتے ہیں،اور خود سنبھل جاتے ہیں۔

II. درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے:

1. ہنگامہ زارِ عشق میں کیا کچھ نہیں ہوا   پھولوں سے نرم لوگ بھی پتھر میں ڈھل گئے۔

ج۔ یہ شعر حمید الماس کی کہی غزل سے ماخوذ ہے۔شاعر کہتا ہے جب عشق کو راز میں رکھا تو پھولوں کی مانند نرم مزاج لوگ بھی پتھر دل ہوگئے اور عشق کے مخالف ہو گئے۔

III. درج ذیل تراکیب کے معنوں کی نشاندہی کیجیے: **(جوابات)**

ا۔تعلقات کے موسم بدلنا سے مراد ہے	اجنبی بن جانا
۲۔شہرِتمنا کی دھوپ سے مراد ہے	خواہشوں کا شہر
۳۔ برف کے تودے پگھلنا سے مراد ہے	بے حسی ختم ہونا
۴۔یاد کا ملبہ کریدنا	ماضی کو یاد کرنا

سبق:18 غزل (خلیل مامون)

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. قدموں کو بہلانے کی خاطر کونسا بہانا بنایا گیا ہے؟

ج۔منزل نہ ملی تو کیا ہوا راہ گذر تو مل گئی شاعر اس خیال سے قدموں کو بہلا رہا ہے۔

2. شاعر کی آنکھوں میں آنسوں کیوں نہیں ہیں؟

ج۔شاعر نے شاید نفسِ غم کی گہرائی کا راز پالیا ہے۔اس لیے اس کی آنکھوں میں آنسوں نہیں ہیں۔

3. شاعر کو اکتاہٹ کا اندازہ کیسے ہوا؟

ج۔ جب شاعر محبوب سے قریب ہونے کی کوشش میں دُور ہو گیا تو اُسے اکتاہٹ کا اندازہ ہوا، کیونکہ اکتاہٹ ہی کے سبب وہ اپنے محبوب سے دُور رہوا تھا۔

4. منزلِ وفا سے متعلق کونسی بات طئے ہے؟

ج۔ منزلِ وفا کو حاصل کرنے کے لیے راہ میں فریب کھانا طئے ہے۔

5. نفسِ غم کا پتا سے کیا مراد ہے؟

ج۔ نفسِ غم کا پتا سے مراد غم کی اصل وجہ یا غم کی حقیقت ہے۔

II. ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

ا۔ اکتاہٹ: تنہائی سے اکتاہٹ ہوتی ہے۔

۲۔ سکوت: مرغ کی بانگ سے ماحول کا سکوت ٹوٹا۔

۳۔ نور: سورج کے طلوع ہوتے ہی ہر طرف نور پھیل جاتا ہے۔

۴۔ منزل: محنتی لوگوں کو منزل مل ہی جاتی ہے۔

۵۔ شب: چاند شب کی تاریکی کو دُور کرتا ہے۔

سبق: 19 رباعیات

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. رباعیات میں کون کونسے موضوعات بیان کیئے جاتے ہیں؟

ج۔ رباعیات میں عارفانہ، فلسیانہ، سماجی، اخلاقی، اصلاحی، اور مذہبی مضامین بیان کیئے جاتے ہیں۔

2. زمانے کی گردش کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ دن اور رات کی طرح زندگی میں بھی کبھی خوشی تو کبھی غم ہوتے ہیں۔ اِسی کو زمانے کی گردش کہتے ہیں۔

II. درجِ ذیل سوالات کے جواب دو یا تین جملوں میں لکھیے:

1. تلوک چند محرؔوم رباعی میں کس بات کا پیغام دے رہے ہیں؟

ج۔ تلوک چند محرؔوم رباعی میں یہ پیغام دے رہے ہیں کہ دنیا کا ہر مذہب نیکی، حسنِ عمل، سچّائی اور صلح جوئی کا پیغام دیتا ہے۔ پھر مذہب کے نام پر لڑائی کیوں کی جاتی ہے؟

2. غیروں پر احسان کی تمہید کرنا کیوں درست نہیں؟

ج۔ کیونکہ احسان کر کے اُسے جتانا کم ظرفی کی نشانی ہے۔ اس سے احسان لینے والے کا دِل دُکھتا ہے۔

3. رباعی کی تعریف کیجیے۔

ج۔ چار مصرعوں والی نظم کو رباعی کہتے ہیں۔ اس کا پہلا، دوسرا، اور چوتھا مصرعہ ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتا ہے۔

Model question paper-2 SSLC Examination 2014-15

Sub:First language Urdu code 12u, scheme RF

Max. Marks:100 **Max. Time:3Hrs.**

حصّہ ''الف'' Part-A

I. درجِ ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے: 11x1=11

1. ادا جعفری نے بڑی حویلی کی دیوٹ پر ایک دیا کس کو قرار دیا ہے؟

ج۔ادا جعفری نے بڑی حویلی کی دیوٹ پر ایک دیا 'امّاں' کو قرار دیا ہے۔

2. پنڈت جوہرلال نہرو اپنے نام کا املا کس طرح لکھا کرتے تھے؟

ج۔ پنڈت جوہرلال نہرو اپنے نام کا املا ''پنڈت جوہرلعل نہرو'' لکھا کرتے تھے۔

3. مولانا ابوالکلام آزاد کس کی محکومی سے ملک اور قوم کو نجات دلانا چاہتے تھے؟

ج۔ مولانا ابوالکلام آزاد ظالم حکومت (انگریزی حکومت) کی محکومی سے ملک اور قوم کو نجات دلانا چاہتے تھے۔

4. پہلے دن مصنف کو لالہ کرپاشنکر جی نے صبح کتنے بجے جگایا تھا؟

ج۔ پہلے دن مصنف کو لالہ کرپاشنکر جی نے صبح تین بجے جگایا تھا۔

5. آج کل دنیا میں سب سے زیادہ زعفران کی کاشت کہاں کی جاتی ہے؟

ج۔آج کل دنیا میں سب سے زیادہ زعفران کی کاشت اسپین میں کی جاتی ہے۔

6. امیر خسرو کے والد کس قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟

ج۔امیر خسرو کے والد ''ہزارہ'' قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

7. اللہ تعالیٰ کی کس صدا سے دنیا وجود میں آئی؟

ج۔اللہ تعالیٰ کی ''کن'' کی صدا سے دنیا وجود میں آئی۔

8. ہوا چاروں طرف کیا پکارتی آئی؟

ج۔ ہوا چاروں طرف بہار آئی۔ بہار آئی پکارتی آئی۔

9. جگنوؤں کی صفوں پر کس بات کا گمان ہوتا ہے؟

ج۔جگنوؤں کی صفوں پر قندیلوں کا گمان ہوتا ہے۔

10. شاعر اسرارالحق مجازؔ اپنا ہی مداوا کیوں کر نہ سکا؟

ج۔شاعر اسرارالحق مجازؔ اپنا ہی مداوا اس لیے کر نہ سکے کیونکہ وہ دوسروں کا مداوا کرنے میں لگے رہے۔

11. اعجازؔ احسنی نے رباعی میں کس سماجی بُرائی کی جانب اشارہ کیا ہے؟

ج۔اعجازؔ احسنی نے رباعی میں جہیز کی سماجی بُرائی کی جانب اشارہ کیا ہے۔

نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات دو تین جملوں میں لکھیے: 8x2=16

12. زعفران کے پودوں کو دائمی پودے کہنے کی وجہ کیا ہے؟

ج۔زعفران کا چھوٹا سا پودا تقریباً ایک فٹ اونچا ہوتا ہے یہ گھنٹیوں کے نچلے حصّے سے اگتا ہے۔ان گنٹھیوں کو ایک بار زمین میں بونے کے بعد کم سے کم آٹھ سال اور زیادہ سے زیادہ پندرہ سال کی مدّت تک فصل حاصل کی جاتی ہے۔اس خوبی کی وجہ سے یہ دائمی پودا کہلاتا ہے۔

13. مصنف نے بر سبیل تذکرہ لالہ کرپا شنکر جی سے کیا کہا؟

ج۔مصنف کی جب شامت آئی تو ایک دن اپنے پڑوسی لالہ کرپا شنکر جی سے بر سبیل تذکرہ کہا کہ لالہ جی امتحان کے دن قریب آئے جاتے ہیں آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی جگا دیا کیجیے۔

14. نہرو جی نے اندا کے اشعار لکھنے کی فرمائش پر کیا جواب دیا؟

ج۔ پنڈت نہرو کی بیٹی اندرا گاندھی اُن سے ہمیشہ خط میں اردو اشعار لکھنے کی فرمائش کرتیں تو پنڈت نہرو نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ میں اس پر عمل نہیں کر سکتا کیونکہ اردو یا ہندی کے خطوط سنسر والے روک لیتے ہیں۔

15. غلام اور خدام کے حسنِ سلوک کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔غلام اور خدام کے حسنِ سلوک کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا ’’اپنے غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔ جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہ ان کو پہناؤ۔‘‘

16. حضور ﷺ کا نامِ مبارک آتے ہی شاعر کیسا محسوس کرتا ہے؟

ج۔حضور ﷺ کا نام آتے ہی شاعر ماہر القادری کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ اور آنکھوں میں آنسوں آجاتے ہیں۔

17. ودیا چرن کے اہنسا کی بات کرنے پر مولا نا رجب نے کیا کہا؟

ج۔ودیا چرن جی نے جب اہنسا اور آپسی پیار و محبت کی بات کرنے لگے تو مولانا رجب نے کہا ’’خدا ایک ہے ہم اس کے

بندے ہیں صدیوں سے مل جل کر رہنا ہماری روایت ہے۔ ہمیں ایک ہو کر خون خرابے کی سیاست اور بے ایمانی کو مٹانا چاہیے۔

18. سرحدیں انسان کی ترقی اور آزادی میں کس طرح رکاوٹ بنتی ہیں؟

ج۔ سرحدیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ آزادی میں رکاوٹ کا سبب ہیں۔ ہم ایک باپ کی اولاد ہیں۔ لکیریں کھینچ کر ان کی آزادیاں ختم کرنا انسانیت کی خوشی اور ترقی میں رکاوٹ کا سبب بن گئی ہیں۔

19. حضرت زینبؓ کی بے چینی پر حضرت امام حسینؓ کا ردِ عمل تھا؟

ج۔ حضرت زینبؓ کے اضطراب کو دیکھ کر حضرت امام حسینؓ نے فرمایا ''اے بہن میں تیری الفت کی خاطر کچھ بھی کر سکتا ہوں، لیکن کیا کروں اب میرے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے۔

درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں تحریر کیجیے: 8x3=24

بحوالہء متن تشریح کیجیے:

20. ''اس کے کھانے سے کوئی بیماری پاس نہیں پھٹکتی''۔

ج۔ یہ جملہ ادا جعفری کی سوانح ''بدایوں کے شام وسحر'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ امّاں نے بچوں سے اُس وقت کہا جب وہ مرچیوں کے حلوے کے فائدے بتا رہی تھی۔

21. ''مسٹر صبح میں نے آواز دی تھی، آپ نے جواب نہ دیا''۔

ج۔ یہ جملہ پطرس بخاری کے لکھے مزاحیہ مضمون ''سویرے جو کل آنکھ میری کھلی'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ لالہ جی مصنف سے اُس وقت کہتے ہیں جب صبح سویرے اُن کی ملاقات مصنف سے ہوتی ہے۔

22. ''ہمیں ایک ہو کر خون خرابے کی سیاست اور بے ایمانی کو مٹانا ہے''۔

ج۔ یہ جملہ زہرہ جمال کے لکھے افسانہ ''درشٹی'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ مولانا رجب نے ودیا چرن جی کی تقریر سے متاثر ہونے کے بعد مجمع سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا۔

درجِ ذیل اشعار کی تشریح اپنے الفاظ میں لکھیے:

23. ؎ ''یہ جنت مبارک رہے زاہدوں کو — کہ میں آپ کا سامنا چاہتا ہوں''

ج۔ یہ شعر علامہ اقبالؔ کی غزل سے لیا گیا ہے۔

یہ شعر محبوبِ حقیقی یعنے اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جو لوگ جنت کی خواہش میں زہد و تقوی کو اپناتے ہیں انہیں جنت مبارک ہو۔ اے خدا میں تیرا عاشق ہوں میں صرف تیرا دیدار چاہتا ہوں۔

24. ے ’’کچھ تجھ کو خبر ہے ہم کیا کیا، اے شورشِ دوراں بھول گئے وہ زلفِ پریشان بھول گئے، وہ دیدۂ گریاں بھول گئے‘‘

ج۔ یہ شعر اسرارالحق مجاؔز کی غزل سے ماخوذ ہے۔

شاعر کہتا ہے، اے زمانے کے ہنگامو! کیا تمہیں معلوم ہے ہم تم میں الجھ کر کیا کیا بھول گئے؟ ہم نے محبوب کی آہ وزاری کرتی ہوئی آنکھیں اور اس کی پریشانی میں اُڑتے ہوئے بالوں کو بھی بُھلا دیا۔ یعنی ہم غمِ دوراں کے سبب غمِ جاناں کو بھول گئے۔

25. ے ’’اے شوقِ نظارہ کیا کہئے نظروں میں کوئی صورت ہی نہیں اے ذوقِ تصور کیا کہئے، ہم صورتِ جاناں بھول گئے‘‘

ج۔ یہ شعر اسرارالحق مجاؔز کی غزل سے ماخوذ ہے۔

اس شعر میں شاعر کہتا ہے، دنیا کے ہنگاموں نے ہمارے شوقِ نظارہ پر بھی اثر ڈال دیا۔ ایک زمانہ تھا ہمیں محبوب کا حسین چہرا ہمارے دل ودماغ پر چھایا رہتا تھا۔ لیکن آج یہ عالم ہے کہ محبوب کی صورت بھی یاد نہیں۔ اتنا ہی نہیں غمِ دوراں کے باعث ہمارا ذوقِ تصور بھی اس قدر متاثر ہوا ہے کہ ہمارے تصور میں محبوب کی صورت بھی نہیں آتی۔

26. **درجِ ذیل میں سے کسی ایک کا تعارف اپنے الفاظ میں لکھیے:** (۱) اداؔ جعفری (۲) محمد رفیع انصاری

ج۔ **اداؔ جعفری:** ادا جعفری کی ولادت بدایوں شہر میں 22 اگست 1926ء کو ہوئی۔ ان کا نام عزیز جہاں ہے۔ اور وہ ادا تخلص کرتی ہیں۔ 24 برس کی عمر میں ان کا پہلا شعری مجموعہ ’’میں ساز ڈھونڈتی رہی‘‘ کے نام سے شائع ہوا۔ ’’غزالاں تم تو واقف ہو‘‘ ’’شہرِ سخن بہانہ ہے‘‘ اور ’’شہر درد‘‘ منظر عام پر آئے۔ وہ اردو کی مقبول شاعرہ اور اچھی نثر نگار بھی ہیں۔

ج۔ **محمد رفیع انصاری:** محمد رفیع انصاری یکم جون 1951 کو بھیونڈی ضلع تھانہ میں پیدا ہوئے۔ وہ مضمون نگار، شاعر اور کالم نویس بھی ہیں۔ ان کے دو مزاحیہ مضامین کے مجموعے خمیازہ، اور رفع دفع شائع ہو چکے ہیں۔ بچوں کی نظموں پر مشتمل دو مجموعے زمین کے تارے اور جُگ جُگ جیو منظرِ عام پر آئے ہیں۔

27. **کسی ایک شاعر کا تعارف لکھیے:** (۱) شوؔق قدوائی (۲) خلیل مامون

شوؔق قدوائی: احمد علی نام، قلمی نام شوق قدوائی ہے۔ وہ جگور ضلع بارہ بنکی (اتر پردیش) کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے قدرتی مناظر کے علاوہ تتلیوں اور چڑیوں پر بڑی دلچسپ نظمیں لکھی ہیں، وہ موزوں الفاظ اور آسان زبان میں ایسی تصویر کھینچتے ہیں کہ اس چیز یا منظر کا سارا حسن آنکھوں کے آگے گھوم جاتا ہے۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات مطلوب ہیں: 2x4=8

28. ودیا چرن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریر میں بھارت سے متعلق کیا کہا؟

ج۔ ودیا چرن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریر میں بھارت کے متعلق یہ بتایا کہ ’’بھارت ہماری ماں ہے، اے ہندوؤ، مسلمانو

،سکھو، عیسائیو، پارسیو، اور دوسرے دھرموں کا پالن کرنے والو! آج یہ ماں اتنے بڑے سنکٹ میں ہے، جہاں کوئی بھی سچّا مارگ درشک (رہنما) نہیں رہا‘‘۔

’’بھائیو!! ہم ماضی کے کھنڈروں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ اور ہمارے جوان بچّے روٹی روزی کو ترس رہے ہیں ہمارے گھر جن کے آنگن میں ہمارے بالک دودھ مانگ رہے ہیں، ماں سے روٹی مانگ رہے ہیں، کپڑا صابن مانگ رہے ہیں، ہماری توجہ اپنی طرف کھینچ کھینچ کر کہہ رہے ہیں جو مرچ مسالا چار آنے سیر ملتا تھا پچاس ،سو، اور ڈیڑھ سو روپے کلو ہو گیا ہے۔ اگر ہم پراچین کال کے کھنڈروں میں جا کر سنیاس لے لیں تو بازار میں جرمن کی طرح ایک کلو آلو بھی لاکھوں کے ملیں گے۔

تاریخ ہمیں آگے بڑھنا سکھاتی ہے، ایک کال سے دوسرے کال میں پرویش کرنا سکھاتی ہے، زبانوں اور انسانوں کے ملن سے نئی تہذیبوں کا بننا سکھاتی ہے‘‘۔

29. لالہ کرپا شنکر جی کے مصنف کو جگانے کا حال اپنے الفاظ میں لکھیے۔

ج۔ لالہ کرپا شنکر جی مصنف کے کہنے پر انہیں جگانے رات کے تین بجے گئے، اور دروازے پر مُکّا بازی شروع کر دی۔ ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ گھر کے باہر کوئی گولہ باری کر رہا ہو۔ مصنف کہ لاکھ کہنے پر بھی وہ نہیں رک رہے تھے۔ اتنی تیزی سے دروازہ کھٹکھٹایا کہ گھر کے برتن ہلنے لگے۔ صراحی پر رکھا گلاس بجنے لگا۔ دیوار پر آویزاں کیلنڈر گھڑی کے پنڈولم کی طرح ہلنے لگا۔ مصنف نے سوچا کے حضرت عیسیٰؑ بھی مردوں کو جگانے کے لیے ہلکی آواز میں ’’قم‘‘ کہتے ہونگے۔ دراصل مصنف نے لالہ جی کو جگانے کے لیے کہہ کر بہت بڑی زحمت مول لی۔

30. ’’مرثیہ‘‘ کے آخری دو بند زبانی لکھیے۔ 2x2=4

ج۔ (نصابی کتاب سے مرثیہ کے آخری دو بند یاد کر لیں اور لکھنے کی مشق کریں)

31. ’’رشوت‘‘ یا ’’جگنو‘‘ نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے: 1x4=4

ج۔ **رشوت:** نظم ’’رشوت‘‘ میں شاعر انقلاب جوشؔ ملیح آبادی نے سماج کے ایک اہم مسئلہ کو اُجاگر کیا ہے۔ اس نظم میں شاعر نے چور بازاری، بے ایمانی، بے ضمیری، اور رشوت خوری کا پردہ فاش کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ رشوت خوری ایک ایسی تجارت ہے جو انسانیت کے خلاف ہے۔ ہر روز اخباروں میں چھپتا بھی ہے کہ یہ عادت چھوڑ دیجیے، کیونکہ اس بُری لت سے بڑھ کر کوئی بُری لت نہیں۔ شاعر طنزیہ طور پر کہتا ہے کہ ایسی نصیحت کرنے والا اور رشوت خوری چھوڑنے والا دونوں پاگل ہیں، اور ایسے پاگلوں سے ہماری بستی بھری پڑی ہے۔

ہاتھ آئی چیز کو کون کھونا چاہے گا۔ اگر کوئی رشوت نہیں لے گا تو کھائے گا کیا؟ اگر ہمیں قید بھی کر دیں تو بھی ہم راہ پر نہیں آئیں گے، کیونکہ یہ عادت ہمیں جنونِ عشق کی طرح پڑ گئی ہے۔ اور کتنے لوگوں کو قید کریں گے؟ ایک دو ہوں تو کوئی بات نہیں۔ سارا ملک اس میں ملوث ہے۔

دنیا میں چور بازاری، لالچ، مہنگائی، وغیرہ اتنی زیادہ ہے کہ دیکھ کر غصّہ آ جاتا ہے۔ رائی کی قیمت بھی پہاڑ جیسی ہے۔ ہماری تنخواہیں اتنی کم ہیں کہ روزمرّہ زندگی کی ضروریات بھی پوری نہیں ہوتیں۔ یہ ایک ایسا بوجھ ہے جسے اُٹھانا مشکل ہے۔ ایسے میں کوئی رشوت چھڑانے کے لیے تیار ہے تو یہ بیکار ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی ریت میں کشتی چلا رہا ہو۔

شاعر کہتا ہے کہ اگر رشوت خوری کو ختم کرنا چاہتے ہو تو پہلے ظالم صنعت کاری روکیے۔ ایسے سرمایہ داروں کو روکیے جو مزدوروں کا خون پیتے ہیں، انھی کم تنخواہیں ادا کرتے ہیں۔ جب یہ سب چیزیں ختم ہو جائیں گی تو رشوت خوری کی آندھیاں بھی ختم ہو جائیں گی۔

جگنو: ''جگنو''، فراق گورکھپوری کی لکھی ایک جذباتی نظم ہے۔ شاعر نے اس نظم میں ایک بیس سالہ یتیم نوجوان کے جذبات کی عکاسی کی ہے۔

یہ ایک بدنصیب بچہ تھا۔ اس کی ماں کا انتقال اس کی پیدائش کے وقت ہو گیا۔ نہ اس نے کبھی ماں کو دیکھا اور نہ ہی ماں اس کو نظر بھر کر دیکھ سکی۔ اس کی پرورش کھلائیوں اور دائیوں نے کی تھی۔ جب موسم برسات کی راتوں میں جگنو دکھائی دیتے، اس سے کہا جاتا کہ یہ جگنو بھٹکتی روحوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اُس وقت اس بچے کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ کاش میں بھی ایک جگنو ہوتا، تاکہ میں اپنی ماں کی بھٹکتی روح کی رہنمائی کرتا۔ اُسے اپنے گھر لاتا۔ اُسے اپنی بیٹے سے مِلاتا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس پر یہ بات واضح ہوتی گئی کہ یہ ساری باتیں جھوٹی ہیں۔ آج وہ سوچ رہا ہے کہ کاش مجھ پر یہ حقیقت ظاہر نہ ہوئی ہوتی کیونکہ وہ جھوٹ بھی بڑا حسین جھوٹ تھا۔

حصّہ ''ب'' Part-B

درجِ ذیل سوالات کے نیچے چار جوابات درج ہیں موزوں ترین جواب چن کر لکھیے: 10x1=10

32. غزل کے ہر شعر کا مطلب..........'' (جملہ مکمل کیجیے)

A. عورتوں سے تعلق رکھتا ہے B. پُر لطف ہوتا ہے C. مختصر ہوتا ہے D. <u>مکمل ہوتا ہے</u>

33. وہ جملہ جس میں کہنے والے کے خیال اور خواہش یا جذبہ کا اظہار ہوتا ہے

A. <u>جملہء انشائیہ</u> B. مناسب جملہ C. مرکب جملہ D. مفرد جملہ

34. ''بدایوں قدامت پسند شہر ہے'' اس جملے میں فعلِ ناقص کی نشاندہی کیجیے۔

A. بدایوں B. قدامت پسند C. شہر D. ہے

35. مرزا غالبؔ کا سنِ پیدائش کونسی ہے۔

A. 1758 B. 1774 C. 1796 D. 1869

36. درج ذیل میں کس کا کردار ''درشٹی'' ڈرامہ میں شامل نہیں ہے؟

A. بھرت نارائن جی B. اندومتی C. ودیا چرن جی D. مدھومتی

37. لفظ ''تائید'' کے معنی ہیں

A. حماقت B. صداقت C. حمایت D. کفالت

38. ''مچھر کا الٹی میٹم'' لکھنے والے شاعر کا نام ''دلاور فگار ہے تو ''مرثیہ لکنے والے شاعر کا نام

A. سلیمان خمارؔ B. میر انیسؔ C. صغریٰ عالم D. ماہر القادری

39. درج ذیل سے سابقہ الگ کر کے لکھیے

A. اہلِ بیت B. کارخانہ C. نوحہ گر D. رشوت خور

40. وہ نظم جس میں حضورﷺ کی تعریف وتوصیف بیان ہو

A. رباعی B. حمد C. نعت D. قطعہ

41. ؎ ہیچ حسن تعیّن سے ظاہر ہو کہ باطن ہو یہ قید نظر کی ہے وہ فکر کا زنداں ہے (اس شعر میں ظاہر کی ضد ہے)

A. تعیّن B. باطن C. زنداں D. قید

پہلے دو لفظوں میں جس طرح کا جوڑ اور مناسبت ہے اسی طرح کا مناسب جوڑ تیسرے لفظ لے لیے لگائیے: 4x1=4

42. جوہر لال نہرو کی اردو دوستی = محمد رفیع انصاری درشٹی (افسانہ)=..........................(زہرہ جمال)

43. ابتداءxانتہاء جنتx..................................(دوزخ)

44. ادب+ آداب مہمان+..................................(مہمانان)

45. موسم=مذکر آرائش=..................................(مونث)

درج ذیل سوالات کے جوابات تین، چار جملوں میں لکھیے: 2x3=6

46. صنعتِ تضاد/طباق کی تعریف کیجیے اور مثال دیجیے۔

ج۔شعر کی ایسی خصوصیت کو جس میں متضاد الفاظ استعمال ہوتے ہیں اُسے صنعتِ تضاد یا صنعتِ طباق کہتے ہیں۔

مثلاً: ؎ یہ قید نظر کی ہے وہ فکر کا زنداں ہے ـ پچ حسن تعیّن سے ظاہر ہو کہ باطن ہو

47. جملہء فعلیہ کی تعریف کیجیے اور مثال دیجیے۔

ج۔ جملہء فعلیہ وہ جملہ ہے جس میں مسند الیہ اسم اور مسند فعل ہوتا ہے۔ جیسے ناصر اخبار پڑھ رہا ہے۔

حصّہ ''ج'' part-C

48. اپنی اسکول کے میر معلم کے نام ایک خط لکھیے جس میں سندِ تبادلہ (TC) جاری کرنے کی درخواست ہو۔ 5x1=5

بخدمت

ہیڈ ماسٹر صاحب

گورنمٹ اردو ہائی اسکول، تلک نگر، میسور۔۵۷۰۰۰۱

<u>موضوع : سندِ تبادلہ (ٹی۔سی) کی درخواست</u>

بعد آداب عرض یہ ہے کہ میں آپ کی اسکول میں زیرِ تعلیم تھا۔اس سال میں نے دسویں کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ میں اپنی تعلیم آگے بڑھانے کے کے کالج میں داخلہ لینا چاہتا ہوں ۔اس کے لیے مجھے سندِ تبادلہ کی ضرورت ہے۔لہٰذا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کی آپ مجھے سندِ تبادلہ عناعت فرمائیں۔

امید کرتا ہوں کہ جنابِ والا میری درخواست کو شرفِ قبولیت بخشیں گے۔

تاریخ: ۳۰/مارچ ۲۰۱۵ — فقط آپ کا شاگرد

مقام: میسور — جمال الدین، بی سیکشن، جماعتِ دہم

(رول نمبر ۲۰۱)

49. **کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے**: (۱) نیک صحبت (۲) ماحول کی آلودگی 5x1=5

نیک صحبت:

کہتے ہیں انسان اپنی صحبت ہی سے پہچانا جاتا ہے۔اس لیے اگر ہم کسی کے کردار اور اخلاق کو جاننا ہو تو اس شخص کی صحبت کو دیکھ لینا چاہیے، جن کے درمیان وہ شخص اپنا وقت گذارتا ہے۔صحبت انسان کو اچھا یا بُرا بناتی ہے۔

انسان کے اخلاق کی تعمیر میں بہت سے عوامل کارفرما ہوتے ہیں تعلیم، تربیت، گھر کا ماحول، خاندان کا فطری اثر، سماج اور صحبت۔ یہ وہ عوامل ہیں جو براہِ راست کسی انسان کے اخلاق پر اثر انداز ہوتے ہیں۔کبھی کبھار دیکھا گیا ہے کہ شریفوں

کی اولاد بے تربیت نکلتی ہے۔اعلیٰ تعلیم یافتہ بھی ایسے ایسے نازیبا کام کر جاتے ہیں جس سے جاہل بھی شرما جائیں۔اچھے گھر کے لڑکے بُری صحبت میں پڑکراپنے خاندان والوں کے لئے باعثِ ننگ بن جاتے ہیں۔

تاریخ گواہ ہے کہ خود حضرت نوع ؑ کا بیٹا بُری صحبت کی وجہ سے اللہ کے قہر کا نشانہ بنا۔

صحبتِ بدسے نوعؑ کا بیٹا شانِ پیغمبری کھو بیٹھا

اس لیے بچوں کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ اچھی صحبت میں رہیں۔یہ اساتذہ کی، والدین کی، اور دوسرے رشہ داروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچے کو اچھی صحبت فراہم کریں، بڑوں کی بہ نسبت بچوں پر اپنی صحبت کا بہت جلد اثر ہوتا ہے۔اس لیے ہمیشہ اپنے بچوں کے بارے میں یہ جانتے رہیں کہ ہمارا بچہ کس کے ساتھ آتا جاتا ہے۔اُٹھتا بیٹھتا ہے۔اُس کے دوست کیسے ہیں وہ اپنا وقت کیسے دوستوں کے ساتھ بسر کرتا ہے۔اگر ہمارا بچہ اچھی صحبت میں رہے گا تو وہ یقیناً بلند اخلاق والا بنے گا۔بڑوں کی ذرا سی توجہ بچوں کے مستقبل کو سنوار سکتی ہے۔

بچوں کو بھی چاہیے کی وہ اپنے دوست بنانے میں جلد بازی سے کام نہ لیں پہلے اپنے دوستوں کے مزاج کو، اُن کی سوچ کو جان لیں پھر اُن کے ساتھ دوستی کے لیے ہاتھ بڑھائیں۔اچھے دوست کسی بھی انسان کے لیے قدرت کا ایک بیش قیمت تحفہ ہوتے ہیں۔لیکن ذراسی غفلت انسان کی زندگی کو جہنم بھی بنا سکتی ہے۔

ماحول کی آلودگی:

ہمارے اطراف واکناف کو ماحول کہا جاتا ہے۔انسان کی صحیح نشوونما اسی وقت ہوسکتی ہے جب ماحول انسان کی فطرت کے عین مطابق ہو۔اللہ نے یہ زمین، آسماں، ہوا، پانی، جنگلات، پہاڑ، دریا، سمندر، چرند، پرند اور درند سب انسانوں کے فائدے کے لیے بنائے ہیں۔اور اللہ نے انسانوں کو وہ قوّت عطا کی ہے جس سے وہ اس کائنات کو اپنے قابو میں رکھ کر اس سے نفع اٹھا سکتا ہے۔کائنات کی یہ بیش بہا قوتیں اس لیے ہمارے قبضے میں دی گئی ہیں کہ ہم اپنی دنیا کو جنت کا نمونہ بنائیں ،اور اپنی فطری صلاحیتوں کو کام میں لاکر اس کمال کا مظاہرہ کریں جو قدرت نے انسانوں کے لیے رکھا ہے۔

قدرت ان مادّی وسائل پر قابو دے کر ہمارے جسم وجاں کو آرام پہنچانا چاہتی ہے۔اس لیے اسلام ان مادّی وسائل کو خدا کی نعمت قرار دیتا ہے اور یہ ہدایت دیتا ہے کہ خدا کی نعمت کو اپنے اور بندگانِ الٰہی کے آرام وآسائش میں صرف کرو۔دنیا کی تباہی وبربادی کے لیے کام میں مت لاؤ۔

موجودہ دَور میں ترقی کے نام پر درختوں کا کاٹا جانا، مختلف قسم کے کارخانوں کا قائم ہونا، اور جگہ جگہ گندگی کا جمع ہونا، پانی، ہوا اور غذا میں آلودگی کے بڑھنے کے اہم اسباب ہیں۔جس کا اثر انسانی زندگیوں پر پڑ رہا ہے۔جس کو روکنے یا ختم کرنے کے لیے حکومتیں مختلف تدابیر اختیار کر رہی ہیں۔

جسمانی صحت اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، اور اس نعمت کی بقا کا دارومدار ماحول کی پاکیزگی پر ہے۔ قرآن میں کہا گیا ہے کہ اللہ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ پاکی ایمان کا جز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے کپڑوں اور بدن کی پاکی صفائی کی تاکید سختی سے کی ہے۔

ماحول کو پاک رکھنے کے لیے حاکموں کی تدبیریں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوتیں، جب تک کہ ہر شخص اپنے اور اپنے اطراف واکناف کے ماحول کو پاک وصاف نہ رکھے۔

50. درجِ ذیل عبارت بغور پڑھ کر نیچے لکھے ہوئے سوالات کے جوابات مختصر لکھیے: 3x1=3

علمِ عروض ایک مشہور فن ہے، جس سے شعر کے اوزان معلوم ہوتے ہیں، اس سے یہ معلوم کیا جا سکتا ہے کہ شعر موزوں ہے یا ناموزوں۔ اس فن کا موجد خلیل بن احمد ہے اس نے یہ بتایا کہ تقطیع کے ذریعہ شعر کا وزن معلوم کیا جا سکتا ہے۔ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ بحر چند مخصوص اور مقرّرہ الفاظ کی تکرار سے بنتی ہے۔ اس کے ہر رکن کو ٹکڑا کہتے ہیں۔

سوالات:

۱۔ کس علم کی مدد سے شعر کے اوزان کا علم ہوتا ہے؟

ج۔ علمِ عروض کی مدد سے شعر کے اوزان کا علم ہوتا ہے۔

۲۔ علمِ عروض کا موجد کون ہے؟

ج۔ علمِ عروض کا موجّد خلیل بن احمد ہے۔

۳۔ بحر کس طرح بنتی ہے؟

ج۔ بحر چند مخصوص اور مقرّرہ الفاظ کی تکرار سے بنتی ہے۔

حکومتِ کرناٹک

کمشنر آفس، محکمہء تعلیمِ عامہ

نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

اور

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

نرپاتنگا روڈ، بنگلورو۔

''یقین محکم''

دسویں جماعت کے بہترین نتائج کے پیشِ نظر سوال و جواب نامہ

زبانِ اوّل-اردو

تنظیم کار

جناب محمد محسن،

کمشنر،

محکمہء تعلیماتِ عامہ نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

پیش کش

محترمہ زہرہ جبین۔یم

ڈائرکٹر،

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

ڈائرکٹر آفس، نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

تشکیل کار

شریمتی منجلا۔آر

سینیر اسسٹنٹ ڈائرکٹر

ڈائرکٹریٹ برائے اردواور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

اور

شری مری گوڈا۔بی۔ین

سینیر اسسٹنٹ ڈائرکٹر

ڈائرکٹریٹ برائے اردواور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

صلاح کار ونگراں

محترمہ خالدہ پروین

اردو سبجکٹ انسپکٹر

آفس آف جوائنٹ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن، میسور

صاحبِ وسائل اساتذہ

جناب اختر سہیل،

معاون معلم، فاروقیہ بوائس ہائی اسکول، تلک نگر، میسور۔

محترمہ عالیہ سلطانہ

معاون معلّمہ، پیپلس پارک، نظر آباد، میسور۔

محترمہ نور نسیمہ بانو

معاون معلّمہ، گورنمنٹ ہائی فرکیٹیڈ مہاراجاس ہائی اسکول، میسور۔

محترمہ وحید النساء

معاون معلّمہ، فاروقیہ بوائس ہائی اسکول، تلک نگر، میسور۔

عرضِ مدعا

معزیز اساتذہ کرام!

حکومتِ کرناٹک کے محکمہءتعلیماتِ عامہ اورڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس، بنگلورو نے کرناٹک سکینڈری ایجوکیشن ایگزامینیشن بورڈ کے تعاون سے 15-2014 میں جاری کردہ دسویں جماعت کے نصاب کے تحت اپریل 2015 میں نئے طریقہء کار کے مطابق ہونے والے امتحان کے پیشِ نظر تمام طلباء کی آموزشی صلاحیت کوفروغ دینے اور اچھے نتائج کو حاصل کرنے کی خاطر یہ سوال و جواب نامے تمام زبانوں اورکورسجکٹز کے تمام میڈیمز میں تیار کئے ہیں۔اس کی تیاری میں ریاستِ کرناٹک کے مختلف اضلاع کے ہائی اسکولوں میں پڑھانے والے صاحبِ وسائل اساتذہ کی مدد لی گئی ہے۔ریاست کے تمام میر معلمین اور دیگر مضامین کے اساتذہ اس کی مدد سے طالب العلموں کی آموزشی صلاحیت میں اضافہ کرسکتے ہیں۔ان چھوٹے کتابچوں کومنظر عام پر لانے میں ڈائرکٹریٹ برائے اردواور دیگر اقلیتی لسانی مدارس کے ڈائرکٹر اوران کے دفتری عملہ کواس کامیاب کوشش پرمبارک باد دیتاہوں۔

جناب محمد محسن،

کمشنر،

محکمہءتعلیماتِ عامہ نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

پیش لفظ

معزیز اساتذہ کرام!

حکومتِ کرناٹک کے محکومہ ءتعلیمات عامہ کے ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس، کرناٹک سکینڈری ایجوکیشن ایگزامینیشن بورڈ کے تعاون سے طالب العموں کی آموزشی رفتار کے پیشِ نظر ،دسویں جماعت کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے اور یس۔ یس۔ یل۔سی امتحان کے نتائج کو ترقی دینے کے لیے تمام زبانوں اور دیگر کور سبجکٹز کے تمام میڈیمز میں یہ سوال و جواب نامے تیار کئے گئے ہیں۔ یہ تمام طلباء کے لیے سود مند ثابت ہو سکتے ہیں۔اسے ریاست کے مختلف اضلاع میں پڑھانے والے ہائی اسکول کے صاحبِ وسائل اساتذہ کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ریاست کے تمام میر معلمین ،اور دیگر مضامین کے اساتذہ اسے بروئے کار لاکر طلباء کی آموزشی صلاحیت میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ان چھوٹے کتابچوں کو منظرِ عام پر لانے میں بی ایڈ کالج کے پروفیسرس، لکچررس، صاحبِ وسائل اساتذہ اور دیگر اسٹاف نے جو محنت کی ہے میں اُن سب کی شکر گذار ہوں۔

محترمہ زہرہ جبین۔یم

ڈائرکٹر،

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

ڈائرکٹر آفس، نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

ہدایات

☆اس منصوبے کی کامیابی کے لیے اساتذہ/والدین کا تعاون ضروری ہے۔اس کے لیے فراہم کردہ **مشعلِ راہ،منزل کا چراغ** اور **یقین محکم** کو اساتذہ پڑھیں اور ذہن نشین کرلیں۔

☆ طالبِ العلموں کو اُن کی آموزشی صلاحیت کے مطابق

(1) سست رفتار سے پڑھنے والے

(2) میانہ رفتار سے پڑھنے والے

(3) تیز رفتار سے پڑھنے والے

جیسے تین جماعتوں میں تقسیم کرلیں۔

☆ سست رفتار سے پڑھنے والے طالب العلموں کو مقررہ وقت میں امتحان کا سامنا کرنے کے لیے نصابی کتاب میں موجود اہم سوالات کو کے جوابات جو''**مشعلِ راہ**''میں شامل ہیں پڑھائیں،تاکہ وہ باآسانی امتحان میں کامیاب ہوجائیں۔

☆ میانہ رفتار سے پڑھنے والے طالب العلموں کو مقررہ وقت میں امتحان کا سامنا کرنے کے لیے نصابی کتاب میں موجود اہم سوالات کو کے جوابات جو''**مشعلِ راہ**''میں شامل ہیں پڑھانے کے ساتھ ساتھ''**منزل کا چراغ**''میں دئے گئے سوالات کے جوابات کی مشق کرائیں تاکہ وہ کم از کم اوّل درجہ میں کامیاب ہوسکیں۔

☆ تیز رفتار سے پڑھنے والے طالب العلموں کو مقررہ وقت میں امتحان کا سامنا کرنے کے لیے''**مشعلِ راہ**''اور''**منزل کا چراغ**''میں دئے گئے سوالات کے جوابات کی مشق کرانے کے ساتھ ساتھ''**یقین محکم**''میں دیے گیے سوالات کے جوابات کی خوب خوب مشق کرائیں تاکہ وہ امتیازی کامیابی حاصل کرسکیں۔

☆ اِن تعلیمی وسائل (سوال وجواب نامے) کو حسبِ معمول چلنے والی آموزش کے دوران تسلسل کے ساتھ پڑھایا جائے۔

☆ حسب معمول سالانہ منصوبہ کے ساتھ ساتھ تدریسی وتعلیمی سرگرمیوں پر عمل پیرا ہوں،صرف انہیں سوالات وجوابات پر اکتفا نہ کیا جائے۔

☆ طلباء میں نصابی کتاب کے مطالعہ کی عادت ڈالی جائے۔مسلسل تدریس اور اعادہ پر زیادہ توجہ دی جائے۔

☆ یہ تینوں کتابچے **مشعلِ راہ،منزل کا چراغ** اور **یقین محکم** صرف معاون وسائل ہیں ان کو امتحان کا قطعی سنگِ میل نہ سمجھا جائے۔

''یقین محکم'' (CARD-III)

سبق:1 حمد

I. سوال ذیل کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

ا۔نمازِ عشق کے نصاب کا کیا مطلب ہے؟

ج۔نماز عشق کے نصاب سے مراد خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز ہے۔

II. ڈاکٹر صغریٰ عالم کا تعارف کرائیے:

ج۔ڈاکٹر صغریٰ عالم 18 جنوری 1938ء کو ضلع گلبرگہ کے ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئیں۔ابتدائی تعلیم گلبرگہ میں پائی۔ ڈاکٹر صغریٰ عالم ریاستِ کرناٹک کی نامور شاعرہ ہیں۔''حیطہءصدف''''بیت الحروف''''صفِ ریحان''''کفِ میزان''''قوس قزح''''حنائےءغزل''ان کے شعری مجموعے ہیں۔10 مارچ 2010ء کو آپ کا انتقال ہوا۔

III. ڈاکٹر صغریٰ عالم کی کہی ''حمد'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے :

شاعرہ ڈاکٹر صغریٰ عالم اپنی کہی''حمد''میں اللہ تعالیٰ کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں اے اللہ تو نے صرف ایک کن سے دنیا کو وجود میں لایا۔ظاہر وباطن میں تو ہی ہے۔ازل سے ابد تک تو ہی تو ہے۔ہم کسی اور کے در سے اُجالا کیوں مانگیں ،اندھیری رات اور چمکتا ہوا سورج دونوں تیرے ہی ہیں۔بت بھی تیرے ہیں بت پرست بھی تیرے ہیں۔تو نے صحیح راستہ دکھا کر نمازِ عشق سکھائی وہ بھی تیرا ہی کرم ہے۔ہر طرف تیری ہی مرضی چلتی ہے۔تو ہی بخشش کرنے والا ہے۔گناہ گاروں پر تیرا ہی قہر نازل ہونے والا ہے۔تو ہی ہماری نیکیوں پر ثواب دینے والا ہے۔

مقطع میں شاعرہ نے اپنی بخشش کی التجا کرتے ہوئے کہتی ہیں، اے اللہ تو یومِ جزا کا مالک ومختار ہے۔تو میرے گناہوں کو بخش دے۔

II. اس شعر کی تشریح کیجیے:

صنم ترے ہیں، خدا ناشناس بھی تیرے　　　　نمازِ عشق کا ہر اک نصاب تیرا ہے

ج۔یہ شعر ڈاکٹر صغریٰ عالم کی کہی غزل سے ماخوذ ہے۔

اس شعر میں شاعرہ اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہتی ہیں بت بھی تیرے ہیں، بت پرست بھی تیرے ہیں۔تو ہی عبادت کے لائق ہے۔خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کی جانے والی نماز کا ہر عمل تیرے ہی لیے ہوتا ہے۔

سبق:2 حجتہ الوداع

I. درج ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے :

ا۔غلام اور خدام کے حسنِ سلوک کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔غلام اور خدام کے حسنِ سلوک کے بارے میں حضور ﷺ نے فرمایا ’’اپنے غلاموں کے حق میں انصاف کرو۔ جو خود کھاؤ وہ ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنو وہ ان کو پہناؤ۔‘‘

۲۔ایامِ جاہلیت کے رسم ورواج کے تعلق سے حضور ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ایامِ جاہلیت کے رسم و رواج کے تعلق سے حضور ﷺ نے فرمایا کہ ’’ہاں جاہلیت کے سارے دستور اور رسم و رواج دونوں میرے پاؤں کے نیچے ہیں۔ جاہلیت کے سارے خون کے بدلے ختم کردئے گئے سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون ربیعہ بن حارث کے بیٹے کے انتقامی خون کا بدلہ لینے کا حق چھوڑتا ہوں۔ (یعنی دشمن کو معاف کرتا ہوں) جاہلیت کے سود مٹاتا ہوں وہ اپنے خاندان کا یعنی عباسؓ بن عبدالمطلب کا ہے‘‘۔

II. بحوالہء متن تشریح کیجیے:

ا۔’’اے خدا تو گواہ رہ۔‘‘

ج۔یہ جملہ ’’حجتہ الوداع‘‘ نامی مضمون سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ حجتہ الوداع کے موقع پر مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ’’کیا میں نے اپنا پیغام پہنچادیا‘‘ تو مجمع نے کہا ’’ہاں بے شک‘‘ اُس وقت آپ ﷺ نے یہ جملہ کہا۔

III. سید سلیمان ندوی کا تعارف کرائیے:

سید سلیمان ندوی ریاستِ بہار کے پٹنہ ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں دسنہ میں 1884 کو پیدا ہوئے۔ وہ اایک جید عالم، مورخ، اور محقق ہونے کے علاوہ ایک بلند پایہ نقاد بھی تھے۔

تقسیم ہند کے بعد پاکستان چلے گئے اور وہیں 1953 کو انتقال ہوا۔ ارض القرآن، رحمتِ عالم، حیاتِ شبلی، خطباتِ مدراس، نقوشِ سلیمانی اور سیرت عائشہؓ آپ کی یادگار تصانف ہیں۔

IV. درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیے :

1. حجتہ الوداع کے موقعہ پر دئے گئے خطبہ میں حضور ﷺ نے حسنِ معاشرت سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔حجتہ الوداع کے موقعہ پر دئے گئے خطبہ میں حضور ﷺ نے حسنِ معاشرت سے متعلق ارشاد فرمایا کہ جاہلیت کے سارے

بے ہودہ مراسم مٹادئے گئے۔آپؐ نے سودی کاروبار کوختم کرنے کا اعلان کیا۔عورتوں کے حقوق مقرر فرمائے۔غلاموں اور یتیموں کے ساتھ ہمدردی کرنے اور اُن کے حق ادا کرنے کا حکم دیا۔فرمایا کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی بڑائی نہیں،سب انسان برابر ہیں۔

2. حضورﷺ نے حجۃ الوداع کی تیاریاں کس طرح کیں؟

ج۔ ذیقیدہ 10ھ میں ہر طرف منادی ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج کے ارادے سے مکہ معظّمہ تشریف لے جائیں گے۔ذیقیدہ کی 26 تاریخ کو آپﷺ نے غسل فرمایا اور چادر تہمد باندھی اور ظہر کی نماز کے بعد مدینے سے باہر نکلے۔مدینے سے چھ میل پر ''ذوالحلیفہ'' کے مقام پر رات گزاری اور دوسرے دن دوبارہ غسل فرما کر دو رکعت نماز ادا کی اور احرام باندھ کر ''قصوا'' نامی اونٹنی پر سوار ہوئے۔اس طرح منزل بہ منزل آپﷺ آگے بڑھتے چلے،آخر کار 5 ذوالحجہ کو مکہ میں داخل ہوئے۔

سبق:3 نعت

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

ا۔حضورﷺ کی آمد سے عورتوں کی حالت میں کیا تبدیلی آئی؟

ج۔حضورﷺ کی آمد سے عورتوں کے اندر شرم وحیا آئی۔

۲۔شیطان کے بل کھانے کی کیا وجہ تھی؟

ج۔شیطان اس لیے بل کھانے لگا کیونکہ حضورﷺ نے توحید ورسالت کا پرچم لہرا دیا تھا۔

۳۔حضورﷺ کا نام آتے ہی شاعر کیسا محسوس کرتا ہے؟

ج۔حضورﷺ کا نام آتے ہی شاعر ماہر القادری کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ اور آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

II. اس شعر کی تشریح کیجیے:

عورت کو حیا کی چادر دی،اور غیرت کا غازہ بخشا　　　شیشوں میں نزاکت پیدا کی،کردار کے جوہر چمکائے

ج۔یہ شعر ماہر القادری کی کہی ''نعت'' سے لیا گیا ہے۔

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ حضورﷺ کی آمد کے بعد عورت شرم وحیا کا پیکر بن گئی۔وہ غیرت وحمیت کی مورت بنی۔اس کا کردار بلند ہو گیا۔

III. ان تراکیب کو نعت کے حوالے سے مکمل کیجیے:

رحمت کی گھٹائیں،	اکرام وعطا کی بارش،	اخلاق کے موتی،	تہذیب کی شمعیں،
وقت کا دھار	حیا کی چادر،	غیرت کا غازہ،	کردار کے جوہر،	توحید کا دھارا

IV. مصرعوں کے خط کشیدہ الفاظ کے مترادفات لکھیے: **(جوابات)**

ا۔سینوں میں عداوت جاگ اُٹھی، انسان سے انسان ٹکرائے (دشمنی)

۲۔رحمت کی گھٹائیں لہرائیں، دنیا کی اُمیدیں بر آئیں (بادل)(جہاں)

۳۔جو وقت کے دھارے کو موڑا، طوفاں میں سفینے تیرائے (کشتی)

۴۔توحید کا دھارا رُک نہ سکا، اسلام کا پرچم جھک نہ سکا (جھنڈا)

سبق:4 بدایوں کے شام وسحر

I. تین یا چار جملوں میں جواب لکھیے:

ا۔امّاں کی شکل اور قد کے بارے میں لکھیے۔

ج۔امّاں، کا رنگ سانولا تھا۔وہ بڑی دبلی پتلی تھیں، وہ ایسی تھی جیسے ہڈیوں پر کھال چپکی ہوئی ہو۔شاید کبھی ان کا قد لمبا رہا ہوگا مگر اب وہ لاٹھی کے سہارے جھک کر چلتی تھیں۔

۲۔بڑی حویلی کا ذکر مصنفہ کو بیش قیمت کیوں لگتا ہے؟

ج۔بڑی حویلی کا ذکر آتے ہی محبتوں کے پھوار پھوٹتے تھے۔وہ محبتیں جو اُس وقت بھی بہت قیمتی تھیں آج اور بھی بیش قیمت معلوم ہوتی ہیں۔اس لیے مصنفہ کو بڑی حویلی کا ذکر بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔

۳۔بدایوں کی کونسی ہستیاں مصنفہ کو یاد ہیں اور کیوں؟

ج۔بدایوں میں ٹونک والا خاندان کے علاوہ صاحبِ ثروت اور صاحبِ علم وفضل ہستیاں یاد ہیں، جو اخلاق کے پیکر تھے۔جن کے چہروں سے صبر ورضا کی کرنیں پھوٹتی تھیں۔ان کے کردار سے حیا کی خوشبو مہکتی تھی۔

II. درجِ ذیل سوال کا تفصیلی جواب لکھیے:

ا۔ماضی کے دَور کی دشواریوں کے باوجود مصنفہ کے کیا احساسات ہیں؟

ج۔ماضی کے دَور کی دشواریاں مصنفہ کے لیے بڑی جان لیوا تھیں۔کئی محرومیاں اور مجبوریاں مصنفہ کا مقدر بن گئی تھی۔اس کے باوجود مصنفہ کے دل میں ہر تصویر حسین اور عزیز ہوگئی تھی۔مصنفہ کہتی ہیں ’’جب بھی بڑی حویلی کا ذکر آجائے تو محبتوں کی پھوار

میں بھیگ جاتی ہوں، وہ محبتیں جو اُس وقت بھی بہت قیمتی تھیں آج اور بیش قیمت معلوم ہوتی ہیں۔ ساری پابندیاں جن پر دل دُکھا کرتا تھا بے حقیقت نظر آتی ہیں، وہ شب و روز جن سے اُس زمانے میں شکایتیں بھی ہوئیں آج اتنی دُور سے دیکھتی ہوں تو دل کشا اور دل ربا نظر آتے ہیں''۔

III. متن کے حوالے سے تشریح کیجیے:

ا۔ ''مٹھّیاں بھر بھر کر یہ مقدس غذا یا دوا برآمد کر لی گئی''۔

ج۔ یہ جملہ ادا جعفری کی سوانح ''بدایوں کے شام وسحر'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ بڑی حویلی کے بچوں سے متعلق ہے۔ جب امّاں بچوں کو ڈانٹتی تھی تو بچے امّاں سے بدلہ لینے کے لیے یہ شرارت کرتے تھے۔

III. ادا جعفری کا تعارف کروایئے:

ج۔ ادا جعفری کی ولادت بدایوں شہر میں 22 اگسٹ 1926ء کو ہوئی۔ ان کا نام عزیز جہاں ہے۔ اور وہ ادا تخلص کرتی ہیں۔ 24 برس کی عمر میں ان کا پہلا شعری مجوعہ ''میں ساز ڈھونڈتی رہی'' کے نام سے شائع ہوا۔ ''غزالاں تم تو واقف ہو''، ''شہر سخن بہانہ ہے'' اور ''شہر درد'' منظر عام پر آئے۔ وہ اردو کی مقبول شاعرہ اور اچھی نثر نگار بھی ہیں۔

سبق:5 آمدِ بہار............نظم

I. ذوق قدوائی کی لکھی نظم ''آمدِ بہار'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

ج۔ آمدِ بہار نظم میں شاعر شوق قدوائی نے موسمِ بہار کی آمد کے خوش نما منظر کی تصویر پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہوا چاروں طرف بہار کے آنے کا اعلان کرتی ہے۔ جیسے ہی صبح کی ہوا پنکھا جھلتی ہوئی آتی ہے تو کلیاں کھل اُٹھتی ہیں۔ اور پہاڑوں پر جمی صاف و شفاف برف پگھل کر پانی بن جاتی ہے۔ وہی پانی جا کر سمندر میں مل جاتا ہے۔ چاروں طرف پھولوں کے کھلنے سے باغوں میں خوشبودار ہوا چلنے لگی ہے۔ اور سبزا بھی اُگ آیا ہے۔ ہر پھول سرخ لباس پہنے دلہن کی طرح لگ رہا ہے۔ تمام درختوں پر پھولوں کے خوشنما گہنے پہنے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر خزاں پر ہیبت طاری ہے۔ اس کا چہرہ زردی مائل ہو گیا ہے۔ گویا سرخ وردی والی فوج اس پر غالب آ گئی ہو۔ پودوں کے لیے شبنم دودھ کا کام دے رہی ہے۔ اور ایک ماں کی طرح ہوا بار بار درختوں کا منہ چوم رہی ہے۔ جڑیں زمین کے اندر طاقتور ہوتی جا رہی ہیں۔ چمن میں، جنگل میں، ہر طرف پھولوں کے انبار ہیں۔ ایسا لگتا ہے گویا زمین پھولوں کے ہاروں سے لدی ہوئی ہو۔ پتہ نہیں کہ چاروں طرف روشن چاندنی ہے، یا تارے چمک رہے ہیں یا لالے کے پھول انگاروں کی طرح

دہک رہے ہیں ۔ ہزاروں رنگ کی چڑیاں جن کی شکلیں خوش نما ہیں ، ادائیں دلربا ہیں ، اور جن کی آواز میں نغمہ پایا جاتا ہے ۔ بہار کے آنے سے خوش ہیں اور ہر طرف گاتی ، اتراتی اور ناچتی ہوئی نظر آرہی ہیں ۔

II. شوق قدوائی کا تعارف کرائیے:

ج۔ احمد علی نام، قلمی نام شوق قدوائی ہے۔ وہ جگور ضلع بارہ بنکی (اتر پردیش) کے رہنے والے تھے۔ انھوں نے قدرتی مناظر کے علاوہ تتلیوں اور چڑیوں پر بڑی دلچسپ نظمیں لکھی ہیں، وہ موزوں الفاظ اور آسان زبان میں ایسی تصویر کھینچتے ہیں کہ اس چیز یا منظر کا سارا حسن آنکھوں کے آگے گھوم جاتا ہے۔

سبق: 6 جواہر لال نہرو کی اردو دوستی

I. درج ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے:

ا۔ فراقؔ کی زبانی، جیل یاترا کے دوران شاعری کا حال سن کر نہرو نے کیا جواب دیا؟

ج۔ فراقؔ کی زبانی، جیل یاترا کے دوران شاعری کا حال سن کر پنڈت نہرو نے کہا کہ ''اس بار جیل گیا تو تم رگھو پتی سہائے سے آر۔ سہائے فراقؔ ہوگئے، اگلی بار جیل گیا تو تم فقط ہائے فراق رہ جاؤ گے۔

۲۔ نہرو اور جوشؔ کی دوستی کس قسم کی تھی؟

ج۔ جوشؔ ملیح آبادی اور پنڈت نہرو میں بڑی گہری دوستی تھی۔ جب بھی موقع ملتا جوشؔ صاحب پنڈت نہرو سے ملاقات کے لیے نکل جاتے۔ اِن دونوں میں ہنسی مذاق بھی خوب چلتا تھا۔

II. درج ذیل سوال کا تفصیلی جواب لکھیے:

ا۔ جوہر لال نہرو کی اردو دوستی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں لکھیے:

ج۔ پنڈت جوہر لال نہرو کو اردو سے دلی لگاؤ تھا وہ فارسی بھی جانتے تھے۔ پنڈت نہرو کے والدین، اہلیہ، دادی اور نانی کی مادری زبان اردو تھی۔ جب پنڈت نہرو جیل میں تھے تو مولانا آزاد سے اردو کا درس لیا کرتے تھے، پنڈت نہرو ہلکی پھلکی شعر و شاعری بھی کرلیا کرتے یہاں تک کہ اپنی بیٹی کو خط میں اردو کے اشعار لکھ بھیجتے تھے۔

پنڈت جوہر لال نہرو کی اردو دوستی کا ناقابلِ فراموش واقعہ یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ آئین ساز اسمبلی میں جب زبان کا مسئلہ آیا تو ایک کانگریسی اردو زبان کو مادری زبان ماننے کے لیے تیار نہیں تھے۔ پنڈت نہرو کو اُن کی بات سن کر بہت غصّہ آیا اور چیخ کر کہا کہ اردو میری اور میرے دادی کی زبان ہے۔

III. متن کے حوالے سے اس جملہ کی وضاحت کیجیے:

ا۔ ''جوش صاحب آپ کو تو کوئی کچھ نہیں کہے گا لیکن اب میری چھٹی ہو جائے گی''۔

ج۔ یہ جملہ 'محمد رفیع انصاری' کے لکھے مضمون ''جواہر لال نہرو کی اردو دوستی'' سبق سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ کنور مہندر سنگھ بیدی نے مشاعرے کے ختم ہونے پر جوشؔ صاحب سے دوستانہ شکایت کرتے ہوئے مزاحیہ انداز میں کہا۔

IV. محمد رفیع انصاری کا تعارف کرائیے۔

ج۔ محمد رفیع انصاری یکم جون 1951 کو بھیونڈی ضلع تھانہ میں پیدا ہوئے۔ وہ مضمون نگار، شاعر اور کالم نویس بھی ہیں۔ ان کے دو مزاحیہ مضامین کے مجموعے خمیازہ، اور رفع دفع شائع ہو چکے ہیں۔ بچوں کی نظموں پر مشتمل دو مجموعے زمین کے تارے اور جگ جُگ جِیو منظرِ عام پر آئے ہیں۔

سبق: 7 رشوت

I. درجِ ذیل سوال کا تفصیلی جواب لکھیے:

ا۔ جوشؔ ملیح آبادی کی کہی نظم ''رشوت'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:

ج۔ نظم ''رشوت'' میں شاعر انقلاب جوشؔ ملیح آبادی نے سماج کے ایک اہم مسئلہ کو اُجاگر کیا ہے۔ اس نظم میں شاعر نے چور بازاری، بے ایمانی، بے ضمیری، اور رشوت خوری کا پردہ فاش کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ رشوت خوری ایک ایسی تجارت ہے جو انسانیت کے خلاف ہے۔ ہر روز اخباروں میں چھپتا بھی ہے کہ یہ عادت چھوڑ دیجیے، کیونکہ اس بُری لت سے بڑھ کر کوئی بُری لت نہیں۔ شاعر طنزیہ طور پر کہتا ہے کہ ایسی نصیحت کرنے والا اور رشوت خوری چھوڑنے والا دونوں پاگل ہیں، اور ایسے پاگلوں سے ہماری بستی بھری پڑی ہے۔

ہاتھ آئی چیز کو کون کھونا چاہے گا۔ اگر کوئی رشوت نہیں لے گا تو کھائے گا کیا؟ اگر ہمیں قید بھی کر دیں تو بھی ہم راہ پر نہیں آئیں گے، کیونکہ یہ عادت ہمیں جنونِ عشق کی طرح پڑ گئی ہے۔ اور کتنے لوگوں کو قید کریں گے؟ ایک دو ہوں تو کوئی بات نہیں۔ سارا ملک اس لت میں ملوث ہے۔

دنیا میں چور بازاری، لالچ، مہنگائی، وغیرہ اتنی زیادہ ہے کہ دیکھ کر غصّہ آ جاتا ہے۔ رائی کی قیمت بھی پہاڑ جیسی ہے۔ ہماری تنخواہیں اتنی کم ہیں کہ روزمرّہ زندگی کی ضروریات بھی پوری نہیں ہوتیں۔ یہ ایک ایسا بوجھ ہے جسے اُٹھانا مشکل ہے۔ ایسے میں کوئی رشوت چھڑانے کی کوشش کر رہا ہے تو وہ بیکار ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی ریت میں کشتی چلا رہا ہو۔

شاعر کہتا ہے کہ اگر رشوت خوری کو ختم کرنا چاہتے ہو تو پہلے ظالم صنعت کاری روکیے۔ ایسے سرمایہ داروں کو روکیے جو مزدوروں کا خون پیتے ہیں، انہی کم تنخواہیں ادا کرتے ہیں۔ جب یہ سب چیزیں ختم ہو جائیں گی تو رشوت خوری کی آندھیاں بھی ختم ہو جائیں گی۔

II. جوشؔ ملیح آبادی کا تعارف کرائیے:

ج۔ نام شبیر حسن خان، جوش تخلص، سنِ پیدائش 5 دسمبر 1898ء ایک علمی و ادبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ذاتی مطالعہ سے انھوں نے اپنی علمی معلومات میں اضافہ کیا۔ جوشؔ ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ ان کا شمار اردو کے مشہور نظم گو شعراء میں ہوتا ہے۔ نقش و نگار، شعلہ و شبنم، حرف و حکایت، جنون و حکمت، فکر و نشاط، آیات و نغمات، عرش و فرش، سنبل و سلاسل اور سموم و صبا ان کے مجموعے کلام ہین۔ ان کی خود نوشت ''یادوں کی برات'' کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔

سبق:8 قولِ فیصل

I. متن کے حوالے سے اس جملہ کی وضاحت کیجیے:

ا۔ ''مورخ ہمارے انتظار میں ہے۔ مستقبل کب سے ہماری راہ تک رہا ہے''۔

ج۔ یہ جملہ مولانا ابوالکلام آزاد کی ''قولِ فیصل'' نامی تقریر سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ مولانا آزاد نے انگریزوں کے ظلم و ستم سے ملک و قوم کو نجات دلانے اور آنے والی نسل کے روشن مستقبل کے لیے عدالت میں کہا تھا۔

II. درج ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے۔

ا۔ تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں کیا کیا ہیں؟

ج۔ تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیوں کی فہرست بڑی ہی طویل ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کو عدالت کے سامنے چوروں کے ساتھ کھڑا یا گیا۔ سقراط کو سچّائی کے عوض زہر کا پیالہ پینے پر مجبور کرنا۔ گلیلیو کو اپنی معلومات اور مشاہدات کا گلا گھونٹنا پڑا تھا، کیونکہ اُس وقت کی عدالت کے سامنے اس کا اظہار جرم تھا۔

۲۔ مولانا آزاد کے سامنے فرض کی راہیں کتنی ہیں؟ اور کون کونسی؟

مولانا آزاد کے سامنے فرض کی دو راہیں ہیں۔ (۱) گورنمنٹ ناانصافی اور حق تلفی سے باز آ جائے، اور (۲) اگر باز نہیں آتی تو مٹادی جائے۔

۳۔ اٹلی کے قتیل گارڈینو برونو نے عدالت میں کیا الفاظ کہے تھے؟

ج۔ اٹلی کے قتیل گارڈینو برونو نے عدالت میں کہا کہ زیادہ سے زیادہ جو سزا دی جا سکتی ہے، بلاتامل دے دو۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ سزا کا حکم لکھتے ہوئے جس قدر جنبش تمہارے دل میں پیدا ہوگی، اس کا عُشر عُشیر اضطراب بھی سزا سن کر میرے دل کو نہ ہوگا''۔

III. درجِ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیے:

ا۔مولانا آزاد کا اتفاق اور آزادی سے متعلق کیا عقیدہ تھا؟

ج۔مولانا آزاد کا اتفاق سے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ ملک کی ترقی کے لیے اتفاق ضروری ہے۔ملک میں جائز اور باامن جدوجہد اتفاق ہی سے ممکن ہے۔

آزادی سے متعلق مولانا آزاد کہتے ہیں کہ آزاد رہنا ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔کوئی انسان یا انسان کی گھڑی ہوئی بیوروکریسی یہ حق نہیں رکھتی کہ خدا کے بندوں کو محکوم بنائے۔

۲۔وزیرِ اعظم کے اعلان کے بعد یونانی حکومت میں مسلمانوں کو کن کن باتوں سے دوچار ہونا پڑا؟

ج۔ وزیرِ اعظم نے خود انگلستان کے بھیجے ہوئے امریکن کمیشن کی رپورٹ پوشیدہ رکھی، اور غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے ''سمرنا'' میں مسیحی آبادی کی کثرت کا اعلان کر دیا۔ جب کہ وہاں 80 فیصدی مسلمانوں کی آبادی تھی۔اس کے اعلان کے بعد یونانی حکومت میں مسلمانوں کو انتہائی مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔اس طرح یونانی حکومت نے تمام مسلمانوں کو خون اور آگ کے سیلاب میں غرق کر دیا۔

۳۔ جملہ انشائیہ کی تعریف کیجیے اور مثال دیجیے۔

ج۔ جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس میں کہنے والے کے خیال اور اس کی خواہش یا جذبہ کا اظہار ہو۔

(i) جیسے یہ نہ کہوں تو اور کیا کہوں؟ (ii) کاش! میں بھی سائنس دان ہوتا۔

سبق:9 غزلیں (حصّہ الف)

غزل.....حسن شوقی

I. حسن شوقی کا تعارف کرائیے:

ج۔ نام حسن، شوقی تخلص، ان کا ذکر عموماً گولکنڈا کے شعراء میں کیا جاتا ہے۔ان کا تعلق دکن کے تین درباروں یعنی قطب شاہی، عادل شاہی اور نظام شاہی سلطنت سے رہا۔ بحیثیت مثنوی نگار انھیں کافی شہرت ملی۔ میزبانی نامہ اور فتح نامہ ان کی دو مشہور نظام شاہی دور کی یادگار ہیں۔

سبق:9 (2)غزل-غالبؔ

I. درج ذیل سوالات کے جواب دو یا تین جملوں میں لکھیے:

1. مرزا غالبؔ نے اپنی غزل میں کیا کیا نصیحتیں کی ہیں؟

ج۔مرزا غالبؔ اپنی غزل میں یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اگر کوئی بُرا کہے تو نہ سنو، کوئی بُرا کرے تو کسی سے نہ کہو، کوئی غلط راستے پر چلے تو اُسے روک لو اور اگر خطا کرے تو اسے بخش دو۔

2. مرزا غالبؔ کا کونسا شعر آپ کو اچھا لگا اور کیوں؟ وضاحت کیجیے۔

ج۔مجھے یہ شعر اچھا لگتا ہے۔ روک لو گر غلط چلے کوئی ؎ بخش دو گر خطا کرے کوئی

کیونکہ اس چھوٹے سے شعر میں شاعر نے انسان کو بلند اخلاق کا درس دیا ہے۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اگر کوئی غلط راستہ پر چلے تو اسے روکے اور کوئی خطا کرے تو درگذر کر دے اور اُسے معاف کر دے۔ ایسا کرنے سے دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔

3. تشبیہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔کسی دو الگ چیزوں کو ان کی مشترک صفت کی بنا پر ایک دوسرے کی مثال دی جاتی ہے تو اسے تشبیہ کہتے ہیں۔ تشبیہ کے لیے جیسا، ایسا، مانند، جیسے، ایسے، طرح، حروفِ تشبیہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

4. رکانِ تشبیہ کون کونسے ہیں؟

تشبیہ کے ارکان پانچ ہیں۔

۱۔مشبہ، ۲۔مشبہ بہ، ۳۔وجہ شبہ، ۴۔غرضِ تشبیہ، ۵۔حرفِ تشبیہ

نازکی اس کے لب کی کیا کہیئے ؎ پنکھڑی ایک گلاب کی سی ہے

لب........مشبہ،

گلاب......مشبہ بہ

خوبصورتی....وجہ شبہ

نزاکت.......غرضِ تشبیہ

کی سی........حرفِ تشبیہ

4. صنعتِ تلمیح کسے کہتے ہیں؟

ج۔شاعر اپنے کلام میں کسی واقعہ، قصہ یا کسی مذہبی روایت کی طرف اشارہ کرتا ہے تو اسے صنعتِ تلمیح کہتے ہیں۔

9 (3) غزل-اصغر گونڈوی

I. درجِ ذیل اشعار کی تشریح کیجیے:

1. قطرہ میں سمندر ہے، ذرہ میں بیاباں ہے۔ ~ یہ عشق نے دیکھا ہے، یہ عقل سے پنہاں ہے

ج۔ یہ شعر اصغر گونڈوی کی غزل کا مطلع ہے۔اس شعر میں شاعر کہتا ہے یہ عقل کے بس کی بات نہیں، یہ عشق ہی کا کمال ہے، جس نے قطرہ میں سمندر اور ذرہ میں بیاباں کو دیکھ لیا ہے۔

2. یہ جان ازل ہی سے پروردۂ طوفاں ہے ~ آغوش میں ساحل کے، کیا لطف سکوں اس کو

ج۔ یہ شعر اصغر گونڈوی کی غزل سے ماخوذ ہے۔

اس شعر میں شاعر کہتا ہے جن لوگوں کو شروع ہی سے خطروں کے ساتھ کھیلنے کا شوق ہے، انہی ساحل پر کیا مزہ آئے گا؟ وہ تو طوفانوں کے دلدادہ ہیں ان کے حوصلے ہمیشہ بلند ہوتے ہیں۔

II. اصغر گونڈوی کا تعارف کرائیے:

ج۔ اصغر گونڈوی کی پیدائش 1854 گورکھپور میں اور وفات 1936 کو الہ آباد میں ہوئی۔ ان کا پورا نام اصغر حسین تھا۔ ان کی ادبی قابلیت ان کے اپنے ذاتی مطالعہ اور غور و فکر کا نتیجہ تھی۔ اصغر عرصہ تک ہندوستانی اکادمی ''ہندوستان'' کے ایڈیٹر رہے۔ ان کا دیوان ''نشاطِ روح'' کا نام سے شائع ہوا۔

مضمون نگاری

1. تعلیمِ نسواں کی اہمیت : جس طرح تعلیم مردوں کے لیے ضروری ہے، اسی طرح عورتوں کے لیے بھی نہایت ضروری ہے، جسے کسی بھی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے بھی دونوں کو یکساں اہمیت دیتے ہیں فرمایا ''علم حاصل کرنا مرد اور عورت پر فرض ہے''

میرا خیال میں لڑکوں سے زیادہ لڑکیوں کو تعلیم دینا زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ ماں کا گود بچہ کا پہلا مدرسہ ہے۔ ماں ہی جب تعلیم و تربیت سے نا آشنا ہو تو اس کی گود میں پرورش پانے والے بچے کی تربیت کیا خاک ہو پائے گی، آج کی لڑکی کل ماں بنتی ہے۔ اس لیے ہمیں چاہئے کہ جہاں ہم لڑکے کی تعلیم و تربیت میں کوئی کثر باقی نہیں رکھتے، وہیں ہم لڑکیوں کو بھی زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کی فکر کریں۔

بعض احباب کا خیال ہے کہ لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ خیال نہایت غلط ہے۔ بلکہ یہ ہماری کوتاہ نظری کا زندہ ثبوت ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب ماں باپ کے سامنے اپنے بچوں کی تعلیم کا مسئلہ آتا ہے تو لڑکیوں کے مقابلے لڑکوں کو اہمیت دیتے اور امتیاز برتتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم دینے سے لڑکیوں کی ذہنی، اخلاقی، سماجی اور

معاشرتی تربیت ہو جاتی ہے، اور ہماری بہنیں دنیا کے نشیب و فراز سے واقف ہو سکتی ہیں۔سماج کے لیے ایک اچھی شہری، بھائی کے لیے ایک اچھی بہن، ماں باپ کے لیے ایک اچھی بیٹی، اور شوہر کے لیے ایک سمجھ دار بیوی بن سکتی ہیں۔ بلکہ بوقتِ ضرورت والدین اور شوہر کا ہاتھ بھی بٹا سکتی ہیں۔ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے لیے تعلیم یافتہ عورتیں رحمت ثابت ہوتی ہیں۔

اگر لڑکیوں کو تعلیم سے دور رکھا گیا تو نہ صرف یہ جاہل ہوں گی، بلکہ اس کا برا اثر نہ ان کی گود میں پرورش پانے والے بچوں پر پڑے گا۔ان کی صحیح تربیت ہو نہیں پائے گی۔ ایسی خواتین اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور رہنمائی کے لیے دوسروں کی محتاج ہوں گی۔انہیں درخواست اور پتہ لکھنے کے لیے دوسروں کا سہارے لینا پڑے گا۔میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا / کرتی کہ ملازمت کرنے والی عورت اپنے شوہر اور گھر و اولاد کی ذمّہ داری بحسن و خوبی ادا نہیں کر سکتی۔

مندرجہ بالا نکات کی روشنی میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیم یافتہ عورت نہایت مہذب، خلیق، سلیقہ منداور دنیا کے نشیب و فراز سے واقف ہوتی ہے۔اپنی تعلیم و تربیت کو کام میں لا کر سلیقہ مندی اور ہنرمندی سے سارے گھر کو جنّت کا نمونہ بنا دیتی ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں عورتوں کی تعلیم کی اہمیت جان کر انہیں زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

2. ٹیلی ویژن

سائنس کی اس اہم اور حیرت انگیز ایجاد ٹیلی ویژن کا موجد ''جان لوگی بیرڈ'' ہے۔ ٹیلی ویژن دو لفظوں کا مرکب ہے۔ ایک ٹیلی اور دوسرا ویژن۔جس کے معنی دور کی نگاہ کے ہیں، ٹیلی ویژن ایک ایسا آلہ ہے جس میں ساری دنیا چند انچوں میں سمٹ آتی ہے۔ایک زمانہ تھا کہ لوگ ریڈیو پر خبریں سنا کرتے تھے آج ہم گھر بیٹھے نہ صرف خبریں بلکہ دنیا کے کسی بھی گوشہ میں رونما ہونے والے واقعہ کو دیکھ اور سن سکتے ہیں۔ادھر بٹن دبایا ادھر ساری دنیا کی سیر کر لی۔

بعض لوگ ٹیلی ویژن کو ایک لعنت اور شیطان کا آلہ سمجھتے ہیں، اور بعض اشخاص کی نظر میں ٹیلی ویژن نہایت کار آمد شئے ہے۔لیکن میری نظر میں ٹیلی ویژن آنکھوں کے مانند ہے۔جس سے ہر اچھی اور بری چیزیں ہم دیکھ سکتے ہیں۔کوئی بے وقوف آنکھوں کو اس لیے پھوڑ لے کہ اس سے بری چیزیں نظر آتی ہیں تو ایسے شخص کو لوگ احمق ہی کہیں گے۔بات یہ ہے کہ ہم کو ہر مفید چیز سے فائدہ اٹھانا، اور نقصان سے بچنے کی کوشش کرنا چاہئے۔یہی دانش مندی ہے۔

آئے اب ہم اس کے فائدے اور نقصانات کا جائزہ لیں:

فائدے : ٹیلی ویژن تفریح کا بہترین آلہ ہے۔کھیل کود، مشاعرے، مشہور و معروف ڈرامے، اور نامور لکھنے والوں کے افسانے، اور ناول ہم متحرک دیکھ سکتے ہیں۔ گھر بیٹھے تعلیم حاصل کر سکتے ہیں، خواتین نت نئے پکوان سیکھ کر اپنے شوہر اور بچوں کو عمدہ اور لذیذ پکوان کے ذریعہ دل جیت سکتی ہیں۔کسان گھر بیٹھے کھیتی باڑی کی نئی تکنیک اپنا کر فصل کو دگنا کر سکتے ہیں۔ٹیلی ویژن پیغام رسانی کا بہترین ذریعہ ہے۔مذہبی تعلیم کے ذریعہ لوگوں میں خوفِ خدا پیدا کیا جا سکتا ہے۔الغرض ٹی وی کے بے شمار فائدے ہیں، جن کا اس مضمون میں احاطہ کرنا ناممکن نہ سہی مشکل ضرور ہے۔

نقصانات: ہر چیز کے مثبت اور منفی دو پہلو ہوتے ہیں۔ جہاں ٹی وی کے فائدے ہمیں نظر آتے ہیں، وہیں اس کے

نقصانات سے کوئی شخص انکار بھی نہیں کرسکتا ہے۔ ٹیلی ویژن وقت کے بربادی کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس ترقی یافتہ دور میں اکثر طلبہ تعلیمی میدان میں پیچھے نظر آتے ہیں۔ اس کی اصل وجہ ٹی وی ہی ہے۔ اکثر پروگرام فحش، بے حیائی، عریاں تصاویر، گندے مناظر اور غیر معیاری ہوتے ہیں۔ جس کا اثر کم عمر طلبہ بہت جلد قبول کر لیتے ہیں۔ اس کا طلبہ کے اخلاق پر بہت زیادہ اور گہرا اثر پڑتا ہے۔ آج کل چشمہ بازلڑکے ہمیں ہر جگہ مل جاتے ہیں۔ یہ بھی تو ٹی وی ہی کی دین ہے۔

ٹی وی ہمارے لیے نعمت اسی وقت ثابت ہوسکتا ہے، جب ہم اس کا صحیح استعمال کریں۔ ورنہ اس کے نقصانات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے اور برے میں تمیز کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

3. جہیز

ہر معاشرہ میں اچّھائیاں اور برائیاں ہوتی ہیں۔ ان برائیوں میں ایک برائی جو ہمارے معاشرے کو گھن کی طرح کھائی جارہی ہے اس برائی کا نام جہیز ہے۔ لڑکی والوں کی جانب سے شادی بیاہ کرنے کے عوض لڑکے کو دی جانے والی قیمتی اشیاء جیسے نقد رقم، موٹر کار اور جائیداد وغیرہ جہیز کہلاتا ہے۔

جہیز عام ہوجانے کی وجہ سے غریب تو غریب متواسط طبقہ بھی اس لعنت کی بھینٹ چڑھ چکا ہے۔ ہزاروں خاندان برباد اور کنگال ہوتے جارہے ہیں۔ ہمارے گھرانوں میں بڑی بڑی عمر کی لڑکیاں کنواری بیٹھی ہوئی ہیں۔ اور بعض لڑکیاں تو بغیر شادی کے ہی رخصت ہوجاتی ہیں۔

خوش قسمتی سے ان لڑکیوں کی شادی ہوجاتی ہے تو سسرال میں ہراساں کیا جاتا ہے۔ نت نئی اذیتیں دی جاتی ہیں مزید جہیز لانے کے لیے تنگ کیا جاتا ہے۔ کبھی سولی پر چڑھا دی جاتی ہیں، تو کبھی زندہ جلا دیا ہے۔ کبھی معاملہ طلاق پر آکر رک جاتا ہے۔ ابھی دلہن کے ہاتھوں کی مہندی سوکھنے بھی نہیں پاتی کہ گھر واپس آجاتی ہے۔ میں دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہر تیسرے نہ سہی چوتھے گھر میں ایک نوجوان مطلقہ لڑکی ضرور ملے گی کسی نے کیا خوب کہا ہے:

مٹّی کے کھلونوں سے بدتر ہیں آج گھرانے مسلم کے ہر روز بسائے جاتے ہیں ہر روز اجاڑے جاتے ہیں

حکومت نے جہیز کو ختم کرنے کے لیے قدم اٹھاتے ہوئے کئی قوانین بنائے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اس معاملے میں حکومت کا بھرپور ساتھ دیں۔

اب وقت آچکا ہے کہ ہم سب نوجوان اس لعنت کے خلاف آواز اٹھائیں، تاکہ معاشرے سے اس لعنت کو نکال پھینکیں۔ اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کے لیے ہمت، طاقت اور حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین

4. ماحول اور اس کی حفاظت

ہمارے اطراف واکناف کو ماحول کہا جاتا ہے۔ انسان کی صحیح نشو ونما اسی وقت ہوسکتی ہے جب ماحول انسان کی فطرت کے عین مطابق ہو۔

اللہ نے یہ زمین، آسماں، ہوا، پانی، جنگلات، پہاڑ، دریا، سمندر، چرند، پرند اور درند سب انسانوں کے فائدے کے لیے

بنائے ہیں۔ اور اللہ نے انسانوں کو وہ قوّت عطا کی ہے جس سے وہ اس کائنات کو اپنے قابو میں رکھ کر اس سے نفع اٹھا سکتا ہے۔ کائنات کی یہ بیش بہا قوتیں اس لیے ہمارے قبضے میں دی گئی ہیں کہ ہم اپنی دنیا کو جنت کا نمونہ بنائیں، اور اپنی فطری صلاحتوں کو کام میں لاکر اس کمال کا مظاہرہ کریں جو قدرت نے انسانوں کے لیے رکھا ہے۔

قدرت ان مادّی وسائل پر قابو دے کر ہمارے جسم و جاں کو آرام پہنچانا چاہتی ہے۔ اس لیے اسلام ان مادّی وسائل کو خدا کی نعمت قرار دیتا ہے اور یہ ہدایت دیتا ہے کہ خدا کی نعمت کو اپنے اور بندگانِ الٰہی کے آرام و آسائش میں صرف کرو۔ دنیا کی تباہی و بربادی کے لیے کام میں مت لاؤ۔

موجودہ دور میں ترقی کے نام پر درختوں کا کاٹا جانا، مختلف قسم کے کارخانوں کا قائم ہونا، اور جگہ جگہ گندگی کا جمع ہونا، پانی، ہوا اور غذا میں آلودگی کے بڑھنے کے اہم اسباب ہیں۔ جس کا اثر انسانی زندگیوں پر پڑ رہا ہے۔ جس کو روکنے یا ختم کرنے کے لیے حکومتیں مختلف تدابیر اختیار کر رہی ہیں۔

جسمانی صحت اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، اور اس نعمت کی بقا کا دار و مدار ماحول کی پاکیزگی پر ہے۔ قرآن میں کہا گیا ہے کہ اللہ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے۔ حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ پاکی ایمان کا جز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے کپڑوں اور بدن کی پاکی صفائی کی تاکید سختی سے کی ہے۔

ماحول کو پاک رکھنے کے لیے حاکموں کی تدبیریں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوتیں، جب تک کہ ہر شخص اپنے اور اپنے اطراف و اکناف کے ماحول کو پاک و صاف نہ رکھے۔ اسلامی تعلیم پر عمل اور حکومتوں کے تعاون کے بغیر ماحول کا تحفظ اور اطمینان کی زندگی اور ترقی ناممکن ہے۔

سبق نمبر-10 جگنو

I. درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے:

1. شاعر بچپن کے بہلاوے کی باتوں کو حسین جھوٹ کیوں کہتا ہے؟

ج۔ شاعر بچپن کے بہلاوے کی باتوں کو حسین جھوٹ اس لیے کہتا ہے کیونکہ اسے اب معلوم ہے کہ جگنو، بھٹکتی ہوئی روحوں کو راستہ نہیں دیکھاتے۔

2. اس نظم میں یتیم بچہ کی بے چینی کا اظہار کس طرح کیا گیا ہے؟

ج۔ اس نظم میں یتیم بچہ کی بے چینی کا اظہار بڑے ہی جذباتی انداز میں کیا گیا ہے، جسے پڑھ کر دل تڑپ اُٹھتا ہے اور آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔

II. جگنو نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے :

ج۔ ''جگنو''، فراق گورکھپوری کی لکھی ایک جذباتی نظم ہے۔ شاعر نے اس نظم میں ایک بیس سالہ یتیم نوجوان کے جذبات کی عکاسی کی ہے۔

یہ ایک بدنصیب بچہ تھا۔ اس کی ماں کا انتقال اس کی پیدائش کے وقت ہوگیا۔ نہ اس نے کبھی ماں کو دیکھا اور نہ ہی ماں اس کو نظر بھر کر دیکھ سکی۔ اس کی پرورش کھلائیوں اور دائیوں نے کی تھی۔ جب موسم برسات کی راتوں میں جگنو دکھائی دیتے، اس سے کہا جاتا کہ یہ جگنو بھٹکتی روحوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ اُس وقت اس بچے کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی کہ کاش میں بھی ایک جگنو ہوتا، تاکہ میں اپنی ماں کی بھٹکتی روح کی رہنمائی کرتا۔ اُسے اپنے گھر لاتا۔ اُسے اپنی بیٹے سے مِلاتا۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس پر یہ بات واضح ہوتی گئی کہ یہ ساری باتیں جھوٹی ہیں۔ آج وہ سوچ رہا ہے کہ کاش مجھ پر یہ حقیقت ظاہر نہ ہوئی ہوتی کیونکہ وہ جھوٹ بھی بڑا حسین جھوٹ تھا۔

سبق نمبر-11 درشٹی (زہرہ جمال)

I. درج ذیل سوالات کے جواب دو یا تین جملوں میں لکھیے :

1. ملک میں اب بھی دھرم کے نام پر جھگڑا ہوتا رہے تو کیا ہوگا؟

ج۔ ملک میں دھرم کے نام پر جھگڑا ہوگا تو ہمارا حشر بھی وہی ہوگا جو خلیجی ملکوں میں ہوا۔ ہماری معاشی حالت اور بھی بُری ہوجائے گی۔

2. ودیا چرن کے اہنسا کی بات کرنے پر مولانا رجب نے کیا کہا؟

ج۔ ودیا چرن جی نے جب اہنسا اور آپسی پیار و محبت کی بات کرنے لگے تو مولانا رجب نے کہا ''خدا ایک ہے ہم اس کے بندے ہیں صدیوں سے مل جل کر رہنا ہماری روایت ہے۔ ہمیں ایک ہوکر خون خرابے کی سیاست اور بے ایمانی کو مٹانا چاہیے۔

3. بھرت نارائن جی کی روح کیوں مسکرا رہی تھی؟

ج۔ بھرت نارائن جی کی روح اپنی آنکھوں کی کامیابی پر مسکرا رہی تھی۔ کیونکہ ودیا چرن جی ان کی درشٹی کو اپنا کر سب بھارت واسیوں کو ایک نظر سے دیکھنے لگے تھے۔

II. درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیے :

1. ودیا چرن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریر میں بھارت کے متعلق کیا کہا؟

ج۔ ودیا چرن جی نے آپریشن کے بعد کی تقریر میں بھارت کے متعلق یہ بتایا کہ ''بھارت ہماری ماں ہے، اے ہندوؤ، مسلمانوں

سکھو، عیسائیو، پارسیو، اور دوسرے دھرموں کا پالن کرنے والو! آج یہ ماں اتنے بڑے سنکٹ میں ہے، جہاں کوئی بھی سچّا مارگ درشک (رہنما) نہیں رہا''۔

''بھائیو!! ہم ماضی کے کھنڈروں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ اور ہمارے جوان بچّے روٹی روزی کو ترس رہے ہیں۔ ہمارے گھر جن کے آنگن میں ہمارے بالک دودھ مانگ رہے ہیں، ماں سے روٹی مانگ رہے ہیں، کپڑا صابن مانگ رہے ہیں، ہماری توجہ اپنی طرف کھینچ کھینچ کر کہہ رہے ہیں جو مرچ مسالا چار آنے سیر ملتا تھا پچاس، سو اور ڈیڑھ سو روپے کلو ہو گیا ہے۔ اگر ہم پراچین کال کے کھنڈروں میں جا کر سنیاس لے لیں تو بازار میں جرمن کی طرح ایک کلو آلو بھی لاکھوں کے ملیں گے۔

تاریخ ہمیں آگے بڑھنا سکھاتی ہے، ایک کال سے دوسرے کال میں پرویش کرنا سکھاتی ہے، زبانوں اور انسانوں کے ملن سے نئی تہذیبوں کا بننا سکھاتی ہے''۔

2. اس افسانے میں موجودہ دَور کی کن کن خامیوں کی جانب اشارہ کیا گیا ہے؟

ج۔ اس افسانے میں زہرہ جمال نے سماجی مسئلہ یعنے فرقہ پرستی کی لعنت دور کرنے اور قومی یکجہتی کا پرچم لہرانے کا پیغام دیا ہے۔ ہم سب زندگی کے دھارے میں ساتھ ساتھ بہتے رہے ہیں اور بہتے رہیں گے۔ دنیا ایک کنبہ تو بن چکی ہے۔ کہیں بھی سوئی گرتی ہے تو ساری دنیا آواز سنتی ہے۔

III. متن کے حوالے سے تشریح کیجیے:

1. ''بھائیو! سب ماضی کے کھنڈروں میں تاریخ کے آثار دیکھ رہے ہیں''۔

ج۔ یہ جملہ زہرہ جمال کے لکھے افسانہ ''درشٹی'' سے ماخوذ ہے۔

یہ جملہ ودیا چرن جی نے لوگوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا ان کا خیال تھا کہ ماضی کے کھنڈروں کو کریدنے سے ہمارا کچھ بھلا ہونے والا نہیں ہے۔

2. ''جس نے تمام عمر اولاد کو ایک آنکھ سے دیکھا تھا''۔

ج۔ یہ جملہ زہرہ جمال کے لکھے افسانہ ''درشٹی'' سے ماخوذ ہے۔

یہ جملہ پرنسپل بھرت نارائن جی کی آنکھوں سے متعلق کہا گیا ہے۔ کیونکہ وہ ساری زندگی ہر مذہب کے ماننے والوں کا احترام کیا کرتے تھے۔

IV. زہرہ جمال کا تعارف کروائیے:

ج۔ زہرہ جمال 1931ء ممبئی میں پیدا ہوئیں۔ تعلیم و تدریس کے پیشے سے وابستہ رہیں۔ انھوں نے سماج سے جڑے اہم

مسائل پر دلوں کو چھونے والے افسانے لکھے ہیں۔افسانہ ''درشٹی''اس کی مثال ہے۔

سبق نمبر 12 مرثیہ (میر انیسؔ)

I. درجِ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے:

1. حضرت امام حسینؓ کے رختِ سفر باندھتے ہی کونسا منظر سامنے آیا؟

ج۔حضرت امام حسینؓ جب سامانِ سفر لے کر چلنے لگے تو سارے لوگ قطار میں کھڑے ہوگئے۔اور ہنگامہ مچ گیا کہ حضرت امام حسینؓ کے چہرۂ انوار کو دیکھ کر اہلِ بیت رونے لگے۔آپؓ کی زوجہ مطہرہ قدموں سے لپٹ کر رونے لگی۔

2. حضرت امام حسینؓ امت کے واسطے کیا کچھ کر گذرنا چاہتے تھے؟

ج۔حضرت امام حسینؓ امت کے واسطے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے تیار تھے۔اپنی جان کی بازی تک لگانے کو تیار تھے۔

3. مرثیہ عام طور پر کس ہیّت میں لکھا جاتا ہے؟

ج۔مرثیہ عام طور پر مسدّس کی ہیّت میں لکھا جاتا ہے۔مسدّس کے ہر بند میں چھے مصرعے ہوتے ہیں جس کے پہلے چار مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور بعد کے دو مصرعوں میں مختلف قافیے استعمال کئے جاتے ہیں۔شخصی مرثیہ کی کوئی ہیّت متعین نہیں ہے۔

II. میر انیسؔ کا تعارف کروایئے:

ج۔میر ببر علی نام، قلمی نام میر انیسؔ 1802ء کو بمقام فیض آباد پیدا ہوئے۔انہوں نے فارسی،عربی اور دینی علوم کے علاوہ علمِ نجوم، رمل، اور فنِ سپہ گیری میں مہارت حاصل کی۔شاعری ورثہ میں ملی تھی۔کم عمری میں مرثیہ کہنے کا شوق پیدا ہوا۔بہت جلد اس صنف میں شہرت حاصل کی۔انیسؔ مرثیہ کے عظیم شاعر مانے جاتے ہیں۔ان کا کلام فصاحت، سلاست، روانی، اور بے ساختگی کا بہترین نمونہ ہے۔انہیں الفاظ کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ان کے مرثیے پانچ جلدوں میں شائع ہوئے ہیں۔انیسؔ کا انتقال 72 سال کی عمر میں 1874ء کو ہوا۔

سبق: 13 سویرے جو کل آنکھ میری کھلی

I. درج ذیل سوال کا جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے:

ج۔مصنف نے برسبیل تذکرہ لالہ کرپاشنکر جی سے کیا کہا؟

ج۔مصنف کی جب شامت آئی تو ایک دن اپنے پڑوسی لالہ کرپاشنکر جی سے برسبیل تذکرہ کہا کہ لالہ جی امتحان کے دن قریب آئے جاتے ہیں آپ سحر خیز ہیں ذرا ہمیں بھی جگا دیا کیجیے۔

II. درجِ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیے:

1. لالہ کرپاشنکر جی کے مصنف کو جگانے کا حال اپنے الفاظ میں لکھیے :

ج۔ لالہ کرپاشنکر جی مصنف کے کہنے پرانہیں جگانے رات کے تین بجے گئے، اور دروازے پر مُکّا بازی شروع کردی۔ ایسا معلوم ہورہا تھا کہ گھر کے باہر کوئی گولہ باری کررہا ہو۔ مصنف کہ لاکھ کہنے پر بھی وہ نہیں رک رہے تھے۔ اتنی تیزی سے دروازہ کھٹکھٹایا کہ گھر کے برتن ہلنے لگے۔ صراحی پر رکھا گلاس بجنے لگا۔ دیوار پر آویزاں کیلنڈر گھڑی کے پنڈولم کی طرح ہلنے لگا۔ مصنف نے سوچا کے حضرت عیسیٰؑ بھی مردوں کو جگانے کے لیے ہلکی آواز میں ''قم'' کہتے ہونگے۔ دراصل مصنف نے لالہ جی کو جگانے کے لیے کہہ کر بہت بڑی زحمت مول لی۔

2. مصنف صبح جاگنے کے بعد اپنے دل کو کس طرح بہلانے کی کوشش کرتا ہے؟

ج۔ مصنف نے اپنے دل سے کہا کہ وقت پر جاگنا چاہیے، اگر عادت ہوجائے تو باقاعدہ قرآنِ مجید کی تلاوت اور نماز فجر بھی شروع کردیں گے۔ آخر مذہب سب سے مقدم ہے۔ ہم بھی کیا روز روز الحاد کی طرف مائل ہوتے جارہے ہیں نہ خدا کا ڈر نہ رسول کا خوف۔ سمجھتے ہیں کہ بس اپنی محنت سے امتحان پاس کرلیں گے۔ اکبر بچارہ یہ کہتا کہتا مرگیا لیکن ہمارے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ لحاف کانوں پر سرک آیا......'' تو گویا آج ہم لوگوں سے پہلے جاگے ہیں........ پہلے ہی پہلے.........یعنی کالج شروع ہونے سے بھی چار گھنٹے پہلے کی بات ہے۔

III. پطرس بخاری کا تعارف کرائیے :

ج۔ نام سید شاہ بخاری اور قلمی نام پطرس بخاری، یکم اکتوبر 1898ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ انگریزی ادب سے بھی گہری واقفیت تھی۔ مزاح نگاری میں ان کا انداز منفرد ہے۔ ان کے مزاحیہ مضامین کا مجموعہ ''پطرس کے مضامین'' بے حد مقبول ہے۔

سبق نمبر 14 سرحدوں کا جال

I. درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے :

1. آزاد اور پابند نظم کا فرق واضح کیجیے :

ج۔ پابند نظم میں مصرعے یکساں ہوتے ہیں۔ جبکہ آزاد نظم کے مصرعوں میں ارکان گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں، اور یہ ردیف وقوافی کی پابندی سے آزاد ہوتے ہیں۔ اس لیے ایسی نظم کو ''آزاد نظم'' کہا جاتا ہے۔

2. سرحدیں انسانی آزادی اور ترقی میں کس طرح رکاوٹ بنتی ہیں؟

ج۔ سرحدیں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ آزادی میں رکاوٹ کا سبب ہیں۔ ہم ایک باپ کی اولاد ہیں۔ لکیریں کھینچ کر ان کی آزادیاں ختم کرنا انسانیت کی خوشی اور ترقی میں رکاوٹ کا سبب بن گئی ہیں۔

II. شاعر سلیمان خمآر کا تعارف کرائیے:

ج۔ نام قاسم علی، ادبی دنیا میں سلیمان خمآر کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان کا تعلق بیجاپور سے ہے۔ آپ یکم مارچ 1944ء کو ضلع بیجاپور کے تعلقہ باگل کوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو غزل اور نظم پر یکساں دسترس حاصل ہے۔ آپ کا پہلا شعری مجموعہ ''تیسرا سفر'' ہے، جسے کرناٹک اردو اکاڈمی نے انعام سے نوازا۔ آپ کا ایک اور شعری مجموعہ ''سمندر جاگتا ہے'' شائع ہوا ہے۔ آپ جدید لب ولہجہ کے شاعر ہیں۔

سبق نمبر: 15 زعفران

I. درج ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے:

1. ملتف جملے کی تعریف کیجیے:

ج۔ ایسا جملہ جس کا ایک جز واصلی اور دوسرا اس کے تابع ہوتا ہے۔ جب تک تابع جملہ پڑھا نہیں جاتا اصلی جملے کا مطلب واضح نہیں ہوتا۔ ایسے جملے کو جملہء ملتف کہتے ہیں۔

2. مضمون نویسی میں تمہید کی اہمیت کیا ہے؟

ج۔ مضمون میں تمہید، مضمون کا تعارف ہوتا ہے۔ اُسے نہایت پُر اثر اور عمدہ ہونا چاہیے۔ مضمون کے موضوع کے لحاظ سے ابتداء کرنا چاہیے۔ جیسے کوئی اصلاحی یا معاشرتی مضمون ہو تو کسی حکایت یا قول سے ابتداء کرنا مناسب ہے۔

3. نفسِ مضمون کی اہمیت واضح کیجیے۔

ج۔ نفسِ مضمون، مضمون کی ریڑھ کی ہڈی ہوتا ہے اس حصّے میں موضوع سے متعلق تفصیلی معلومات بیان کی جاتی ہیں۔ یہ حصّہ جس قدر مربوط ہوگا، اُس قدر پُر اثر ہوگا۔ اس حصّے میں خوبیوں اور خامیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

4. مضمون کا آخری حصّہ کیا ہوتا ہے؟ اس کی اہمیت کیا ہے؟

ج۔ مضمون کا آخری حصّہ خاتمہ ہوتا ہے۔ اس میں مضمون کا لبِ لباب پیش کیا جاتا ہے۔ مضمون لکھنے سے پہلے موضوع سے متعلق معلومات جمع کرنا ضروری ہے۔ اس کے بعد خاکہ بنا کر اس کے مطابق خیالات کو تسلسل کے ساتھ بیان کرنا چاہیے۔

I. درج ذیل سوالات کے جواب پانچ یا چھے جملوں میں لکھیے:

1. زعفران کی کاشت کیسے کی جاتی ہے۔

ج۔ زعفران کا پودا گھنٹیوں سے اگتا ہے۔ بوائی کے ایک سال بعد گھنٹیوں سے پھول آنے شروع ہوتے ہیں مادہ گھنٹیوں سے ہر سال دو تا چار گھنٹیاں پیدا ہوتی ہیں اور پرانی گھنٹیوں خود بخود سوکھ جاتی ہیں، زعفران کے پھولوں کی پیداوار گنھٹیوں کی جسامت

پر منحصر ہوتی ہے۔عام طور پر چھوٹی گھنٹیوں سے صرف پتّے نکلتے ہیں اور بڑی گھنٹیوں سے اُگنے والے پودے پر تقریباً ایک سے تین پھول لگتے ہیں۔ان خیف نما پھولوں کے اندر نہایت مہین دھاگے کی شکل کے اسٹگما ہوتے ہیں۔اسی سے زعفران حاصل ہوتا ہے۔

2. زعفران حاصل کرنے کے لیے کونسا عمل اختیار کیا جاتا ہے؟

ج۔ زعفران کے پھولوں کے چننے کا کام روزانہ صبح کی اولین ساعتوں میں کیا جاتا ہے۔چنے ہوئے پھولوں سے اسٹگما احتیاط کے ساتھ علیحدہ کیا جاتا ہے۔تین چار دن سکھانے کے بعد چھڑیوں کی مدد سے اسے دھیمے دھیمے کوٹ کر علیحدہ کیا جاتا ہے۔پھر اچھی طرح پالی تھین کی تھیلیوں یا چھوٹی چھوٹی بوتلوں میں بند کیا جاتا ہے۔ڈیڑھ لاکھ پھولوں سے تقریباً ایک کلو سوکھا ہوا زعفران حاصل ہوتا ہے۔

3. زعفران کے استعمال کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں لکھیے :

ج۔زعفران ایک خوشبودار،اور رنگ دار قیمتی مصالحہ ہے۔صدیوں سے مختلف پکوانوں اور دواؤں میں زعفران کا استعمال رائج ہے۔زعفران غذا تو نہیں لیکن غذا کو خوش رنگ بناتا ہے۔یہ دوائی والی جڑی بوٹی بھی نہیں پر یونانی اور ایورویدک دواؤں کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔نزلہ، پیٹ درد، بخار، کھانسی،اور ذیابطیس جیسی بیماریوں کے علاج کے لیے بھی اس کا استعمال فائدہ مند ہے۔چہرے کو نکھارنے والی کریم میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔چین میں زعفران کا استعمال مذہبی رسوم میں کیا جاتا ہے۔ خطاطِ قرآنِ شریف اور مختلف کتابوں کی آرائش میں اس کا استعمال کیا کرتے ہیں۔

سبق نمبر-16 مچھر کا الٹی میٹم

I. درج ذیل سوال کا مختصر جواب لکھیے :

1. طنز و مزاح کا اصل مقصد کیا ہے؟ اور دلاور فگار نے اپنی نظم میں کیا بتایا ہے؟

ج۔طنزیہ و مزاحیہ تخلیقات میں زمانے کی ناہمواریوں اور زندگی کی کوتاہیوں کو بیان کیا جاتا ہے۔دلاور فگار نے اس نظم میں زندگی کے مختلف واقعات کو مزاحیہ انداز میں بیان کیا ہے،اور سماجی بُرائیوں کی نشاندہی کی ہے۔

II. دلاور فگار کا تعارف لکھیے :

ج۔نام دلاور حسین،تاریخی نام سعید اختر اور قلمی نام دلاور فگار ہے۔8 جولائی 1929ء کو شہر بدایوں پیدا ہوئے۔انہیں بیک وقت فارسی،اردو،اور انگریزی زبان پر عبور حاصل ہے۔آزادی کے بعد یہ پاکستان ہجرت کر گئے۔وہاں یہ صحافت سے وابستہ ہوئے۔ ستم ظریفیاں،شامتِ اعمال،آدابِ عرض،انگلیاں فگار اپنی،از سرِ نو، مطلع عرض ہے،سنچری،اور خدا جھوٹ نہ بلوائے،ان کے مشہور طنزیہ و مزاحیہ شعری مجموعے ہیں۔اس کے علاوہ انہوں نے امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر کی خودنوشت کا اردو ترجمہ کیا ہے۔

سبق:17 طوطیء ہند....امیر خسرو

I. درج ذیل سوالات کے جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے :

1. موسیقی کی دنیا میں خسرو کی ایجادات کیا تھیں؟

ج۔امیر خسرو مقبول و معروف شاعر کے علاوہ فنِ موسیقی کے ماہر تھے۔انہوں نے فنِ موسیقی میں نہ صرف مہارت حاصل کی بلکہ اس میں نئی نئی ایجادات بھی کیں۔ ہندوستانی اور ایرانی موسیقی کے امتزاج سے نئے سُر ایجاد کئے۔اس لیے وہ مختلف سُروں کے موجد کہلائے۔کہا جاتا ہے کہ قوالی کی موجودہ طرز ان ہی کی ایجاد ہے۔آلہءموسیقی ستار کی ایجاد کا سہرا ان ہی کے سر ہے۔

2. امیر خسرو کو قومی یکجہتی کا پیامبر کیوں کہا جاتا ہے؟

ج۔امیر خسرو کو قومی یکجہتی کا پیامبر کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ہندوؤں کو دوسرے مذاہب کے پیروؤں کے مقابل میں ترجیح دیتے تھے۔ان کا خیال تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں بہت سے عقائد مشترک ہیں۔وہ چاروں ویدوں میں بیان کئے گئے حقائق و معارف کی باتوں کا احترام کرتے تھے۔وہ ہندوستانی زبانوں کی شُد بُد رکھتے تھے۔یہاں کی قدیم زبان سنسکرت کو علوم وفنون کا خزانہ مانتے تھے۔انھوں نے اپنے اشعار میں اس بات کا اعتراف بھی کیا ہے۔

II. درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب لکھیے :

1. امیر خسرو کو دو عظیم تہذیبوں کے درمیان ایک پُل کیوں کہا گیا ہے؟

ج۔ امیر خسرو دو عظیم تہذیبوں کے درمیان ایک پُل کی حیثیت رکھتے ہیں، کیونکہ ہر ہندوستانی شئے سے انہیں محبت تھی۔خصوصاً ہندو مسلم اتحاد کے بڑے حامی تھے۔کہنے کو تو ان کا آبائی وطن ترکستان تھا۔لیکن وہ خود کو ہندوستانی ترک کہتے تھے۔ہندوستانی آب و ہوا، تہذیب، عقائد ان کی شخصیت میں ایسے رچ بس گئے تھے جیسے ستار کی تار میں سُر۔ان کے نزدیک اپنے وطن کی حیثیت ''جنتِ عدم'' کی سی تھی۔انہوں نے ہندوستانی پھول، پھل، فصلیں اور پرندوں کا ذکر بڑی محبت سے کیا ہے۔

2. کیا امیر خسرو کی نظر میں شاعری ایک شوق نہیں حکمت کا درجہ رکھتی تھی؟

ج۔امیر خسرو کی نظر میں شاعری ایک شوق نہیں حکمت کا درجہ رکھتی تھی انہوں نے مثنویوں لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد، اور آئینہء سکندری میں اپنے تینوں بیٹوں کو خوب نصیحت کی۔مثنوی ''ہشت بہشت'' میں اپنی بیٹی کو باعفت اور پاک دامن رہنے کی تاکید کی۔اس مثنوی میں سلطان علاءالدین جیسے جاہ وجلال والے بادشاہ کو نصیحتیں کیں، اور فرائض سے آگاہ کیا۔

سبق-18 غزل (اقبالؔ)

I. درج ذیل سوال کو مختصر جواب لکھیے :

1. ''لن ترانی'' کی تلمیح میں کس واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

ج۔ ''لن ترانی'' کی تلمیح میں حضرت موسیٰؑ کے اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے جس میں حضرت موسیٰؑ نے اللہ کا جلوہ دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔تو جواب ملا تھا ''لن ترانی'' یعنے تو مجھے دیکھ نہیں سکے گا۔

II. اس شعر کی تشریح کیجیے: ذرا سا تو دل ہوں مگر شوخ اتنا وہی لن ترانی سُنا چاہتا ہوں

ج۔ یہ شعر علامہ اقبالؔ کی غزل سے لیا گیا ہے۔

شاعر اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے۔اے خدا میں تیرا ادنیٰ سا بندہ ہوں،لیکن میرے دل کی یہ شوخی تو دیکھ۔میں تیرا دیدار چاہتا ہوں۔ مجھے تیرا جواب معلوم ہے۔تو مجھے بھی وہی جواب دے گا جو تو نے حضرت موسیٰؑ کو دیا تھا۔مگر پھر بھی میں تجھ سے وہی جواب سننا چاہتا ہوں۔

III. علامہ اقبالؔ کا تعارف لکھیے :

ج۔ شیخ محمد اقبال نام اور اقبالؔ تخلص کرتے تھے۔1875ء(1877) بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے۔آپ نے اپنے کلام کے ذریعے مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونکی۔فلسفہءخودی آپ کے کلام کا اہم جزو ہے۔آپ کی شاعری اسلامی نظریات کی تفسیر ہے۔بانگِ درا، بالِ جبرئیل،ضربِ کلیم اور ارمغانِ حجاز آپ کے شعری مجموعے ہیں۔1938ءکو انتقال کیا۔

سبق نمبر-18 غزل اسرارالحق مجازؔ

I. درج ذیل سوالات کے جواب دو یا تین جملوں میں لکھیے :

I. شاعر فصلِ بہاراں کو کیوں رخصت ہونے کے لیے کہہ رہا ہے؟

ج۔شاعر فصلِ بہاراں کو رخصت ہونے کی بات اس لیے کر رہا ہے کہ اب نہ اس کی نظر کسی سے ملتی ہے،اور نہ اس کے دل کی کلی کھلتی ہے اور شاعر لطفِ بہاراں ہی بھول گیا۔مطلب یہ کہ شاعر کو اب خوشیوں سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

2. شاعر اپنا مداوا کیوں نہ کر سکا؟

ج۔شاعر دوسروں کا مداوا (علاج) کرنے میں اتنا مصروف رہا کہ اپنی بیماریءدل کا خیال نہ رہا۔وہ اپنا ہی مداوا کرنا بھول گیا۔

II. اس شعر کی تشریح کیجیے:

یہ اپنی وفا کا عالم ہے اب ان کی جفا کو کیا کہیے ایک نشترِ زہر آگیں رکھ کر نزدیکِ رگِ جاں بھول گئے

ج۔ یہ شعر اسرار الحق مجاز کی غزل سے ماخوذ ہے۔
ہم نے اپنی وفاداری نبھانے میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی، مگر میرے محبوب کی بے وفائی کا کیا حال بیان کروں؟ اس نے زہریلے نشتر کو ہماری رگِ جاں کے قریب رکھا اور بھول بھی گیا۔

III. اسرار الحق مجاز کا تعارف کروایئے:

ج۔ نام اسرار الحق، تخلص مجاز۔ 1911ء میں بمقام بارہ بنکی کے قصبہ رودولی میں پیدا ہوئے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آل انڈیا ریڈیو دلی سے وابستہ ہوگئے۔ ریڈیو کے اردو رسالے ''آواز'' کے مدیر کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مجاز انقلاب کے علم برداروں میں سے تھے۔ ترقی پسند شاعروں کی طرح انہوں نے سرمایہ داروں کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا۔ مجاز کا انتقال 44 سال کی عمر 1955 میں ہوا۔

سبق نمبر-18　　غزل　(حمید الماس)

I. درج ذیل سوالات کے جواب دو یا تین جملوں میں لکھیے:

1. شاعر کے شہر چھوڑ جانے کی کیا وجہ تھی؟

ج۔ اپنے دوستوں کے ساتھ شاعر کے تعلقات پہلے جیسے نہیں تھے۔ اب ان کے تعلقات موسم کی طرح بدل گئے تھے۔ یہی شاعر کے شہر چھوڑنے کی وجہ تھی۔

2. بے حسی کی برف پگھلنے پر شاعر مطمئن کیوں ہے؟

ج۔ شاعر کو شہرِ نور کی پامالی کی فکر دامن گیر تھی۔ جب بے حسی کی برف پگھلنے لگی تو شاعر مطمئن ہوگیا۔

II. درجِ ذیل شعر کی تشریح کیجیے: فرصت کہاں کہ یاد کا ملبہ کریدتے　　کچھ لوگ آندھیوں میں گرے اور سنبھل گئے

ج۔ یہ شعر حمید الماس کی کہی غزل سے ماخوذ ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اب ماضی کی یادوں میں جھانکنے کی فرصت کسے ہے۔ ایسے کتنے لوگ تھے جو آندھیوں میں گھر گئے پھر کامیاب ہوکر وہاں سے نکل بھی گئے۔

III. حمید الماس کا تعارف لکھیے:

ج۔ نام عبد الحمید، قلمی نام حمید الماس 7 ڈسمبر 1935ء کو ضلع گلبرگہ کے ایک مقام سگر شریف میں ان کی ولادت ہوئی۔ 1974 میں حمید الماس کا پہلا مجموعہ کلام ''پہچان کا داغ'' شائع ہوا۔ اس کے علاوہ جوئے سبز، نقشِ خرابی، برفِ شجر، آواز، رنگِ تماشا، اور آخری ساعت سے پہلے، ان کے کلام کے مجموعے ہیں۔ حمید الماس نے ہر صنفِ سخن میں طبع آزمائی کی۔ آزاد نظم نثری نظم مختصر نظم اور غزلوں کے علاوہ ریڈیو کے لیے فیچر، نغمے اور غنائیے بھی لکھیے۔ وہ ایک کامیاب مترجم تھے۔ انہوں نے

بسویشور کے کنڑاوچنوں کا اردو ترجمہ ''فرمودات'' کے نام سے شائع کیا۔ جسے ساہتیہ اکاڈمی نے انعام سے نوازا۔ حمید الماس کی غزلوں اور نظموں میں درد کی دھیمی آنچ کا احساس ہوتا ہے۔ 16 جولائی 2002ء کو ان کا انتقال ہوا۔

سبق:18 غزل (خلیل مامون)

I. درج ذیل سوال کا جواب لکھیے:

1. طویل خاموشی کی کیا وجہ بیان کی گئی ہے؟

ج۔ شاعر اپنے لفظ و خیال اور خوابوں سے تنگ آجانے کے سبب طویل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔

II. درج ذیل اشعار میں کونسی صنعتیں استعمال ہوئی ہیں ان کے نام لکھیے:

1. میں بھٹکتا پھرتا ہوں دیر سے، یوں ہی شہر شہر، نگر نگر — کہاں کھو گیا مرا قافلہ کہاں رہ گئے مرے ہم سفر (صنعتِ تکرار)

2. اس زندگی سے موت بھلی ہے ہزار بار — جیتے ہیں اور جینے کا کچھ مدعا نہیں (صنعتِ تضاد)

3. تہذیب کی شمعیں روشن کیں اونٹوں چرانے والے نے — کانٹوں کو گلوں کی قیمت دی ذرّوں کے مقدّر چمکائے
(صنعتِ تلمیح/تضاد)

4. برسیں گے نور کی طرح شب بھر زمین پر — زخموں کے آسماں میں لہرا چکے ہیں ہم (صنعتِ تضاد)

5. نارِ نمرود کو کیا گلزار — دوست کو یوں بچا لیا تو نے (صنعتِ تلمیح)

III. خلیل مامون کا تعارف کرائیے:

ج۔ نام خلیل الرحمٰن، قلمی نام خلیل مامونؔ، 27 آگسٹ 1948ء کو شہر بنگلور میں پیدا ہوئے۔ فلسفہ میں ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ بطورِ آئی۔جی۔پی۔ ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ اردو زبان وادب کی خدمت ان کی زندگی کا مقصد رہا۔ ان کی شاعری کی ابتداء 1971ء سے ہوئی۔ نشاطِ غم، (غزلوں کا مجموعہ) آفاق کی طرف، جسم و جان سے دُور، بن باس کا جھوٹ، ان کے شعری مجموعے ہیں۔ خلیل مامون کا شمار دَورِ جدید کے اہم شاعروں میں ہوتا ہے۔

سبق نمبر-19 رباعیات

I. درج ذیل سوالات کے جواب دو تین جملوں میں دیجیے:

1. شادؔ عظیم آبادی نے رباعی میں کونسی حقیقت بیان کی ہے؟

ج۔ شادؔ عظیم آبادی نے اپنی رباعی میں اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ زمانے کی گردش ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ کسی کے ہونے یا نہ ہونے سے زندگی نہیں رُکتی۔

2. اعجاز احسنی نے سماج کی کس بُرائی کی جانب اشارہ کیا ہے؟

ج۔ اعجاز احسنی نے سماج میں جوڑے جہیز کی لعنت اور داماد کی آئے دن کی فرمائشوں کی بُرائی کی جانب اشارہ کیا ہے۔

II. ان شعراء کا مختصر تعارف کرائیے: (i) شاد عظیم آبادی، (ii) تلوک چند محروم، (iii) بیکل اتساہی، (iv) اعجاز احسنی،

ج۔ **(i) شاد عظیم آبادی:** نام سید علی محمد، قلمی نام شاد عظیم آبادی، 1842ء کو پٹنہ میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے شاعری کی تمام اصناف میں طبع آزمائی کی۔ ان کی مثنوی ''چشمہ ءکوثر'' ایک طویل مثنوی ہے۔ 1927ء میں وفات پائی۔

(ii) تلوک چند محروم: تلوک چند نام، محروم تخلص انھوں نے اردو اور فارسی کے استاد کے طور پر خدمات انجام دیں۔ ان کے کلام میں اخلاقی اور نیچرل مضامین کا کافی ذخیرہ ہے۔ برجستگی، اور روانی ان کے کلام کی خوبیاں ہیں۔ ان کی شعری تصانیف میں گنجِ معانی، رباعیاتِ محروم، کاروانِ وطن، بہارِ طفلی کا شمار ہوتا ہے۔

(iii) **بیکل اتساہی** : نام لودی محمد شفیع خاں، تخلص بیکل اتساہی، یکم جون 1928ء کو ضلع گونڈا کے ایک موضع میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے نعت، غزل، نظم، دوہے، گیت، اور رباعیات لکھیں۔ ہندی اور اردو میں ان کی قومی نظموں کے مجموعوں کے علاوہ غزلوں اور نعتوں کے مجموعے بھی شائع ہوئے ہیں۔

(iv) **اعجاز احسنی**: نام شیخ محمد غوث اور قلمی نام اعجاز احسنی، 1926 کو ہاسن میں پیدا ہوئے۔ ان کے کلام میں سادگی کے ساتھ ساتھ طنز و مزاح کا ذائقہ بھی ہے۔ ان کے کلام کا مجموعہ ''ذائقے'' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

Model question paper-3 SSLC Examination 2014-15

Sub:First language Urdu code 12u, scheme RF

Max. Marks:100 **Max. Time:3Hrs.**

Part-A حصّہ ''الف''

درجِ ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے: 11x1=11

1. کس مقام پر حضورﷺ نے صحابہؓ سے خطاب فرمایا؟

ج۔عرفات کے مقام پر حضورﷺ نے صحابہؓ سے خطاب فرمایا۔

2. زعفران کا نباتاتی نام کیا ہے؟

ج۔زعفران کا نباتاتی نام ''کروکس سٹیاوی لیس'' ہے۔

3. کونسا عقیدہ ہر مذہب میں موجود ہے؟

ج۔انسان جنت سے نکالے ہوئے آدم کی اولاد ہے، یہ عقیدہ ہر مذہب میں موجود ہے۔

4. خزاں کے رخ پہ زردی کیوں چھائی ہے؟

ج۔بہار کی ہیبت سے خزاں کے رخ پہ زردی چھائی ہے۔

5. احمد نگر کی جیل میں پنڈت نہرو نے کس کی مدد سے اردو سیکھی؟

ج۔احمد نگر کی جیل میں پنڈت نہرو نے مولانا ابوالکلام آزاد کی مدد سے اردو سیکھی۔

6. فراقؔ گورکھپوری کو کس کس نے پالا تھا؟

ج۔فراقؔ گورکھپوری کو دائیوں اور کھلائیوں نے پالا تھا۔

7. ابتداء میں نسلِ آدم کو کیا آزادیاں نصیب تھیں؟

ج۔ابتداء میں نسلِ آدم کو یہ آزادیاں نصیب تھیں کہ وہ آزادی سے کہیں بھی آ جا سکتا تھا۔

8. علامہ اقبالؔ، خدا سے کیا چاہتے تھے؟

ج۔علامہ اقبالؔ، خدا سے اُس کا دیدار چاہتے ہیں۔

9. ہندوستان کے اردو دوست پہلے وزیرِ اعظم کون تھے؟

ج۔ہندوستان کے اردو دوست پہلے وزیرِ اعظم پنڈت جوہر لال نہرو تھے۔

10. حضرت فاطمہؓ کا نورِعین کس کو کہا گیا ہے؟

ج۔حضرت فاطمہؓ کا نورِعین حضرت امام حسینؓ کو کہا گیا ہے۔

11. اوس کونسا کام انجام دیتی ہے؟

ج۔اوس پودوں کو دودھ پلانے کام انجام دیتی ہے۔

نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات دو تین جملوں میں لکھیے: 8x2=16

12. 9ذی الحجہ کو عازمین حج نے کیا کیا؟

ج۔9ذی الحجہ کو عازمین حج نے صبح کی نماز ادا کی اور عرفات گئے۔

13. زعفران میں کون کونسے کیمیاوی اجزاء پائے جاتے ہیں؟

ج۔زعفران میں گلائی کوسائیڈ وکروسن اور پائر وکروسن کے علاوہ فاسفورس،اور پوٹاشیم جیسے کیمیاوی اجزاء بھی پائے جاتے ہیں۔

14. نظم ''جگنو'' میں یتیم بچّے کی بے چینی کا ذکر کس طرح کیا گیا ہے؟

ج۔اس نظم میں یتیم بچہ کی بے چینی کا اظہار بڑے ہی جذباتی انداز میں کیا گیا ہے، جسے پڑھ کر دل تڑپ اُٹھتا ہے اور آنکھیں نم ہوجاتی ہیں۔

15. رشوت ستانی کو مٹانے کے لیے کونسے اقدامات کرنے چاہیے؟

ج۔شاعر کہتا ہے کہ اگر رشوت خوری کو روکنا یا ختم کرنا ہو تو پہلے ظالم صنعت کاری روکنا ہوگا۔ایسے سرمایہ داروں کو روکنا ہوگا جو مزدوروں کا خون پیتے ہیں، انھی کم تنخواہیں ادا کرتے ہیں۔جب یہ سب چیزیں ختم ہوجائیں گی تو رشوت خوری کی آندھیاں بھی ختم ہوجائیں گی۔

16. مصنف کو جب پتا چلا کہ صبح کے تین بجے ہیں تو ان کے دل نے کیا چاہا؟

ج۔مصنف کو جب پتا چلا کہ صبح کے تین بجے ہیں تو ان کے دل میں خیال آیا کہ عدمِ تشدد کو خیر آباد کہہ دے۔لیکن پھر خیال آیا کہ بنی نوع انسان کی اصلاح کا ٹھیکہ ہم نے تو نہیں لے رکھا ہے،ہمیں اپنے کام سے مطلب ہے۔لیمپ بجھایا اور بڑبڑاتے ہوئے پھر سو گئے۔

17. بدایوں پہلے کیسا شہر تھا؟

ج۔بدایوں پہلے قدامت پسند، بے لچک اصولوں کا پابند، ثقافت کا مرکز، سرمہءچشمِ بصیرت اور رونق والا شہر تھا۔

18. تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیاں کیا کیا ہیں؟

ج۔ تاریخ عالم کی سب سے بڑی ناانصافیوں کی فہرست بڑی ہی طویل ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کو عدالت کے سامنے چوروں کے ساتھ کھڑا کیا گیا۔ سقراط کو سچائی کے عوض زہر کا پیالہ پینے پر مجبور کرنا۔ گلیلیو کو اپنی معلومات اور مشاہدات کا گلا گھونٹنا پڑا کیونکہ اُس وقت کی عدالت کے سامنے اس کا اظہار جرم تھا۔

19. امراء اور حکّام کی فرمابرداری کے بارے میں حضورﷺ کا کیا حکم ہے؟

ج۔ امراء اور حکام کی فرماں برداری کے بارے میں حضورﷺ نے فرمایا ''اگر تم پر ایک کالا نکٹا غلام بھی سردار بنا دیا جائے جو تم کو خدا کی کتاب کے مطابق لے چلے تو اس کا کہا ماننا''۔

درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں تحریر کیجیے: 8x3=24

بحوالہء متن تشریح کیجیے:

20. ''اے خدا تو گواہ رہ''۔

ج۔ یہ جملہ ''حجتہ الوداع'' نامی مضمون سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ حجتہ الوداع کے موقع پر مجمع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور اکرمﷺ نے فرمایا ''کیا میں نے اپنا پیغام پہنچا دیا'' تو مجمع نے کہا ''ہاں بے شک'' اُس وقت آپﷺ نے یہ جملہ کہا۔

21. ''اور کیا تین بجے ہی سورج نکل آئے گا''۔

ج۔ یہ جملہ پطرس بخاری کے لکھے مزاحیہ مضمون ''سویرے جو کل آنکھ میری کھلی'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ لالہ جی نے مصنف سے اُس وقت کہا جب وہ مصنف کو جگانے کی کوشش کر رہے تھے۔

22. ''پھر سارا دیش ہمارے محلے جیسا کیوں نہ بنے''۔

ج۔ یہ جملہ زہرہ جمال کے لکھے افسانہ ''درشٹی'' سے لیا گیا ہے۔

ودیا چرن جی کی تقریر سے متاثر ہو کر اندو متی ایسا سوچ رہی تھی۔ ''پھر سارا دیش ہمارے محلے جیسا کیوں نہ بنے''۔

درجِ ذیل اشعار کی تشریح اپنے الفاظ میں لکھیے:

23. ''روک لو گر غلط چلے کوئی ــــ بخش دو گر خطا کرے کوئی''

ج۔ یہ شعر مرزا غالبؔ کی غزل سے ماخوذ ہے۔

اس شعر میں مرزا غالبؔ یہ نصیحت کرتے ہیں کہ اگر کوئی بُرا کہے تو نہ سنو، کوئی بُرا کرے تو کسی سے نہ کہو، کوئی غلط راستے پر چلے تو اُسے روک لو اور اگر خطا کرے تو اسے بخش دو۔

24. ؎ ''سو بار تیرا دامن ہاتھوں میں میرے آیا جب آنکھ کھلی دیکھا اپنا ہی گریباں تھا''

ج۔ یہ شعر اصغر گونڈوی کی غزل سے ماخوذ ہے۔

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے محبوب میں راتوں کو تیری ہی یاد میں سوتا ہوں، خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تمہارا دامن تھامے ہوئے ہوں لیکن جب نیند سے بیدار ہوتا ہوں تو پتہ چلتا ہے یہ میرا ہی گریباں ہے جسے غلطی سے تمہارا دامن سمجھ لیا تھا۔

25. ؎ ''ترے عشق کی انتہا چاہتا ہوں مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں''

ج۔ یہ شعر علامہ اقبال کی غزل کا مطلع ہے۔

اس شعر میں شاعر اللہ سے مخاطب ہے۔ کہتا ہے، اے خدا میری تمنا ہے کہ میں تیرے عشق کی انتہا حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میری سادگی کا یہ عالم دیکھ کہ میں اس بات کی تمنا کر رہا ہوں جو ممکن نہیں۔

26. **درجِ ذیل میں سے کسی ایک کا تعارف اپنے الفاظ میں لکھیے:** (۱) مولانا ابوالکلام آزاد (۲) سید سلیمان ندوی

ج۔ **مولانا ابوالکلام آزاد:** مولانا ابوالکلام آزاد کا اصلی نام محی الدین، ابوالکلام لقب اور آزاد تخلص تھا۔ ان کی پیدائش 11 نومبر 1888ء میں مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ ان کا انتقال 22 فروری 1958ء میں ہوا۔ مولانا آزاد کی ابتدائی تعلیم والدین کی نگرانی میں ہوئی۔ عربی، فارسی، اور اردو زبانوں میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کے ادبی سرمایہ کئی رسائل اور تصانیف شامل ہیں۔ تصانیف میں کاروانِ خیال، غبارے خاطر، تبرکاتِ آزاد، مکاتبِ آزاد، خطباتِ آزاد اور قول فیصل اہم ہیں۔ مولانا ابوالکلام آزاد کا سب سے بڑا کارنامہ ان کے دو رسائل الہلال اور البلاغ ہیں۔

سید سلیمان ندوی: سید سلیمان ندوی ریاستِ بہار کے پٹنہ ضلع کے ایک چھوٹے سے گاؤں دسنہ میں 1884 کو پیدا ہوئے۔ وہ ایک جید عالم، مورخ، اور محقق ہونے کے علاوہ ایک بلند پایہ نقاد بھی تھے۔

تقسیم ہند کے بعد پاکستان چلے گئے اور وہیں 1953 کو انتقال ہوا۔ ارض القرآن، رحمتِ عالم، حیاتِ شبلی، خطباتِ مدراس، نقوشِ سلیمانی اور سیرت عائشہؓ آپ کی یادگار تصانیف ہیں۔

27. **کسی ایک شاعر کا تعارف لکھیے:** (۱) میر انیس (۲) علامہ اقبال

ج۔ **میر انیس:** میر ببر علی نام، قلمی نام میر انیس 1802ء کو بمقام فیض آباد پیدا ہوئے۔ انہوں نے فارسی، عربی اور دینی علوم کے علاوہ علمِ نجوم، رمل، اور فنِ سپہ گیری میں مہارت حاصل کی۔ شاعری ورثہ میں ملی تھی۔ کم عمری میں مرثیہ کہنے کا شوق پیدا ہوا۔ بہت جلد اس صنف میں شہرت حاصل کی۔ انیس مرثیہ کے عظیم شاعر مانے جاتے ہیں۔ ان کا کلام فصاحت، سلاست، روانی، اور بے ساختگی کا بہترین نمونہ ہے۔

انہیں الفاظ کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔ان کے مرثیے پانچ جلدوں میں شائع ہوئے ہیں ۔انیسؔ کا انتقال 72 سال کی عمر میں 1874ء کو ہوا۔

علامہ اقبالؔ: شیخ محمد اقبال نام اور اقبالؔ تخلص کرتے تھے ۔1875ء (1877) بمقام سیالکوٹ پیدا ہوئے۔آپ نے اپنے کلام کے ذریعے مسلمانوں میں ایک نئی روح پھونکی۔ فلسفۂ خودی آپ کے کلام کا اہم جزو ہے۔آپ کی شاعری اسلامی نظریات کی تفسیر ہے۔ بانگِ درا، بالِ جبرئیل، ضربِ کلیم اور ارمغانِ حجاز آپ کے شعری مجموعے ہیں۔1938ء کو انتقال کیا۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات مطلوب ہیں: 2x4=8

28. مولانا ابوالکلام آزاد کا اتفاق اور آزادی سے متعلق کیا عقیدہ تھا؟

ج۔مولانا آزاد کا اتفاق سے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ ملک کی ترقی کے لیے اتفاق ضروری ہے۔ملک میں جائز اور باامن جدوجہد اتفاق ہی سے ممکن ہے۔

آزادی سے متعلق مولانا آزاد کہتے ہیں کہ آزاد رہنا ہر فرد اور ہر قوم کا پیدائشی حق ہے۔کوئی انسان یا انسان کی گھڑی ہوئی بیوروکریسی یہ حق نہیں رکھتی کہ خدا کے بندوں کو محکوم بنائے۔

29. جواہر لال نہرو کی اردو دوستی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ لکھیے

ج۔ پنڈت جوہر لال نہرو کو اردو سے دلی لگاؤ تھا وہ فارسی بھی جانتے تھے۔ پنڈت نہرو کے والدین، اہلیہ، دادی اور نانی کی مادری زبان اردو تھی۔ جب پنڈت نہرو جیل میں تھے تو مولانا آزاد سے اردو کا درس لیا کرتے تھے، پنڈت نہرو ہلکی پھلکی شعرو شاعری بھی کرلیا کرتے، یہاں تک کہ اپنی بیٹی کو خط میں اردو کے اشعار بھیجتے تھے۔

پنڈت جوہر لال نہرو کی اردو دوستی کا ناقابلِ فراموش واقعہ یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ آئین ساز اسمبلی میں جب زبان کا مسئلہ آیا تو ایک کانگریسی نے اردو زبان کو کسی کی مادری زبان ماننے کو تیار نہ تھا۔تو پنڈت نہرو کو یہ بات سن کر بہت غصّہ آیا اور چیخ کر کہا کہ اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے۔

30. ''حمد'' یا ''نعت'' کے کوئی چار اشعار زبانی لکھیے۔ 4x1=4

ج۔(نوٹ: نصابی کتاب سے حمد اور نعت کے چار چار اشعار یاد کیجیے اور لکھنے کی مشق کیجیے)

31. ''آمدِ بہار'' یا ''سرحدوں کا جال'' نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے: 1x4=4

ج۔آمدِ بہار نظم میں شاعر شوق قدوائی نے موسمِ بہار کی آمد کے خوش نما منظر کی تصویر پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہوا چاروں طرف بہار کے آنے کا اعلان کرتی ہے۔جیسے ہی صبح کی ہوا پنکھا جھیلتی ہوئی آتی ہے تو کلیاں کھل اُٹھتی ہیں۔اور پہاڑوں پر جمی

صاف وشفاف برف پگھل کر پانی بن جاتی ہے۔ وہی پانی جا کر سمندر میں مل جاتا ہے۔ چاروں طرف پھولوں کے کھلنے سے باغوں میں خوشبودار ہوا چلنے لگی ہے۔ اور سبزا بھی اُگ آیا ہے۔ ہر پھول سرخ لباس پہنے دلہن کی طرح لگ رہا ہے۔ تمام درختوں پر پھولوں کے خوشنما گہنے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر خزاں پر ہیبت طاری ہے۔ اس کا چہرہ زردی مائل ہو گیا ہے۔ گویا سرخ وردی والی فوج اس پر غالب آگئی ہو۔ پودوں کے لیے شبنم دودھ کا کام دے رہی ہے۔ اور ایک ماں کی طرح ہوا بار بار درختوں کا منہ چوم رہی ہے۔ جڑیں زمین کے اندر طاقتور ہوتی جا رہی ہیں۔ چمن میں، جنگل میں، ہر طرف پھولوں کے انبار ہیں۔ ایسا لگتا ہے گویا زمین پھولوں کے ہاروں سے لدی ہوئی ہو۔ پتہ نہیں کہ چاروں طرف روشن چاندنی ہے، یا تارے چمک رہے ہیں یا لالے کے پھول انگاروں کی طرح دہک رہے ہیں۔ ہزاروں رنگ کی چڑیاں جن کی شکلیں خوش نما ہیں، ادائیں دلربا ہیں، اور جن کی آواز میں نغمہ پایا جاتا ہے۔ بہار کے آنے سے خوش ہیں اور ہر طرف گاتی، اتراتی اور ناچتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔

سرحدوں کا جال: سرحدوں کا جال، سلیمان خمؔار کی لکھی ایک آزاد نظم ہے۔ جس میں شاعر نے دنیا کو سرحدوں میں بانٹنے کی انسانی فطرت کی مزحمت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کو وجود میں لایا اُس وقت نہ کوئی سرحد تھی نہ اس کی لکیریں۔ تمام انسان ایک ہی آدم کی اولاد تھے۔ اور ساری دنیا ان کا گھر بن گئی تھی۔ اُس وقت انسان آزاد تھا۔ سرحدیں بنا کر خود انسانوں نے اپنی آزادیاں ختم کر لیں۔ اور خود مصیبت میں پھنس گیا۔

نسلِ آدم کو اللہ تعالیٰ نے آزادی دی تھی، مگر انسان نے ان لکیروں کو کھینچ کر خود اپنے جال میں پھنس کر آزادیاں ختم کر لی۔

شاعر نے کہا ہے کہ آج انسان روئے زمیں پر آڑی ترچھی لکیریں کھینچ کر ساری انسانیت کو تقسیم کر دیا ہے، اور اس طرح انسان اپنے ہی گناہوں کی سزا بھگت رہا ہے۔

حصّہ ''ب'' Part-B

درجِ ذیل سوالات کے نیچے چار جوابات درج ہیں موزوں ترین جواب چن کر لکھیے: 10x1=10

32. اللہ تعالیٰ کی تعریف میں لکھی گئی نظم کہلاتی ہے

A. رباعی B. نعت <u>C. حمد</u> D. قطعہ

33. لفظ ''آسمان'' کی ضد

A.شمال B.زمین C.مشرق D.جنوب

34.غیر مترادف لفظ کی نشاندہی کیجیے

A.رحمت B. کرم C.قہر D.مہربانی

35.غزل کا پہلا شعر کہلاتا ہے

A. مقطع B.حسنِ مطلع C. مصرع ثانی D. مطلع

36.مرکب مطلق کی قسمیں ہوتی ہیں

A.دو B.چار C.چھ D.پانچ

37.جمع اور واحد کے لحاظ سے غیر موزوں لفظ الگ کر کے لکھیے

A.واقعات B.برسات C.حالات D. مقامات

38.ادا جعفری کا پیدائشی شہر

A.بدایوں B.بریلی C.بیدر D.بنگلور

39.افسانہ ''درشٹی'' کے تخلیق کار

A.اسریٰ جمال B.افشان جمال C.زہرہ جمال D.خیرہ جمال

40.نمازِ عشق کے معنی

A.نمازِ محبت B.نمازِ پنجگانہ C.نماز حاجت D.نماز عید

41. میدانِ جنگ میں اس وقت ہنگامہ برپا ہوا جب

A.اعلانِ جنگ ہوا B.اہل بیت ایک جگہ جمع ہو گئے

C.حضرت امام حسینؓ جنگ کے لیے نکلے D.بارانِ رحمت کی آمد ہوئی

پہلے دو لفظوں میں جس طرح کا جوڑ اور مناسبت ہے اسی طرح کا مناسب جوڑ تیسرے لفظ لے لیے لگائیے: 4x1=4

42.امیر:غریب::بوڑھا:..................(جوان)

43.صدا:آواز::سدا.......................(ہمیشہ)

44.خبر:اخبار::لفظ:..........................(الفاظ)

45.پرچم:جھنڈا::رحمت:......................(کرم)

درج ذیل سوالات کے جوابات تین، چار جملوں میں لکھیے: 2x3=6

46. جملہء استدراکی کی تعریف مع مثال کیجیے۔

ج۔ایک ایسا مرکب جملہ جو دوسرے جملے کی مخالفت کرے یا اسے محدود کرے یا پھر اس کی توسیع کرے اسے استدراکی جملہ کہتے ہیں۔

مثال: یہ آم میٹھے ہی نہیں بلکہ سستے بھی ہیں۔

47. مضمون کی تعریف کیجیے۔اس کے کتنے حصّے ہیں اور وہ کون کونسے ہیں؟ لکھیے

ج۔مضمون ایک ایسی تحریر ہے، جس میں کسی موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہارِ خیال کیا جاتا ہے۔مضمون کے تین حصّے ہوتے ہیں۔

ا۔تمہید، ۲۔نفسِ مضمون ۳۔خاتمہ

حصّہ ''ج'' part-C

48. اپنے والد یا والدہ کے نام ایک خط لکھیے جس میں اپنی تعلیمی مصروفیت کا ذکر ہو 5x1=5

از: میسور

مورخہ: 30 مارچ 2015

محترم والد صاحب، السلام وعلیکم

الحمداللہ میں خیریت سے ہوں، امید کرتا ہوں آپ بھی بخیر وخوب ہونگے۔

میرے امتحانات اسی ماہ کے تیسرے ہفتہ سے شروع ہونے والے ہیں۔خوب دل لگا کر تیاری کر رہا ہوں۔کل آپ کا خط ملا پڑھ کر کیفیت معلوم ہوئی۔میں نے آپ کے پچھلے خط کا بھی جواب نہیں لکھا معافی چاہتا ہوں آپ تو جانتے ہیں امتحان کی تیاری میں خط لکھنے کا وقت ہی نہیں ملا۔

میں اپنی صحت کا خیال رکھ رہا ہوں اور آپ کے بتائی ہوئی باتوں پر عمل کر رہا ہوں آپ سب میرے حق میں دعا فرمائیں۔انشااللہ اچھے نشانات سے کامیاب ہوجاؤں گا۔زیادہ کچھ نہیں امی جان کی خدمت میں میرا سلام عرض کر دینا۔

فقط آپ کا فرمابردار بیٹا،

اکمل پاشاہ

پتہ: ....

....

49. کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے: 5x1=5

(ا) موجودہ دَور میں تعلیمِ نسواں کی اہمیت (۲) آپ کا پسندیدہ پیشہ

موجودہ دَور میں تعلیمِ نسواں کی اہمیت:

جس طرح تعلیم مردوں کے لیے ضروری ہے، اسی طرح عورتوں کے لیے بھی نہایت ضروری ہے، جسے کسی بھی صورت میں نظرانداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسولؐ نے بھی دونوں کو یکساں اہمیت دیتے ہیں فرمایا ''علم حاصل کرنا مرد اور عورت پر فرض ہے''

میرے خیال میں لڑکوں سے زیادہ لڑکیوں کو تعلیم دینا زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ ماں کا گود بچہ کا پہلا مدرسہ ہے۔ ماں ہی جب تعلیم و تربیت سے نا آشنا ہو تو اس کی گود میں پرورش پانے والے بچے کی تربیت کیا خاک ہو پائے گی، آج کی لڑکی کل ماں بنتی ہے۔ اس لیے ہمیں چاہئے کہ جہاں ہم لڑکے کی تعلیم و تربیت میں کوئی کثر باقی نہیں رکھتے، وہیں ہم لڑکیوں کو بھی زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کی فکر کریں۔

بعض احباب کا خیال ہے کہ لڑکیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ خیال نہایت غلط ہے۔ بلکہ یہ ہماری کوتاہ نظری کا زندہ ثبوت ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب ماں باپ کے سامنے اپنے بچوں کی تعلیم کا مسئلہ آتا ہے تو لڑکیوں کے مقابلے لڑکوں کو اہمیت دیتے اور امتیاز برتے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم دینے سے لڑکیوں کی ذہنی، اخلاقی، سماجی اور معاشرتی تربیت ہو جاتی ہے، اور ہماری بہنیں دنیا کے نشیب و فراز سے واقف ہو سکتی ہیں۔ سماج کے لیے ایک اچھی شہری، بھائی کے لیے ایک اچھی بہن، ماں باپ کے لیے ایک اچھی بیٹی، اور شوہر کے لیے ایک سمجھ دار بیوی بن سکتی ہیں۔ بلکہ بوقتِ ضرورت والدین اور شوہر کا ہاتھ بھی بٹا سکتی ہیں۔ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے لیے تعلیم یافتہ عورتیں رحمت ثابت ہوتی ہیں۔

اگر لڑکیوں کو تعلیم سے دُور رکھا گیا تو نہ صرف یہ جاہل ہوں گی، بلکہ اس کا برا اثر ان کی گود میں پرورش پانے والے بچوں پر پڑے گا۔ ان کی صحیح تربیت ہو نہیں پائے گی۔ ایسی خواتین اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت اور رہنمائی کے لیے دوسروں کی محتاج ہوں گی۔ انہیں درخواست اور پتہ لکھنے کے لیے دوسروں کا سہارے لینا پڑے گا۔ میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا / کرتی کہ ملازمت کرنے والی عورت اپنے شوہر اور گھر و اولاد کی ذمّہ داری بحسن و خوبی ادا نہیں کر سکتی۔

مندرجہ بالا نکات کی روشنی میں یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیم یافتہ عورت نہایت مہذب، خلیق، سلیقہ مند اور دنیا کے نشیب و فراز سے واقف ہوتی ہے۔ اپنی تعلیم و تربیت کو کام میں لا کر سلیقہ مندی اور ہنرمندی سے سارے گھر کو جنّت کا نمونہ بنا دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عورتوں کی تعلیم کی اہمیت جان کر انہیں زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

50. درج ذیل عبارت بغور پڑھ کر نیچے لکھیے ہوئے سوالات کے جوابات مختصر لکھیے:　　3x1=3

عہدِ قدیم میں ہاکی کھیلے جانے کا ثبوت 2050ء قبلِ مسیح کی ایک تصویر سے ملتا ہے، جو مصر کے ایک قبرستان ''بنی حسن'' کی قبر نمبر 17 سے ملی ہے۔ جس میں دو کھلاڑی کسی تیڑھے ڈنڈے (اسٹک) سے گیند کھیل رہے ہیں۔ اس کھیل کا حوالہ 1277ء میں لندن میں بھی ملا ہے۔ اس کھیل کا ادارہ ''فیڈریشن انٹرنیشنل ڈے ہاکی'' کہلاتا ہے، جو 7 جنوری 1924 سے آج تک قائم ہے۔

سوالات:

ا۔ ہاکی کھیلے جانے کا ثبوت کب سے ملتا ہے؟

ج۔ ہاکی کھیلے جانے کا ثبوت 2050ء قبلِ مسیح سے ملتا ہے۔

۲۔ کس کی قبر کے کتبہ سے تصویری ثبوت ملتا ہے؟

ج۔ بنی حسن کی قبر کے کتبہ سے تصویری ثبوت ملتا ہے۔

۳۔ لندن میں کس سن سے ہاکی کھیل کا حوالہ ملتا ہے؟

ج۔ لندن میں 1277 سن سے ہاکی کھیل کا حوالہ ملتا ہے۔

حکومتِ کرناٹک

کمشنر آفس، محکمہء تعلیمِ عامہ

نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

اور

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

نرپاتنگا روڈ، بنگلورو۔

مشعلِ راہ

دسویں جماعت کے بہترین نتائج کے پیشِ نظر سوال و جواب نامہ

زبانِ اوّل-اردو

تنظیم کار

جناب محمد محسن،

کمشنر،

محکمہءتعلیماتِ عامہ نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

پیش کش

محترمہ زہرہ جبین ۔یم

ڈائرکٹر،

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

ڈائرکٹر آفس، نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

تشکیل کار

شریمتی منجلا۔آر

سینیر اسسٹنٹ ڈائرکٹر

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

اور

شری مری گوڈا۔بی۔ین

سینیر اسسٹنٹ ڈائرکٹر

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

صلاح کار و نگراں

محترمہ خالدہ پروین

اردو سبجکٹ انسپکٹر

آفس آف جوائنٹ ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن، میسور

صاحبِ وسائل اساتذہ

جناب اختر سہیل،

معاون معلم، فاروقیہ بوائس ہائی اسکول، تلک نگر، میسور۔

محترمہ عالیہ سلطانہ

معاون معلّمہ، پیپلس پارک، نظر آباد، میسور۔

محترمہ نور نسیمہ بانو

معاون معلّمہ، گورنمنٹ بائی فرکیٹیڈ مہاراجاس ہائی اسکول، میسور۔

محترمہ وحید النساء

معاون معلّمہ، فاروقیہ بوائس ہائی اسکول، تلک نگر، میسور۔

عرضِ مدعا

معزیز اساتذہ کرام!

حکومتِ کرناٹک کے محکمہء تعلیماتِ عامہ اور ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس، بنگلورو نے کرناٹک سیکنڈری ایجوکیشن ایگزامینیشن بورڈ کے تعاون سے 15-2014 میں جاری کردہ دسویں جماعت کے نصاب کے تحت اپریل 2015 میں نئے طریقہء کار کے مطابق ہونے والے امتحان کے پیشِ نظر تمام طلباء کی آموزشی صلاحیت کو فروغ دینے اور اچھے نتائج کو حاصل کرنے کی خاطر یہ سوال و جواب نامے تمام زبانوں اور کور سبجکٹز کے تمام میڈیمز میں تیار کئے ہیں۔اس کی تیاری میں ریاستِ کرناٹک کے مختلف اضلاع کے ہائی اسکولوں میں پڑھانے والے صاحبِ وسائل اساتذہ کی مدد لی گئی ہے۔ریاست کے تمام میر معلمین اور دیگر مضامین کے اساتذہ اس کی مدد سے طالب العلموں کی آموزشی صلاحیت میں اضافہ کرسکتے ہیں۔ان چھوٹے کتابچوں کو منظرِ عام پر لانے میں ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس کے ڈائرکٹر اور ان کے دفتری عملہ کو اس کامیاب کوشش پر مبارک باد دیتا ہوں۔

جناب محمد محسن،

کمشنر،

محکمہء تعلیماتِ عامہ نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

پیش لفظ

معزیزاساتذہ کرام!

حکومتِ کرناٹک کے محکومہءتعلیمات عامہ کے ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس، کرناٹک سکینڈری ایجوکیشن ایگزامینیشن بورڈ کے تعاون سے طالب العموں کی آموزشی رفتار کے پیشِ نظر ،دسویں جماعت کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے اور یس۔ یس۔ یل۔ سی امتحان کے نتائج کو ترقی دینے کے لیے تمام زبانوں اور دیگر کور سبجکٹر کے تمام میڈیمز میں یہ سوال و جواب نامے تیار کئے گئے ہیں۔ یہ تمام طلباء کے لیے سودمند ثابت ہوسکتے ہیں۔ اسے ریاست کے مختلف اضلاع میں پڑھانے والے ہائی اسکول کے صاحبِ وسائل اساتذہ کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔ ریاست کے تمام میر معلمین ،اور دیگر مضامین کے اساتذہ اسے بروئے کار لاکر طلباء کی آموزشی صلاحیت میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ ان چھوٹے کتابچوں کو منظرِ عام پر لانے میں بی ایڈ کالج کے پروفیسرس، لکچررس، صاحبِ وسائل اساتذہ اور دیگر اسٹاف نے جو محنت کی ہے میں اُن سب کی شکر گذار ہوں۔

محترمہ زہرہ جبین۔یم

ڈائرکٹر،

ڈائرکٹریٹ برائے اردو اور دیگر اقلیتی لسانی مدارس

ڈائرکٹر آفس، نرپاتنگا روڈ، بنگلورو-001 560

ہدایات

☆اس منصوبے کی کامیابی کے لیے اساتذہ/والدین کا تعاون ضروری ہے۔اس کے لیے فراہم کردہ **مشعلِ راہ،منزل کا چراغ** اور **یقین محکم** کو اساتذہ پڑھیں اور ذہن نشین کر لیں۔

☆ طالب العلموں کو اُن کی آموزشی صلاحیت کے مطابق

(1) سست رفتار سے پڑھنے والے

(2) میانہ رفتار سے پڑھنے والے

(3) تیز رفتار سے پڑھنے والے

جیسے تین جماعتوں میں تقسیم کر لیں۔

☆ سست رفتار سے پڑھنے والے طالب العلموں کو مقررہ وقت میں امتحان کا سامنا کرنے کے لیے نصابی کتاب میں موجود اہم سوالات کو کے جوابات جو''**مشعلِ راہ**''میں شامل ہیں پڑھائیں،تا کہ وہ با آسانی امتحان میں کامیاب ہو جائیں۔

☆ میانہ رفتار سے پڑھنے والے طالب العلموں کو مقررہ وقت میں امتحان کا سامنا کرنے کے لیے نصابی کتاب میں موجود اہم سوالات کو کے جوابات جو''**مشعلِ راہ**''میں شامل ہیں پڑھانے کے ساتھ ساتھ''**منزل کا چراغ**''میں دئے گئے سوالات کے جوابات کی مشق کرائیں تا کہ وہ کم از کم اوّل درجہ میں کامیاب ہو سکیں۔

☆ تیز رفتار سے پڑھنے والے طالب العلموں کو مقررہ وقت میں امتحان کا سامنا کرنے کے لیے''**مشعلِ راہ**''اور''**منزل کا چراغ**''میں دئے گئے سوالات کے جوابات کی مشق کرانے کے ساتھ ساتھ''**یقین محکم**''میں دیے گیے سوالات کے جوابات کی خوب خوب مشق کرائیں تا کہ وہ امتیازی کامیابی حاصل کر سکیں۔

☆اِن تعلیمی وسائل (سوال و جواب نامے) کو حسبِ معمول چلنے والی آموزش کے دوران تسلسل کے ساتھ پڑھایا جائے۔

☆حسب معمول سالانہ منصوبہ کے ساتھ ساتھ تدریسی و تعلیمی سرگرمیوں پر عمل پیرا ہوں،صرف انہیں سوالات و جوابات پر اکتفا نہ کیا جائے۔

☆طلباء میں نصابی کتاب کے مطالعہ کی عادت ڈالی جائے۔مسلسل تدریس اور اعادہ پر زیادہ توجہ دی جائے۔

☆یہ تینوں کتابچے **مشعلِ راہ،منزل کا چراغ** اور **یقین محکم** صرف معاون وسائل ہیں ان کو امتحان کا قطعی سنگِ میل نہ سمجھا جائے۔

مشعلِ راہ (CARD-I)

سبق:1 حمد

I. سوالاتِ ذیل کے جوابات ایک جملے میں لکھیے :

ا۔حمد کسے کہتے ہیں؟

ج۔خدائے تعالیٰ کی تعریف میں کہی جانے والی نظم کو حمد کہتے ہیں۔

۲۔اللہ تعالیٰ کی کونسی صدا سے دنیا وجود میں آئی ؟

ج۔اللہ تعالیٰ کی صدائے کُن سے دنیا وجود میں آئی۔

۳۔دمِ وداع شاعرہ کس سے بخشش کی طلب گار ہے؟

ج۔دمِ وداع شاعرہ اللہ تعالیٰ سے بخشش کی طلب گار ہے۔

۴۔لفظ'حمد' کس لفظ سے مشتق ہے؟

ج۔لفظ'حمد' مدح سے مشتق ہے۔

II. درج ذیل الفاظ کی اضداد لکھیے :

ابدxازل عیاںxنہاں خداشناسxخداناشناس اُجالاxاندھیرا شبxروز صغریٰx کبریٰ قہرxرحم دنxرات

III. صغریٰ عالم کی لکھی حمد کو زبانی لکھیے۔

ج۔(نوٹ: نصابی کتاب کی مدد سے 'حمد' زبانی یاد کیجیے اور لکھنے کی مشق کیجیے۔)

سبق:2 حجتہ الوداع

I. ان الفاظ کے مترادف لکھیے :

بندہ=غلام بدلہ=انتقام خون=لہو خانہ= گھر مہینہ=ماہ

II. ان الفاظ کی ضد لکھیے :

آغازxانجام دعاxبددعا آقاxغلام امنxجنگ

III. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

ا۔کس مقام پر حضور ﷺ نے صحابہؓ سے خطاب کیا؟

ج۔ حضورﷺ نے صحابہ سے میدانِ عرفات میں خطاب کیا۔

۲۔ حضورﷺ نے کس ناقہ پر سوار ہوکر حج ادا کیا؟

ج۔ حضورﷺ نے ''قصوا'' نامی اونٹنی پر سوار ہوکر حج ادا کیا۔

۳۔ حضورﷺ کس تاریخ کو حج کے لیے روانہ ہوئے؟

ج۔ حضورﷺ ذیقعدہ کی 26 تاریخ کو حج کے لیے روانہ ہوئے۔

۴۔ حجتہ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

ج۔ حجتہ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ تھی۔

۵۔ خطبہء حجتہ الوداع کے بعد کس صحابی نے اذاں دی؟

ج۔ خطبہء حجتہ الوداع کے بعد حضرت بلالؓ نے اذاں دی۔

IV. بحوالہء متن تشریح کیجیے:

ا۔ ''کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی بڑائی نہیں۔''

ج۔ یہ جملہ ''حجتہ الوداع'' نامی مضمون سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ حضورﷺ نے عرفات کے میدان میں مسلمانوں سے خطاب فرماتے ہوئے کہا۔

۲۔ ''جو یہاں موجود ہے وہ اس پیغام کو اُس تک پہنچادے جو یہاں نہیں''۔

ج۔ یہ جملہ ''حجتہ الوداع'' نامی مضمون سے لیا گیا ہے۔

حضورﷺ نے عرفات کے میدان میں مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ پیغام ہر ایک تک پہنچایا جائے کیونکہ یہ مسلمانوں کا اہم فرض ہے۔

V. ان کی جمع لکھیے:

حکم + احکام　　وقت + اوقات　　مقام + مقامات　　منزل + منازل　　خطبہ + خطبات

سبق: 3　نعت

I. درجِ ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

ا۔ سینے میں نفرت بھڑ کنے کا انجام کیا ہوتا ہے؟

ج۔ سینے میں نفرت کے بھڑ کنے سے انسان سے انسان ٹکراتا ہے۔

۲۔اونٹوں کو چرانے والے سے مراد کون ہیں؟

ج۔اونٹوں کو چرانے والے سے مراد حضورﷺ ہیں۔

۳۔اخلاق کے موتی کس نے برسائے؟

ج۔حضورﷺ نے اخلاق کے موتی برسائے۔

II. اس سوال کو جواب تین یا چار جملوں میں لکھیے:

ا۔آپﷺ کی آمد سے قبل دنیا کا کیا عالم تھا؟

ج۔حضرت محمدﷺ کی آمد سے قبل دنیا میں ظلم وستم عام تھا۔انسان،انسان کا دشمن تھا۔طاقت والوں نے کمزوروں کو تباہ کردیا۔

III. ماہرالقادری کی کہی نعت کے ابتدائی چار اشعار زبانی لکھیے:

ج۔(نوٹ:نصابی کتاب سے ماہرالقادری کی ''نعت'' کے ابتدائی چار اشعار زبانی یاد کرکے لکھنے کی مشق کریں۔)

IV. درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے:

تہذیب کی شمعیں روشن کیں،اونٹوں کو چرانے والے نے   کانٹوں کو گلوں کی قیمت دی،ذرّوں کے مقدر چمکائے

ج:: یہ شعر ماہرالقادری کی کہی ''نعت'' سے ماخوذ ہے۔

اس شعر میں شاعر یہ کہہ رہا ہے کہ دنیا میں حضورﷺ نے تہذیب وتمدن کی شمع روشن کی۔گُل تو گُل کائنات کے ہر ذرّہ کی قسمت چمکادی۔

سبق:4   بدایوں کے شام وسحر

I. ان کی اضداد لکھیے:

خوب صورت x بدصورت	رونق x بے رونق	بیش قیمت x کم قیمت	شب x روز
ماضی x حال	دشوار x آسان		

II. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

ا۔ادا جعفری نے بدایوں کی خیریت کس سے دریافت کی؟

ج۔ادا جعفری نے بدایوں کی خیریت 'جیلانی بانو' سے دریافت کی۔

۲۔کس شہر کو سوانح نگار نے ثقافت کا مرکز قرار دیا ہے؟

ج۔بدایوں شہر کو سوانح نگار نے ثقافت کا مرکز قرار دیا ہے۔

۳۔ بڑی حویلی کے دیوٹ پر ایک دیا کِسے قرار دیا ہے؟

ج۔ بڑی حویلی کے دیوٹ پر ایک دیا 'امّاں' کو قرار دیا ہے۔

۴۔ جس جگہ حویلی تھی وہاں اب کیا تعمیر ہو چکے ہیں؟

ج۔ جس جگہ حویلی تھی وہاں پر اب فلیٹ تعمیر ہو چکے ہیں۔

۵۔ بدایوں کے مشہور زمیندار خاندان کا نام کیا ہے؟

ج۔ بدایوں کے مشہور زمیندار خاندان کا نام 'ٹونک' والا خاندان ہے۔

III. متن کے حوالے سے تشریح کیجیے:

ا۔ ''اگر کسی نے اس ہانڈی کو ہاتھ بھی لگایا تو اچھّا نہیں ہوگا''۔

ج۔ یہ جملہ ادا جعفری کے لکھے سوانح ''بدایوں کے شام وسحر'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ امّاں نے بچوں سے اُس وقت کہا تھا جب امّاں کسی بات پر خوش ہو کر اُس مرچوں کے حلوے کی تعریف کر رہی تھیں۔

IV. خانہ پُری کیجیے: **(جوابات)**

ا۔ بدایوں وہی شہر ہے جو ایک زمانے میں .... کا مرکز تھا۔	(ثقافت)
۲۔ چلتے وقت .... پر ہاتھ کا جو لمس چھوڑا تھا وہ بھی نہیں رہا۔	(دیوار)
۳۔ امّاں .... کے سہارے جھک کر چلتی تھی۔	(لاٹھی)
۴۔ امی کو امّاں .... کہتی تھیں۔	(بٹیا)
۵۔ وہ کفن اپنے .... کی کمائی کا پہننا چاہتی تھی۔	(بیٹے)

سبق:5 آمدِ بہار ....نظم

I. درجِ ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

ا۔ ہوا چاروں طرف کیا پکارتی آئی؟

ج۔ ہوا چاروں طرف ''بہار آئی بہار آئی'' پکارتی آئی۔

۲۔ کلیاں کب ہنس پڑتی ہیں؟

ج۔ ہوائے صبح جب اپنا منہ دکھاتی ہیں تو کلیاں ہنس پڑتی ہیں۔

۳۔ اُوس کونسا کام انجام دیتی ہے؟

ج۔اُوس پودوں کو اپنا دودھ لا لا کر پلانے کا کام انجام دیتی ہے۔

II. درج ذیل سوالات کے جواب دو یا تین جملوں میں لکھیے :

ا۔درخت پھولوں کے گہنے کب پہنتے ہیں؟

ج۔موسمِ بہار میں درخت پھولوں کے گہنے پہنتے ہیں۔

۲۔بہار کے موسم میں چڑیاں کیا کرتی ہیں؟

ج۔بہار کے موسم میں چڑیاں اتراتی، ناچتی اور گاتی پھرتی ہیں۔

III. درج ذیل الفاظ کی اضداد لکھیے :

ہارxجیت بہارxخزاں زمینxآسمان روشنxتاریک خوش نماxبدنما

IV. ان الفاظ کی تذکیر و تانیث لکھیے :

شمیم..مونث دلھن..مونث پنکھا..مذکر ہوا..مونث بہار..مونث شجر..مذکر اُوس..مونث

V. ذیل کے مصرعوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کیجیے:

ا۔ہنس پڑتی ہیں کلیاں جب یہ ان کو منہ دکھاتی ہیں۔

۲۔رواں ہو کر وہی پانی سمندر میں ملا جا کر

۳۔چمن اور دشت میں ہر طرف انبار پھولوں کا

۴۔ہزاروں رنگ کی چڑیاں شکلیں خوش نما جن کی

۴۔ہوا تو ناچتی پھرتی ہیں چڑیاں گاتی پھرتی ہیں

سبق:6 جواہر لال نہرو کی اردو دوستی

I. درجِ ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

ا۔پنڈت جواہر لال نہرو کو کس زبان سے دلی لگاؤ تھا؟

ج۔پنڈت جوہر لال نہرو کو اردو زبان سے دلی لگاؤ تھا۔

۲۔احمد نگر جیل میں پنڈت نہرو نے کس کی مدد سے اردو سیکھی؟

ج۔احمد نگر جیل میں پنڈت نہرو نے مولانا ابوالکلام آزاد کی مدد سے اردو سیکھی۔

۳۔پنڈت نہرو اپنے پورے نام کا املا کس طرح لکھا کرتے تھے؟

ج۔ پنڈت نہرو اپنے پورے نام کا املا پنڈت جواہرلعل نہرو لکھا کرتے تھے۔

۴۔ رگھوپتی سہائے فراقؔ کونسا مضمون پڑھایا کرتے تھے؟

ج۔ رگھوپتی سہائے فراقؔ انگریزی پڑھایا کرتے تھے۔

۵۔ ہندوستان کے اردو دوست پہلے وزیرِ اعظم کون تھے؟

ج۔ ہندوستان کے اردو دوست پہلے وزیرِ اعظم پنڈت جواہر لال نہرو تھے۔

۶۔ لال قلعہ کے مشاعرہ میں سنائی گئی جوشؔ کی نظم کا عنوان کیا تھا؟

ج۔ لال قلعہ کے مشاعرہ میں سنائی گئی جوشؔ کی نظم کا عنوان ''ماتمِ آزادی'' تھا۔

II. درجِ ذیل جملوں کی بحوالہء متن تشریح کیجیے:

۱۔ ''اردو یا ہندی کے خطوط سنسر والے روک لیتے ہیں''۔

ج۔ یہ جملہ 'محمد رفع انصاری' کے لکھے مضمون ''جوہرلال نہرو کی اردو دوستی'' سبق سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ پنڈت نہرو نے اپنی بیٹی کو خط میں لکھا تھا، کیونکہ اُن کی بیٹی ہر وقت اپنے خط میں اردو اشعار کو لکھنے کی فرمائش کیا کرتی تھیں۔

۲۔ ''اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے''۔

ج۔ یہ جملہ 'محمد رفع انصاری' کے لکھے مضمون ''جوہرلال نہرو کی اردو دوستی'' سبق سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ پنڈت جوہرلال نہرو نے جمہوریہ ہند کی اسمبلی میں پنڈت نہرو نے اردو کو قومی زبان کا درجہ دینے کی سفارش کی تو کانگریسی لیڈر سیٹھ گووند داس نے اس بات کی مخالفت کی۔ اس وقت پنڈت نہرو نے یہ جملہ کہا۔

III. جمع اور واحد کے لحاظ سے غیر موزوں لفظ پر نشان لگایئے:

۱۔ واقعات، <u>برسات</u>، حالات	۲۔ الفاظ، اعمال، <u>احسان</u>
۳۔ محافل، <u>محافظ</u>، ممالک	۴۔ فرائض، حقائق، <u>جائز</u>
۵۔ خطوط، <u>جنون</u>، فنون	۶۔ جواہر، <u>طاہر</u>، جزائر

IV. ذیل کے جملوں کے خط کشیدہ الفاظ کو ہدایت کے مطابق تبدیل کیجیے: (جوابات)

۱۔ غالبؔ کے اشعار قدرِ <u>آسان</u> ہوتے ہیں۔ (ضد) (مشکل)

۲۔ ہم کو <u>جنت</u> کی حقیقت معلوم ہے۔ (جنس) (مونث)

۳۔اردو ایک جاندار زبان ہے۔(مترادف) (زندہ)

۴۔میرے نام کے تینوں الفاظ جواہر، لال، اور نہرو عربی یا فارسی سے آئے ہیں۔(واحد) (لفظ)

۵۔نہرو فرقہ پرستوں اور متعصبوں کو ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہیں۔(محاورے کے معنی) (منہ توڑ)

سبق:7 رشوت

I. درجِ ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

ا۔شاعر کونسی عادت کو خلافِ آدمیت کہہ رہا ہے؟

ج۔شاعر رشوت کی عادت کو خلافِ آدمیت کہہ رہا ہے۔

۲۔شاعر اپنی بستی کو کن لوگوں کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے؟

ج۔شاعر اپنی بستی کو ناصحوں کا پاگل خانہ کہہ رہا ہے۔

II. صحیح جواب کی نشاندہی کیجیے:

ا۔یہ تجارت ہے خلافِ آدمیت چھوڑیے۔

یہ تجارت سے مراد:: سود، رشوت، قرض

۲۔رائی کی قیمت ہو جب پربت تو کیوں آئے نہ تاؤ

تاؤ میں آنے کی وجہ: چھوٹی سے چھوٹی چیز کی مہنگائی، رائی کی قیمت میں اضافہ، پہاڑ جیسا نقصان

۳۔ریت میں کھیتے ہیں وہ کشتی چلانے کے لیے

اس کا مطلب ہے: حالات سے نباہ کرنا، ناممکن کو ممکن سمجھنا، مستقبل کے حسین خواب دیکھنا

۴۔اپنی بستی ناصحوں کا ایک پاگل خانہ ہے۔

اس مصرعہ کا لہجہ: مزاحیہ، سنجیدہ، طنزیہ

III. درجِ ذیل الفاظ سے قوافی کی جوڑیاں بنائیے:: (رشوت، مجنونانہ، بھاؤ، قیمت، فنا، تاؤ، پاگل خانہ، بقا)

ج۔رشوت.. قیمت، مجنونانہ.. پاگل خانہ، بھاؤ..تاؤ، فنا..بقا

IV. ان محاوروں کے معنی لکھیے:

راہ پہ لانا= سیدھا راستہ بتانا تاؤ آنا= غصّہ آنا ہَوا ہونا= غائب ہونا، کافور ہونا

سبق:8 قولِ فیصل

I. درجِ ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

ا۔عدالت کا کیا اختیار ہوتا ہے؟

ج۔عدالت کا اختیار ایک طاقت ہے،اور وہ انصاف و ناانصافی دونوں کے لیے استعمال کی جا سکتی ہے۔

۲۔عدل وحق کا سب سے بہتر ذریعہ کس کے ہاتھ میں ہے؟

ج۔عدل وحق کا سب سے بہتر ذریعہ منصف گورنمنٹ کے ہاتھ میں ہے۔

۳۔تاریخ میں آج بھی کس بات کا ماتم کیا جاتا ہے؟

ج۔تاریخ میں آج بھی عدالت کی ناانصافی کا ماتم کیا جاتا ہے۔

۴۔کس وجہ سے عہدِ انقلاب کی بُرائیاں مٹ گئیں؟

ج۔زمانے کے انقلاب سے عہدِ قدیم کی بُرائیاں مٹ گئیں۔

۵۔ہرفرد اور ہرقوم کا پیدائشی حق کیا ہے؟

ج۔ہرفرد اور ہرقوم کا پیدائشی حق آزادی ہے۔

۶۔مولانا آزاد کس کی محکومی سے ملک اور قوم کو نجات دلانا چاہتے تھے؟

ج۔مولانا آزاد ظالم حکومت (انگریزی حکومت) سے ملک اور قوم کو نجات دلانا چاہتے تھے۔

۷۔کس کے حصّے میں مجرموں کا کٹہرا اور کس کے حصّے میں مجسٹریٹ کی کرسی آئی ہے؟

ج۔ہندوستانیوں کے حصّے میں مجرموں کا کٹہرا اور انگریزی حکومت کے حصّے میں مجسٹریٹ کی کرسی آئی ہے۔

II. متن کے حوالے سے درج ذیل جملے کی وضاحت کیجیے۔

ا۔"میرا اعتقاد ہے کہ آزاد رہنا ہرفرد اور ہرقوم کا پیدائشی حق ہے"۔

ج۔یہ جملہ "قولِ فیصل" نامی مضمون سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ مولانا آزاد نے ہندوستانیوں کے حق کے لیے اپنا عقیدہ ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

III. ان الفاظ کی واحد جمع لکھیے:

آخر + اواخر	سر + اسرار	بانی + بانیاں	جذبہ + جذبات
داستان + داستانیں	ذریعہ + ذرائع	حق + حقوق	عالم + علماء

سبق:9 غزلیں (حصّہ الف)

غزل.....حسن شوقؔی

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

1. شاعر کو کس نے بے کل کر دیا؟

ج۔شاعر کو محبوب نے بے کل کر دیا۔

2. دل کو چُرانے والے کے لیے کونسا لفظ استعمال کیا ہے؟

ج۔دل کو چُرانے والے کے لیے ''من ہرن'' استعمال ہوا ہے۔

3. بزم میں محبوب کس کی مانند نظر آتا ہے؟

ج۔ بزم میں محبوب سورج کی مانند نظر آتا ہے۔

4. شاعر نے اپنے محبوب کی خوشبو کہاں کہاں محسوس کی؟

ج۔شاعر نے اپنے محبوب کی خوشبو ہندوستان سے لے کر خراساں تک محسوس کی۔

5. رندِ لااُبالی کا نام کیا ہے؟

ج۔رندِ لااُبالی کا نام شوقی حسن ہے۔

6. غزل کے لغوی معنی کیا ہیں؟

ج۔غزل کے لغوی معنی عورتوں سے باتیں کرنے کے ہیں۔

7. غزل کے پہلے شعر کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں۔

II. مندرجہ ذیل خط کشیدہ الفاظ کی اضداد لکھ کر خانہ پُری کیجیے:

1. خدا کی نظر میں شاہ اور گدا ایک ہیں۔

2. مہتاب کی روشنی آفتاب کی دین ہے۔

3. بدبو سے ماحول آلودہ ہو چلا ہے۔چلو اگربتی کی خوشبو پھیلائیں۔

4. گلوں سے خار بہتر ہیں جو دامن تھام لیتے ہیں۔

5. غافل انسان جوانی مستی میں گزارتا ہے اور بڑھاپا رونے میں۔

سبق:9 (2)غزل-غالبؔ

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

1. ابنِ مریم سے شاعر کی مراد کیا ہے؟

ج۔ابنِ مریم سے شاعر کی مراد پیغمبر حضرت عیسیٰؑ ہیں۔

2. مرزا غالبؔ کے مطابق انسان کو کب روکنا چاہئیے ؟

ج۔مرزا غالبؔ کے مطابق انسان کو اس وقت روک لینا چاہیے جب وہ غلط راستے پر چلے۔

3. کسی سے خطا ہو جائے تو کیا کرنا چاہئیے ؟

ج۔کسی سے خطا ہو جائے تو اُسے بخش دینا چاہئیے۔

II. درجِ ذیل اسماء سے پہلے کنیت لگا کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے:

<u>ابن</u> آدم، <u>ابن</u> بطوطہ، <u>ابن</u> علی، <u>اُمِ</u> حبیبہ، <u>اُم</u> سلمٰی

<u>اُمِ</u> ہانی، <u>ابو</u> جہل، <u>ابو</u> بکر، <u>ابو</u> لہب

غزل-اصغر گونڈوی

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

1. عقل سے پنہاں چیز کو کس نے دیکھا ہے؟

ج۔عقل سے پنہاں چیز کو عشق نے دیکھا ہے۔

2. عشق نے ذرہ اور قطرہ میں کیا کیا دیکھا؟

ج۔عشق نے ذرہ میں بیاباں اور قطرہ میں سمندر دیکھا ہے۔

3. شاعر نے خواب میں کس کا دامن سو بار تھاما؟

ج۔شاعر نے اپنے ہی دامن کو محبوب کا دامن سمجھ کر سو بار تھاما۔

4. درج ذیل شعر میں صنعتِ تکرار رکھنے والے الفاظ کی پہچان کیجیے:

اصغؔر سے ملے لیکن اصغؔر کو نہیں دیکھا   اشعار میں سنتے ہیں کچھ کچھ وہ نمایاں ہے۔

ج۔کچھ کچھ

II. مختلف گروہوں سے متعلقہ الفاظ چن کر گروہ بنایئے:

الف	ب	ت	جوابات
1. سمندر	قیدی	غم	(سمندر ساحل قطرہ)
2. دامن	آنسو	نگہبان	(آنکھ آنسو غم)
3. آنکھ	گریبان	قطرہ	(زنداں قیدی نگہبان)
4. زنداں	ساحل	ہاتھ	(دامن گریباں ہاتھ)

III. خالی جگہوں میں حروف (نے، میں، کا، کی، سے، کو) کے استعمال سے خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

1. یہ عشق نے دیکھا ہے، یہ عقل سے پنہاں ہے۔
2. یہ قید نظر کی ہے، وہ فکر کا زنداں ہے۔
3. اصغؔر سے ملے لیکن، اصغؔر کو نہیں دیکھا
4. آغوش میں ساحل کیا لطف سکوں اس کو

مضمون سے متعلق سوالات

I. مندرجہ ذیل عبارت کو بغور پڑھ کر مطلوب سوالات کے جوابات نہایت مختصر لکھیے:

پرندے کرۂ ارضی کے ہر مقام پر موجود رہتے ہی یہ خوش رنگ، خوش نما، خوش وضع، پرندے شاعروں، فن کاروں، مصوروں اور موسیقاروں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں۔ انجینئروں نے انھیں پرندوں کی پرواز کے اصولوں سے فائدہ اٹھا کر ہوائی جہاز کو ایجاد کیا ہے۔ پرندوں کا جسم کشتی نما ہوتا ہے۔ پرندے کے جسم کے اہم حصے سر، گردن، دھڑ اور دُم ہیں۔ سر کا اگلہ حصہ چونچ یا منقار کہلاتا ہے۔ پرندے سرد مقام سے نقل مقام کر کے مشرقی ایشیا تک آجاتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض پرندے گیارہ ہزار میل کا سفر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور بعض پرندے نقل مقام کی بالکل صلاحیت ہی نہیں رکھتے، جیسے الوّ, باب وہائٹ وغیرہ۔ ابھی تک 8600 پرندوں کی قسمیں دریافت ہوئی ہیں۔

1. پرندوں کی پرواز کو دیکھ کر انجینئروں نے کیا ایجاد کیا؟

جواب: پرندوں کی پرواز کو دیکھ کر انجینئروں نے ہوائی جہاز کو ایجاد کیا۔

2. منقار کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: منقارے کا دوسرا نام چونچ ہے۔

3. پرندے کتنے میل سفر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟

جواب: بعض پرندے گیارہ ہزار میل سفر کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

4. اب تک پرندوں کی کتنی قسمیں دریافت ہوئی ہیں؟

جواب: ابھی تک پرندوں کی 8600 قسمیں دریافت ہوئی ہیں۔

II. درج ذیل عبارت بغور پڑھ کر مطلوب سوالات کے مختصر جوابات لکھیے:

ہندوستان ایک عظیم ملک ہے 15 / اگست 1947ء کو انگریزوں کی حکمرانی سے اسے آزادی ملی۔ آزادی کی تحریک کا آغاز 1857ء میں ہوا تھا۔ انگریز اسے غدر کہتے تھے۔ ہندوستان کی آزادی میں مسلمانوں کا بڑا ہی اہم کردار رہا۔ اس تحریک میں علماء کرام کا رول ناقابل فراموش ہے۔ علماء کرام میں شیخ احمد شہید کا نام اونچا ہے۔ مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی نے خلافت تحریک کے ذریعہ انگریزوں کے خلاف زبردست مہم چلائی تھی۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے الہلال اور البلاغ اخبارات کے ذریعہ انگریزوں کے خلاف زبردست جہاد کیا تھا۔ ہندوستان کی آزادی میں ہندو، مسلم، سکھ اور عیسائی سب مذاہب کے ہندوستانیوں کا حصہ ہے۔

سوالات :

1. **تحریک آزادی کا آغاز کب سے ہوا؟**

جواب: آزادی کی تحریک کا آغاز 1857ء کو ہوا۔

2. **تحریک آزادی کی ابتداء کو انگریز کیا کہتے تھے؟**

جواب: آزادی کی تحریک کو انگریز غدر کہتے تھے۔

3. **مولانا ابوالکلام آزاد نے کن اخبارات کو جاری کیا تھا؟**

جواب: ابولکلام آزاد نے الہلال اور البلاغ اخبارات جاری کیے۔

4. **تحریکِ آزادی میں حصہ لینے والے کسی ایک عالم کا نام لکھیے؟**

جواب: شیخ احمد شہید نے تحریکِ آزادی میں اہم رول ادا کیا ہے۔

III. مندرج ذیل عبارت کو بغور پڑھ کر مطلوبہ سوالات کے جوابات نہایت مختصر لکھیے:

مولانا ابوالکلام آزؔاد کا نام محی الدین تھا۔ ولادت سعودی عرب کے شہر مکہ میں 1888ء کو ہوئی۔ ان کے والد مولانا خیر الدین بہت بڑے عالمِ دین تھے۔ مولانا آزاد کے علم کو تسلیم کرتے ہوئے عرب عوام نے مولانا کو مسجدِ حرم میں خطبات دینے کی دعوت دی تھی۔ مولانا آزاد کی والدہ عرب کے باعلم گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ مولانا آزاد کے والدین نے ہندوستان میں ''کلکتہ'' کو اپنا مسکن بنایا۔ آزاد نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ زبان و بیان پر زبردست ملکہ حاصل تھا۔ مولانا نے آزادی کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔ ہندوستان کے پہلے وزیرِ تعلیم بنائے گئے۔ تادمِ زیست اس ذمہ داری کو بحسن خوبی انجام دیا۔ آپ کے مضامین کا مجموعہ ''غبارِ خاطر'' بہت مشہور ہے۔

سوالات:

1. مولانا ابوالکلام آزاد کا اصل نام کیا تھا؟

جواب: مولانا ابوالکلام آزاد کا اصل نام محی الدین تھا۔

2. مولانا ابوالکلام کے والد کون تھے؟

جواب: مولانا اوالکلام کے والد مولوی خیرالدین تھے

3. مولانا کی ولادت کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: مولانا کی ولادت سعودی عرب کے شہر مکہ میں 1888ء کو ہوئی۔

4. مولانا کے مضامین کے مجموعہ کا نام کیا ہے؟

جواب: مولانا کے مضامین کے مجموعے کا نام ''غبارِ خاطر'' ہے۔

سبق نمبر-10 جگنو

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. دائی کی بات سن کر شاعر کے دل میں کیا خیال پیدا ہو؟

ج۔ دائی کی بات سن کر شاعر کے دل میں خیال آیا کہ کاش میں جگنو ہوتا۔

2. شاعر نے عمر کے کس حصّہ میں یہ نظم لکھی؟

ج۔ شاعر نے بیس سال کی عمر میں یہ نظم لکھی۔

3. شاعر کو کس نے پالا تھا؟

ج۔ شاعر کو دائیوں اور کھلائیوں نے پالا تھا۔

4. شاعر کی خواہش کیا تھی؟

ج۔ شاعر کی خواہش تھی کہ وہ جگنو بنے اور اپنی ماں کی روح کو راستہ دکھائے۔

II. ان کی اضداد لکھیے:

حیات x موت آسمان x زمین حسین x قبیح جھوٹ x سچ نور x بے نور

III. غیر متعلق الفاظ کی نشاندہی کیجیے:

1. جگنو، قندیل، چراغ، 2. برسات، گھٹا، زمین

3. راہ، منزل، جنگل 4. سرمئی، تاریک، سرخ

5. موت، جوانی، بچپن

سبق نمبر-11 درشٹی (زہرہ جمال)

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. الیکشن کی کونسی میٹنگ باقی تھی؟

ج۔ الیکشن کی آخری میٹنگ باقی تھی۔

2. آنکھیں کس نے دان کی تھیں؟

ج۔ اسکول کے پرنسپل 'بھرت نارائن جی' نے اپنی آنکھیں دان کی تھیں۔

3. کونسا عقیدہ ہر مذہب میں موجود ہے؟

ج۔ کرموں کا پھل، جنت و دوزخ، سزا و جزا کا عقیدہ ہر مذہب میں موجود ہے۔

4. پرنسپل کی وصیت کے مطابق آنکھیں کس کو دی گئی؟

ج۔ پرنسپل کی وصیت کے مطابق آنکھیں ''آئی بینک'' کو دیدی گئی۔

5. ودیا چرن جی کی تقریر کا جواب کون دیا کرتا تھا؟

ج۔ ودیا چرن جی کی تقریر کا جواب ''مولانا رجب'' دیا کرتے تھے۔

II. متن کے حوالے سے تشریح کیجیے:

1. ''خدا ایک ہے، ہم اس کے بندے بھی ایک ہیں''۔

ج۔ یہ جملہ زہرہ جمال کے لکھے افسانہ ''درشٹی'' سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ مولانا رجب نے اپنے ساتھیوں سے اُس وقت کہا جب انہیں پتہ چلا کہ ودیا چرن جی اہنسا کی بات کر رہے ہیں۔ وہ بھی صوفیوں اور ولیوں کی بات کرتے ہوئے یہ جملہ کہتے ہیں۔

2. ''پھر سارا دیش ہمارے محلے جیسا کیوں نہ بنے''۔

ج۔ یہ جملہ زہرہ جمال کے لکھے افسانہ ''درشٹی'' سے لیا گیا ہے۔

ودیا چرن جی کی تقریر سے متاثر ہو کر اندومتی ایسا سوچ رہی تھی۔ ''پھر سارا دیش ہمارے محلے جیسا کیوں نہ بنے''۔

III. ان مکالموں میں کرداروں کے نام لکھیے:

1. بھرت نارائن جی نے انسان، انسان میں کبھی فرق نہیں برتا تھا۔

2. ودیا چرن جی کٹر بنیاد پرست سیاست دان تھے۔

3. تقریر کا ایک ایک حرف مولانا رجب تک پہنچتا اور وہ اس کا ترکی بہ ترکی جواب دیتے۔

4. ڈاکٹروں نے ودیا چرن جی کو کچھ عرصے آرام کی ضرورت بتائی تھی۔

5. مجمع میں بیٹھی اندومتی سوچ رہی تھی، ''پھر سارا دیش ہمارے محلے جیسا کیوں نہ بنے''۔

IV. مندرجہ ذیل سوالات کے موزوں ترین جوابات کی نشاندہی کیجیے:

(سوالات نصابی کتاب کے صفحہ نمبر 71 اور 72 میں دیکھ لیں یہاں صرف جوابات دئے گئے ہیں۔)

۳۰۔(ج) زہرہ جمال ۳۱۔(د) سخت جواب دینا ۳۲۔(ج) نیتا جی صحت یاب ہو کر واپس آ رہے تھے۔

۳۳۔(ب) ودیا چرن جی ۳۴۔(الف) ودیا چرن جی نے زہر اگلنا ترک کر دیا ۳۵۔(ج) اندومتی

سبق نمبر 12 مرثیہ (میر انیسؔ)

I. درج ذیل سوالات کے جوب ایک ایک جملے میں لکھیے:

1. مرثیہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔ مرثیہ اس نظم کو کہتے ہیں جس میں مرحوم شخص کی تعریف کی جاتی ہے۔

2. مرثیہ کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کونسی؟

ج۔ مرثیہ کی دو قسمیں ہیں (۱) کربلائی مرثیہ (۲) شخصی مرثیہ

3. میر انیسؔ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

ج۔ میر انیسؔ کی پیدائش 1802ء کو فیض آباد میں ہوئی۔

4. صف باندھنے کے بعد کیوں غل مچا؟

ج۔ حضرت امام حسینؓ جنگ کے لیے نکلنے لگے تو صف میں غُل مچا۔

5. حضرت امام حسینؓ کے قدموں سے کون لپٹا تھا؟

ج۔ حضرت امام حسینؓ کے قدموں سے بانوئے نیک نام لپٹی تھیں۔

6. شاہِ دین کو روکنے کے لیے سکینہ نے کیا کیا؟

ج۔ شاہِ دین کو روکنے کے لیے سکینہ نے حضرت امام حسن کے پٹکے کو ہاتھ سے پکڑ رکھا تھا۔

7. حضرت فاطمہؓ کا نورِ عین کس کو کہا گیا ہے؟

ج۔ حضرت فاطمہؓ کا نورِ عین حضرت امام حسینؓ کو کہا گیا ہے۔

II. مناسب محاوروں کا استعمال کیجیے: (ہاتھ اُٹھالینا، غُل بر پا ہونا، سر پیٹ لینا)

1. شہر میں غُل بر پا ہوا کہ فضائی حملہ ہونے والا ہے۔

2. امتحان کے بُرے نتائج دیکھ کر اس نے اپنا سر پیٹ لیا۔

3. بھائی نے اپنی ذمہ داری سے ہاتھ اُٹھالیا۔

III. ذیل میں ہر سوال کے چار جوابات درج ہیں موزوں ترین جواب چن کر لکھیے:

(نوٹ: سوالات نصابی کتاب کے صفحہ نمبر 76 اور 77 میں درج ہیں یہاں صرف جوابات دیے گئے ہیں)

۱۴۔(ج) مرثیہ ۱۵۔(ج) حضرت امام حسینؓ جنگ کے لیے نکلے ۱۶۔(د) اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

۱۷۔(ج) امت کی بخشش کا ذریعہ بنے۔ ۱۸۔(ب) بہن زینب کو بے چین دیکھا۔

سبق نمبر 13 سویرے جو کل آنکھ میری کھلی

I. درج ذیل سوالات کے جوابات ایک جملے میں لکھیے:

1. پطرس بخاری کا پورا نام کیا ہے؟

ج۔ پطرس بخاری کا پورا نام سید احمد شاہ بخاری ہے۔

2. مصنف کے پڑوسی کا نام کیا تھا؟

ج۔ مصنف کے پڑوسی کا نام لالہ کرپاشنکر جی تھا۔

3. پہلے دن مصنف کو لالہ کرپاشنکر جی نے صبح کتنے بجے جگایا تھا؟

ج۔ پہلے دن مصنف کو لالہ کرپاشنکر جی نے رات تین بجے جگایا تھا۔

4. روزانہ مصنف کے جاگنے کا معمول کیا تھا؟

ج۔ روزانہ مصنف کے جاگنے کا معمول صبح دس بجے تھا۔

II. خانہ پُری کیجیے:

1. دوسرے دن اُٹھتے ہی انہوں نے ایشور کا نام لے کر ہمارے دروازے پر مُکّا بازی شروع کر دی۔

2. حضرت عیسیٰؑ بھی تو بس واجبی طور پر ہلکی سے ''قم'' کہہ دیا کرتے ہونگے۔

3. خدا کے حضور گڑ گڑا کر دعا مانگی ''خدایا ہم بھی اب باقاعدہ نماز شروع کرنے والے ہیں۔

4. دل نے کہا'' اور کیا تمہارے تو یوں ہی اوسان خطا ہو جایا کرتے تھے۔

5. نہ خدا کا ڈر نہ رسول کا خوف سمجھتے ہیں کہ بس اپنی محنت سے امتحان پاس کریں گے۔

III. مثال کے مطابق قوسین میں دیے گئے الفاظ کی جمع بنا کر خانہ پُری کیجیے: (موت، بیان، واقعہ، ورق)

1. اس واقعہ سے لالہ جی کا دل دہل گیا تھا۔ انہوں نے اپنے آپ کو تسلی دی کہ ایسے واقعات تو زندگی میں ہوتے رہتے ہیں۔

2. جج نے کہا میں نے سب کے بیانات سن لیے اب تم اپنا بیان دو۔

3. موت کا دن معین ہے پر یہ کیا اخبار اموات کے ذکر سے بھرا پڑا ہے۔

4. میں نے سارے اوراق چھان ڈالے میرا ہزار روپے کا نوٹ نہیں ملا۔ امّی نے کہا اس کتاب کے کسی ورق میں رہ گیا ہوگا۔

سبق نمبر 14 سرحدوں کا جال

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. خدا نے جب زمین بنائی تو اس پر ملک کی سرحدیں کیوں نہیں تھیں؟

ج۔ خدا نے جب زمین بنائی تو اس پر کسی ملک کی سرحدیں نہیں تھیں کیونکہ خدا چاہتا تھا کہ انسان آزاد رہے۔

2. دنیا کے نقشہ پر کھینچی گئی لکیریں کس بات کا اشارہ ہیں؟

ج۔ دنیا کے نقشہ پر کھینچی گئی لکیریں اس بات کا اشارہ ہیں کہ انسان خود اُس کی بنائی ہوئی لکیروں میں پھنس کر رہ گیا ہے۔

II. قوسین میں دئے گئے الفاظ کے مترادفات جملوں میں تلاش کیجیے: (عالم۔ زمین، ملک، گھر، دور)

1. اس عہد کے لوگ بڑے ظالم ہیں۔ (جواب: دور)

2. خانۂ کعبہ خدا کا مسکن ہے۔ (جواب: گھر)

3. کرّہ ارض پر خطرہ منڈلا رہا ہے۔ (جواب: زمین)

4. دونوں جہاں کا مالک خدا ہے۔ (جواب: عالم)

5. سپاہی وطن کے سرحدوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (جواب: ملک)

III. مندرجہ ذیل خط کشیدہ الفاظ کی اضداد خالی جگہ میں لکھیے:

1. انسان پابندی سے زیادہ آزادی پسند کرتا ہے۔

2. میں نے اس کی تلاش میں زمین و آسمان ایک کر دیے۔

3. صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے۔

4. خطروں سے کھیلنے والے بے خطر منزل کی جانب بڑھتے جاتے ہیں۔

IV. اِن الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

نقشہ: ہندوستان کا نقشہ بہت بڑا ہے۔

سرحد: فوجی اپنی جان پر کھیل کر سرحد کی حفاظت کرتے ہیں۔

افق: افق پر غروبِ آفتاب کا منظر بڑا دلکش ہوتا ہے۔

مسکن: پیڑوں کو کاٹنے سے پرندوں کا مسکن تباہ ہو جاتا ہے۔

جال: کبھی کبھار انسان اپنے ہی بُنے جال میں پھنس جاتا ہے۔

دَور: اس دَور کے بچے بہت ذہین ہیں۔

سبق نمبر:15 زعفران

I. درجِ ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. بات بے بات ہنسنے والے کے لیے کونسا محاورہ استعمال کیا جاتا ہے؟

ج۔ بات بے بات ہنسنے والے کے لیے ''زعفران کا کھیت دیکھنا'' کا محاورہ استعمال کیا جاتا ہے۔

2. زعفران کا نباتاتی نام کیا ہے؟

ج۔ زعفران کا نباتاتی نام ''کروکس سٹیاوی لیس'' ہے۔

3. آج دنیا میں سب سے زیادہ زعفران کی کاشت کہاں کی جاتی ہے؟

ج۔ آج دنیا میں سب سے زیادہ زعفران کی کاشت ''''اسپین'' میں کی جاتی ہے۔

4. کشمیر کے کس علاقے میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے؟

ج۔ کشمیر کے علاقے جہاں گل مرگ، سون مرگ، پہلگام میں زعفران کی کاشت کی جاتی ہے۔

5. زعفران کا پودا کس سے اُگتا ہے؟

ج۔ زعفران کا پودا حجم کی مخروطی گنٹھیوں کے نچلے حصّے سے اگتا ہے۔

6. وہ کونسا کیمیائی جزو ہے، جس سے زعفران کی رنگت برقرار رہتی ہے؟

ج۔ زعفران میں کروسن ہی ایسا جزو ہے جس سے اس کی رنگت برقرار رہتی ہے۔

7. زعفران کی کاشت کے لیے کس قسم کی آب وہوا سود مند ہوتی ہے؟

ج۔ زعفران کی کاشت کے لیے معتدل آب وہوا، ہلکی سی دھوپ اور راتوں میں نمی ضروری ہے۔

8. بھکشو، زعفران کا استعمال کس موقع پر کرتے ہیں؟

ج۔ بھکشو زعفران کا استعمال عبادت کے موقع پر کرتے ہیں۔

9. وہ کونسا مشروب ہے جس میں زعفران استعمال ہوتا ہے؟

ج۔ ''کشمیری قہوہ'' نامی مشروب میں زعفران کا استعمال ہوتا ہے۔

II. مذکر و مونث کی نشاندہی کیجیے:

مشروب..مذکر مصالحہ..مذکر کاشت..مونث موسم..مذکر ذائقہ..مذکر زعفران..مذکر

آرائش..مونث معیشت..مونث

III. کہاوتوں کے صحیح مطالب کی نشاندہی کیجیے:

1. ''گدھا کیا جانے زعفران کی قدر'' (جواب) کسی چیز کی قدر نہ کرنا۔

2. ''دھوبی کا کتّا گھر کا نہ گھاٹ کا'' (جواب) بے کار آدمی۔

سبق نمبر-16 مچھر کا الٹی میٹم

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. بلدیہ والے کیا کام کرتے ہیں؟

ج۔ بلدیہ والے مچھر مارنے کا کام کرتے ہیں۔

2. مچھر بلدیہ والوں کو کیا تنبیہ کرتا ہے؟

ج۔ مچھر بلدیہ والوں کو تنبیہ کے طور پر کہتا ہے کہ مجھ کو مارنے کی جرات نہ کرو، ورنہ ساری نسل کو جاڑا بخار میں مبتلا کر دوں گا۔

3. ڈی۔ڈی۔ٹی چھڑکنے سے مچھر پر کیا اثر ہوتا ہے؟

ج۔ ڈی۔ڈی۔ٹی چھڑکنے سے مچھر اور زیادہ خوب صورت بن جاتا ہے گویا اس پر غازہ لگا دیا گیا ہو۔

4. مچھر کو کوئی طوفان کیوں ختم نہیں کر سکتا؟

ج۔ مچھر کو کوئی طوفان ختم نہیں کر سکتا کیونکہ وہ ایک فن کار ہے اور فن کار کبھی نہیں مرتا۔

5. مچھر کی نظر میں انسان کا قاتل کون ہے؟

ج۔ مچھر کی نظر میں انسان کا قاتل، انسان ہے۔

6. مچھر اپنے آپ کو کیا کہتا ہے؟

ج۔مچھرا پنے آپ کو ایک فنکار کہتا ہے۔

II. ناموزوں قافیوں کی نشاندہی کیجیے:

ا۔طوفان،	نادان،	<u>ٹائی فون</u>
۲۔مچھر،	<u>سر،</u>	خنجر
۳۔ فگار،	<u>بخار،</u>	فنکار
۴۔<u>غازہ،</u>	ارادہ،	بُرادہ

III. ہر گروہ سے غیر مترادف لفظ الگ کیجیے: (جوابات)

			(جوابات)
ا۔ مطمئن،	خوشی،	سرور	مطمئن
ا۔نادان،	دانا،	بے وقوف	دانا
۳۔امیر،	دولت مند،	عقلمند	عقلمند
۴۔عطا،	خطا،	بخشش	خطا

سبق:17 طوطیء ہند....امیر خسرو

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. خسرو کے والد کونسے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟

ج۔خسرو کے والد 'ہزارہ' قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔

2. یمین الدین آگے چل کر کس نام سے مشہور ہوئے؟

ج۔یمین الدین آگے چل کر امیر خسرو کے نام سے مشہور ہوئے۔

3. مردِ درویش نے خسرو کو دیکھ کر کیا کہا؟

ج۔مردِ درویش نے خسرو کو دیکھ کر کہا ''تم میرے پاس ایسے کو لائے ہوئے ہو جو خاقانی سے دو قدم آگے ہوگا''۔

4. خسرو نے کم عمری میں کونسا فن سیکھا؟

ج۔خسرو نے کم عمری میں 'خطاطی کا' فن سیکھا۔

5. خسرو نے ابتداء میں کیا تخلص اختیار کیا؟

ج۔خسرو نے ابتداء میں 'سلطانی' تخلص اختیار کیا۔

6. مبارک شاہ نے مثنوی لکھنے پر خسرو کو انعام میں کیا دینے کا وعدہ کیا تھا؟

ج۔ مبارک شاہ نے مثنوی لکھنے پر خسرو کو انعام میں ہاتھی کے ہم وزن سونا دینے کا وعدہ کیا تھا۔

7. موسیقی کے مقابلے میں خسرو نے کس کو شکست دی؟

ج۔ موسیقی کے مقابلے میں خسرو نے اپنے ہم عصر مشہور موسیقار 'گوپال' کو شکست دی۔

8. خسرو کے پیرومرشد کا نام کیا تھا؟

ج۔ خسرو کے پیرومرشد کا نام حضرت نظام الدین اولیاءؒ تھا۔

9. خسرو کے پسندیدہ پھل کونسے تھے؟

ج۔ خسرو کے پسندیدہ پھل آم اور خربوزہ تھے۔

10. خسرو نے جس مثنوی میں سلطان علاء الدین خلجی کو نصیحت کی اس کا نام کیا ہے؟

ج۔ خسرو نے جس مثنوی میں سلطان علاء الدین خلجی کو نصیحت کی اس کا نام ''ہشت بہشت'' ہے۔

II. ان کے اضداد بتایئے:

شیریں x تلخ　　نیک مزاج x بدمزاج　　خوش گوار x ناگوار　　مسرور x مغموم

III. ایک لفظ میں جواب دیجیے:

1. پیغام پہنچانے والا.. پیامبر　　2. چاہنے والا...عاشق　　3. ہدایت کرنے والا... ہادی

4. سچ بولنے والا...سچّا، صادق　　5. جان قربان کرنے والا...شہید　　6. نہ ملنے ولا.....نایاب

7. مہارت رکھنے والا... ماہر　　8. عزت والا...عزت دار　　9. اطاعت کرنے والا... مطیع

IV. ان میں سے متعلقہ بیان پر نشان لگایئے:

1. امیر خسرو نے فی البدیہہ شعر کہہ کر خواجہ صاحب کو حیرت میں ڈال دیا،

کیونکہ (ب) بچپن سے ہی ان میں شعری صلاحیت موجود تھی۔

2. آلہ ءموسیقی ستار کی ایجاد کا سہرا خسرو کے سر ہے۔

کیونکہ (ب) انھوں نے ستار ایجاد کیا۔

3. خسرو اپنے آپ کو ہندوستانی ترک کہتے تھے کیونکہ

(الف) وہ سچّے وطن پرست تھے۔

سبق-18 غزل اقبالؔ

1. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

1. شاعر خدا سے کیا چاہتا ہے؟

ج۔شاعر خدا سے عشق کی انتہا چاہتا ہے۔

2. شاعر کو جنت کیوں قبول نہیں؟

ج۔شاعر کو جنت اس لیے قبول نہیں کہ وہ براہ راست خدا کا دیدار چاہتا ہے۔

3. لفظ ''لن ترانی'' کے کیا معنی ہیں؟

ج۔لفظ ''لن ترانی'' کے معنی ہیں تو مجھے دیکھ نہیں سکے گا۔

II. ان کے معنوی فرق بتایئے :

شوخ= شریر شوق= خواہش عبد= بندہ ابد= ہمیشہ ارض= زمین عرض= گذارش

II. ذیل کے اضداد لکھیے :

ابتداءxانتہاء تکلیفx آرام جہنمx جنت شامx سحر جزاx سزا میزبانx مہمان

III. ان الفاظ کے واحد لکھیے :

مہمانان- مہمان آداب-ادب محافل- محفل

IV. اس شعر کی تشریح کیجیے:

1. تیرے عشق کی انتہاء چاہتا ہوں مری سادگی دیکھ کیا چاہتا ہوں

ج۔یہ شعر علامہ اقبالؔ کی غزل کا مطلع ہے۔

اس شعر میں شاعر اللہ سے مخاطب ہے۔کہتا ہے،اے خدا میری تمنا ہے کہ میں تیرے عشق کی انتہا حاصل کرنا چاہتا ہوں۔میری سادگی کا یہ عالم دیکھ کہ میں اس بات کی تمنا کر رہا ہوں جو ممکن نہیں۔

سبق نمبر-18 غزل اسرالحق مجازؔ

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے :

1. مجازؔ غزل کے پہلے شعر میں کس سے مخاطب ہیں؟

ج۔مجاز غزل کے پہلے شعر میں زمانے کے ہنگاموں سے مخاطب ہیں۔

2. مجازؔ ذوقِ تصوّر سے کس کو بھولنے کی بات کر رہے ہیں؟

ج۔ مجازؔ ذوقِ تصوّر سے اپنے محبوب کی صورت کو بھولنے کی بات کر رہے ہیں۔

II. صحیح اضداد کی نشاندہی کیجیے:

1. گُل x خوار، خار 2. بہار x قصا، خزاں 3. وفا x جفا، جزا

4. شورش x پریشاں، سکوت 5. گریباں x دہن، دامن

سبق نمبر-18 غزل حمید الماس

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. حمید الماس کے ایک شعری مجموعہ کا نام بتائیے۔

ج۔ پہچان کا درد، حمید الماس کا شعری مجموعہ ہے۔

2, شہر سے شاعر کے نکلنے کی وجہ کیا ہے؟

ج۔ تعلقات کے موسم بدل جانے سے شاعر کو شہر سے نکلنا پڑا۔

3. دوستی کا بوجھ شاعر کو کیوں گوارا ہے؟

ج۔ شاعر خوش ہے، اس لیے اُسے دوستی کا بوجھ گوارا ہے۔

II. اضداد لکھیے:

شہر x گاؤں نرم x سخت قصوروار x بے قصور رفاقت x رقابت نور x بے نور

سبق:18 غزل (خلیل مامون)

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے۔

1. بہت زیادہ قرب کا انجام کیا ہوا؟

ج۔ بہت زیادہ قرب کا انجام دُوری کا سبب بنا۔

2. کس چیز سے شاعر تنگ آ چکا ہے؟

ج۔ شاعر اپنے آپ سے تنگ آ چکا ہے۔

3. نور بن کر برسنے کا حق شاعر کو کب ملا؟

ج۔ حد سے زیادہ زخموں کو سہنے کے بعد شاعر کو نور بن کر برسنے کا حق ملا۔

II. سابقے اور لاحقے الگ کیجیے:

ره نما..لاحقہ　　　وفادار..لاحقہ　　　بے وفا..سابقہ　　　پرفریب..سابقہ

راہ گذر..لاحقہ　　　لاپتا..سابقہ

III. مندرجہ ذیل الفاظ کے اپنی پسند کے دو دو قافیے لکھیے:

راہ، درگاہ، نگاہ　　　دُور، نور، ثور،　　　تنگ، جنگ، سنگ　　　شب، جب، تب　　　وفا، جفا، خفا　　　غم، نم، کم

سبق نمبر-19　　　رباعیات

I. درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے:

1. رباعی کس لفظ سے بنا ہے؟

ج۔ رباعی عربی لفظ 'ربع' سے بنا ہے۔

2. مذہب کی زبان پر کونسا پیغام ہوتا ہے؟

ج۔ مذہب کی زبان پر نیکی کا پیغام ہوتا ہے۔

3. افلاس کی آنکھوں سے آنسو کب چھلکتے ہیں؟

ج۔ جب کوئی عید کا تذکرہ کرے تو افلاس کی آنکھوں سے آنسو چھلکتے ہیں۔

Model question paper-1 SSLC Examination 2014-15

Sub:First language Urdu code 12u, scheme RF

Max. Marks:100 **Max. Time:3Hrs.**

Part-A حصّہ الف

درج ذیل سوالات کے جواب ایک جملے میں لکھیے: 11x1=11

1. حجتہ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی؟

ج۔ حجتہ الوداع کے موقع پر مسلمانوں کی تعداد ایک لاکھ تھی۔

2. بدایوں شہر کے مشہور خاندان کا کیا نام ہے؟

ج۔ بدایوں شہر کے مشہور خاندان کا نام ٹونک تھا۔

3. پنڈت جوہر لال نہرو کو کس زبان سے دلی لگاؤ تھا؟

ج۔ پنڈت جوہر لال نہرو کو اردو زبان سے دلی لگاؤ تھا۔

4. سقراط کو زہر کا پیالہ کیوں پینا پڑا؟

ج۔ سچ بولنے کے عوض سقراط کو زہر کا پیالہ پینا پڑا۔

5. وہ کونسا مشروب ہے جس میں زعفران استعمال ہوتا ہے؟

ج۔قہوہ وہ مشروب ہے جس میں زعفران استعمال ہوتا ہے۔

6. امیر خسرو کے پسندیدہ پھل کونسے تھے؟

ج۔آم اور خربوزہ، امیر خسرو کے پسندیدہ پھلے تھے۔

7. شاعرہ صغریٰ عالم کسی اور کے دَر سے اُجالا کیوں نہیں مانگنا چاہتی؟

ج۔شاعرہ صغریٰ عالم کسی اور کے دَر سے اُجالا اس لیے نہیں مانگنا چاہتی کیونکہ اندھیرا اور اُجالا دونوں خدا ہی کی دَین ہیں۔

8. شاعر کس عادت کو خلافِ آدمیت کہہ رہا ہے؟

ج۔شاعر رشوت کی عادت کو خلافِ آدمیت کہہ رہا ہے۔

9. ابنِ مریم سے شاعر مرزا غالبؔ کی مراد کیا ہے؟

ج۔ابنِ مریم سے شاعر مرزا غالبؔ کی مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں۔

10. دنیا کے نقشہ پر کھینچی گئی لکیریں کس بات کا اشارہ کرتی ہیں؟

ج۔ دنیا کے نقشہ پر کھینچی گئی لکیریں اس بات کا اشارہ کرتی ہیں کہ اس دُور کا آدمی خود اپنے ہی ہاتھوں بنائے ہوئے جال میں پھنس گیا ہے۔

11. رباعی کا کونسا مصرع قافیہ اور ردیف کا پابند نہیں ہوتا؟

ج۔ رباعی کا تیسرا مصرع قافیہ اور ردیف کا پابند نہیں ہوتا۔

نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات دو تین جملوں میں لکھیے: 8x2=16

12. قاضی عبدالودود نے کملا نہرو کے اردو شغف کے بارے میں کیا کہا؟

ج۔ قاضی عبدالودود نے کملا نہرو کے اردو سے شغف کے بارے میں یہ کہا کہ کملا نہرو کو اردو سے بے حد محبت تھی انہی جب بھی وقت ملتا اردو کی کتابیں پڑھا کرتی تھیں۔

13. ودیا چرن جی کے مطابق ملک میں اب بھی دھرم کے نام پر جھگڑا ہوتا رہے گا تو کیا ہوگا؟

ج۔ ملک میں دھرم کے نام پر جھگڑا ہوگا تو ہمارا حشر بھی وہی ہوگا جو خلیجی ملکوں میں ہوا۔ ہماری معاشی حالت اور بھی بُری ہو جائے گی۔

14. زعفران کی کاشت کیسے کی جاتی ہے؟

ج۔ زعفران کا پودا گھنٹیوں سے اگتا ہے۔ بوائی کے ایک سال بعد گھنٹیوں سے پھول آنے شروع ہوتے ہیں مادہ گھنٹیوں سے ہر سال دو تا چار گھنٹیاں پیدا ہوتی ہیں۔ گھنٹیوں سے اُگنے والے پودے پر تقریباً ایک سے تین پھول لگتے ہیں۔ ان خیف نما پھولوں کے اندر نہایت مہین دھاگے کی شکل کے اسٹگما ہوتے ہیں۔ اسی سے زعفران حاصل ہوتا ہے۔

15. امیر خسرو کو ابتدائی زندگی میں مصیبتوں کا سامنا کیوں کرنا پڑا؟

ج۔ خسرو کو ابتدائی زندگی میں مصیبتوں کا سامنا اس لیے کرنا پڑا کہ پہلے تو ان کے والد منگولوں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ والد کی بے وقت موت نے انہیں غم زدہ کر دیا۔ پھر انہیں اپنے نانا کی سر پرستی حاصل ہوئی۔ لیکن نانا کا بھی بہت جلد انتقال ہو گیا۔ جس کی وجہ سے وہ پھر نا امیدی کا شکار ہو گئے۔

16. موسمِ بہار میں چڑیاں کیا کرتی ہیں؟

ج۔ بہار کے موسم میں چڑیاں اتراتی، ناچتی اور گاتی پھرتی ہیں۔

17. جگنو نظم میں بچے کی بے چینی اور بے قراری کا اظہار کس طرح کیا گیا ہے؟

ج۔اس نظم میں یتیم بچہ کی بے چینی کا اظہار بڑے ہی جذباتی انداز میں کیا گیا ہے، جسے پڑھ کر دل تڑپ اُٹھتا ہے اور آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔

18. حضرت امام حسینؓ امت کے واسطے کیا کچھ کر گذرنا چاہتے تھے؟

ج۔حضرت امام حسینؓ امت کے واسطے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لیے تیار تھے۔یہاں تک کہ اپنی جان کی بازی تک لگانے کو تیار تھے۔

19. شاعر اعجاز احسنی نے رباعی میں سماج کی کس بُرائی کی طرف اشارہ کیا ہے؟

ج۔اعجاز احسنی نے سماج میں جوڑے جہیز کی لعنت اور داماد کی آئے دن کی فرمائشوں کی بُرائی کی جانب اشارہ کیا ہے۔

درج ذیل سوالات کے جوابات تین یا چار جملوں میں تحریر کیجیے: 8x3=24

بحوالہ ءمتن تشریح کیجیے:

20. ''جو یہاں موجود ہے وہ اس پیغام کو اس تک پہنچا دے جو یہاں نہیں''۔

ج۔یہ جملہ ''حجتہ الوداع'' نامی مضمون سے لیا گیا ہے۔

حضورﷺ نے عرفات کے میدان میں مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ پیغام ہر ایک تک پہنچایا جائے ۔ یہ مسلمانوں کا اہم فرض ہے۔

21. ''جس نے تمام عمر اولادِ آدم کو ایک نظر سے دیکھا تھا''۔

ج۔یہ جملہ زہرہ جمال کے لکھے افسانہ ''درشٹی'' سے ماخوذ ہے۔

یہ جملہ پرنسپل بھرت نارائن جی سے متعلق کہا گیا ہے۔کیونکہ وہ ساری زندگی ہر مذہب کے ماننے والوں کا احترام کیا کرتے تھے۔

22. ''اردو میری اور میری دادی کی زبان ہے''۔

ج۔یہ جملہ ''جواہر لال نہرو کی اردو دوستی'' نامی مضمون سے لیا گیا ہے۔

یہ جملہ پنڈت جوہر لال نہرو نے جمہوریہ ہند کی اسمبلی میں پنڈت نہرو نے اردو کو قومی زبان کا درجہ دینے کی سفارش کی تو کانگریسی لیڈر سیٹھ گووند داس نے اس بات کی مخالفت کی۔اس وقت پنڈت نہرو نے یہ جملہ کہا۔

درجِ ذیل اشعار کی تشریح اپنے الفاظ میں لکھیے:

23. ''یہ عشق نے دیکھا ہے، یہ عقل سے پنہاں ہے ــــ قطرے میں سمندر ہے، ذرے میں بیاناں ہے''

ج۔یہ شعر اصغؔر گونڈوی کی غزل کا مطلع ہے۔اس شعر میں شاعر کہتا ہے یہ عقل کے بس کی بات نہیں، یہ عشق ہی کا کمال ہے، جس

نے قطرہ میں سمندر اور ذرہ میں بیاباں کو دیکھ لیا ہے۔

24. ؎ ''سب کا تو مداوا کر ڈالا، اپنا ہی مداوا کر نہ سکے سب کے تو گریباں سی ڈالے، اپنا ہی گریباں بھول گئے''

ج۔ یہ شعر اسرارالحق مجازؔ کی غزل سے ماخوذ ہے۔

اے غمِ زندگی ہم نے دوسروں کا علاج تو کر دیا۔ ہماری بدنصیبی دیکھو کہ ہم اپنا ہی علاج نہ کر سکے۔ سب کے چاک گریباں تو سی ڈالے مگر اپنے گریباں میں جھانکنا بھول گئے۔ ہمارگریباں پھٹا کا پھٹا رہ گیا۔

25. ؎ ''ہنگامہ زارِ عشق میں کیا کچھ نہیں ہوا پھولوں سے نرم لوگ بھی پتھر میں ڈھل گئے''

ج۔ یہ شعر حمید الماس کی کہی غزل سے ماخوذ ہے۔ شاعر کہتا ہے جب عشق کو راز میں رکھا تو پھولوں کی مانند نرم مزاج لوگ بھی پتھر دل ہو گئے اور عشق کے مخالف ہو گئے۔

26. **درجِ ذیل میں سے کسی ایک کا تعارف اپنے الفاظ میں لکھیے:** (۱) زہرہ جمال (۲) پطرس بخاری

ج۔ **زہرہ جمال:** زہرہ جمال 1931ء ممبئی میں پیدا ہوئیں۔ تعلیم و تدریس کے پیشے سے وابستہ رہیں۔ انھوں نے سماج سے جڑے اہم مسائل پر دِلوں کو چھونے والے افسانے لکھے ہیں۔ افسانہ ''درشٹی'' اس کی مثال ہے۔

پطرس بخاری: نام سید شاہ بخاری اور قلمی نام پطرس بخاری، یکم اکتوبر 1898ء کو پشاور میں پیدا ہوئے۔ انگریزی ادب سے بھی گہری واقفیت تھی۔ مزاح نگاری میں ان کا انداز منفرد ہے۔ ان کے مزاحیہ مضامین کا مجموعہ ''پطرس کے مضامین'' بے حد مقبول ہے۔

27. **کسی ایک شاعر کا تعارف لکھیے:** (۱) جوشؔ ملیح آبادی (۲) مجازؔ

جوشؔ ملیح آبادی: نام شبیر حسن خان، جوش تخلص، سنِ پیدائش 5 دسمبر 1898ء ایک علمی و ادبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ذاتی مطالعہ سے انھوں نے اپنی علمی معلومات میں اضافہ کیا۔ جوشؔ ایک قادرالکلام شاعر تھے۔ ان کا شمار اردو کے مشہور نظم گو شعراء میں ہوتا ہے۔ نقش و نگار، شعلہ و شبنم، حرف و حکایت، جنون و حکمت، فکر و نشاط، آیات و نغمات، عرش و فرش، سنبل و سلاسل اور سموم و صبا ان کے مجموعے کلام ہیں۔ ان کی خودنوشت ''یادوں کی برات'' کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی۔

مجاز: نام اسرارالحق، تخلص مجازؔ۔ 1911ء میں بمقام بارہ بنکی کے قصبہ رودولی میں پیدا ہوئے۔ تعلیم حاصل کرنے کے بعد آل انڈیا ریڈیو دلی سے وابستہ ہو گئے۔ ریڈیو کے اردو رسالے ''آواز'' کے مدیر کے فرائض انجام دیتے رہے۔ مجازؔ انقلاب کے علم برداروں میں سے تھے۔ ترقی پسند شاعروں کی طرح انہوں نے سرمایہ داروں کے خلاف علمِ بغاوت بلند کیا۔

درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات مطلوب ہیں: 2x4=8.28

1. حجۃ الوداع کے موقعہ پر حضور ﷺ نے حسنِ معاشرت سے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

ج۔ حجتہ الوداع کے موقعہ پر دیئے گئے خطبہ میں حضورﷺ نے حسنِ معاشرت سے متعلق ارشاد فرمایا کہ جاہلیت کے سارے بے ہودہ مراسم مٹا دئے گئے۔ آپؐ نے سودی کاروبار کو ختم کرنے کا اعلان کیا۔ عورتوں کے حقوق مقرر فرمائے۔ غلاموں اور یتیموں کے ساتھ ہمدردی کرنے اور اُن کے حق ادا کرنے کا حکم دیا۔ فرمایا کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی بڑائی نہیں، سب انسان برابر ہیں۔

29. امیر خسرو کو دو عظیم تہذیبوں کے درمیان پُل کیوں کہا جاتا ہے؟ وضاحت کیجیے۔

ج۔ امیر خسرو دو عظیم تہذیبوں کے درمیان ایک پُل کی حیثیت رکھتے ہیں، کیونکہ ہر ہندوستانی شئے سے انہیں محبت تھی۔ خصوصاً ہندو مسلم اتحاد کے بڑے حامی تھے۔ کہنے کو تو ان کا آبائی وطن ترکستان تھا۔ لیکن وہ خود کو ہندوستانی ترک کہتے تھے۔ ہندوستانی آب و ہوا، تہذیب، عقائد ان کی شخصیت میں ایسے رچ بس گئے تھے جیسے ستار کی تار میں سُر۔ ان کے نزدیک اپنے وطن کی حیثیت ''جنتِ عدم'' کی سی تھی۔ انہوں نے ہندوستانی پھول، پھل، فصلیں اور پرندوں کا ذکر بڑی محبت سے کیا ہے۔

30. **''نعت'' کے چار اشعار زبانی لکھیے۔** 4x1=4

ج۔ (نوٹ: درسی کتاب میں دیکھ کر یاد کرلیں اور لکھنے کی مشق کریں)

31. **''حمد'' یا ''آمدِ بہار'' نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے:** 1x4=4

''حمد'' کا خلاصہ: شاعرہ ڈاکٹر صغریٰ عالم اپنی کہی ''حمد'' میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں اے اللہ تو نے صرف ایک کن سے دنیا کو وجود میں لایا۔ ظاہر و باطن میں تو ہی ہے۔ ازل سے ابد تک تو ہی تو ہے۔ ہم کسی اور کے دَر سے اُجالا کیوں مانگیں، اندھیری رات اور چمکتا ہوا سورج دونوں تیرے ہی ہیں۔ بت بھی تیرے ہیں بت پرست بھی تیرے ہیں۔ تو نے صحیح راستہ دکھا کر نمازِ عشق سکھائی وہ بھی تیرا ہی کرم ہے۔ ہر طرف تیری ہی مرضی چلتی ہے۔ تو ہی بخشش کرنے والا ہے۔ گناہ گاروں پر تیرا ہی قہر نازل ہونے والا ہے۔ تو ہی ہماری نیکیوں پر ثواب دینے والا ہے۔

مقطع میں شاعرہ نے اپنی بخشش کی التجا کرتے ہوئے کہتی ہیں، اے اللہ تو یومِ جزا کا مالک و مختار ہے۔ تو میرے گناہوں کو بخش دے۔

''آمدِ بہار'' نظم کا خلاصہ: آمدِ بہار نظم میں شاعر شوق قدوائی نے موسمِ بہار کی آمد کے خوش نما منظر کی تصویر پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہوا چاروں طرف بہار کے آنے کا اعلان کرتی ہے۔ جیسے ہی صبح کی ہوا پنکھا جھیلتی ہوئی آتی ہے تو کلیاں کھل اُٹھتی ہیں۔ اور پہاڑوں پر جمی صاف و شفاف برف پگھل کر پانی بن جاتی ہے۔ وہی پانی جا کر سمندر میں مل جاتا ہے۔ چاروں طرف پھولوں کے کھلنے سے باغوں میں خوشبودار ہوا چلنے لگی ہے۔ اور سبزا بھی اُگ آیا ہے۔ ہر پھول سرخ لباس پہنے دلہن کی طرح

لگ رہا ہے۔تمام درختوں پر پھولوں کے خوشنما گہنے دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر خزاں پر ہیبت طاری ہے۔اس کا چہرہ زردی مائل ہوگیا ہے۔ گویا سرخ وردی والی فوج اس پر غالب آ گئی ہو۔ پودوں کے لیے شبنم دودھ کا کام دے رہی ہے۔اور ایک ماں کی طرح ہوا بار بار درختوں کا منہ چوم رہی ہے۔ جڑیں زمین کے اندر طاقتور ہوتی جا رہی ہیں۔چمن میں، جنگل میں، ہر طرف پھولوں کے انبار ہیں۔ایسا لگتا ہے گویا زمین پھولوں کے ہاروں سے لدی ہوئی ہو۔ پتہ نہیں کہ چاروں طرف روشن چاندنی ہے، یا تارے چمک رہے ہیں یا لالے کے پھول انگاروں کی طرح دہک رہے ہیں۔ ہزاروں رنگ کی چڑیاں جن کی شکلیں خوش نما ہیں، ادائیں دلربا ہیں، اور جن کی آواز میں نغمہ پایا جاتا ہے۔ بہار کے آنے سے خوش ہیں اور ہر طرف گاتی، اتراتی اور ناچتی ہوئی نظر آ رہی ہیں۔

حصہ ''ب'' Part-B

سوالاتِ ذیل کے نیچے چار جوابات درج ہیں موزوں ترین جواب چن کر لکھیے: 10x1=10

32. عموماً شعراء مجموعہ کلام کی ابتداء کس صنف سے کرتے ہیں۔

A. نعت B. حمد C. رباعی D. قطعہ

33. ایسا جملہ جو ایک ہی مسند اور مسند الیہ سے بنا ہو

A. اکیلا جملہ B. مناسب جملہ C. مرکب جملہ D. مفرد جملہ

34. درجِ ذیل میں کونسا لفظ ہم وزن نہیں ہے؟

A. جوڑا B. توڑا C. ہتھوڑا D. موڑا

35. وہ نظم جس میں کسی مرے ہوئے شخص کی تعریف و توصیف بیان کی جاتی ہے۔

A. حمد B. نعت C. مدح D. مرثیہ

36. معنوی اعتبار سے غیر موزوں لفظ الگ کیجیے۔

A. نثار B. شمار C. فدا D. قربان

37. ''ترکی بہ ترکی جواب دینا'' کا مطلب ہے۔

A. کتاب دیکھ کر جواب دینا B. سوچ سمجھ کر جواب دینا C. جیسا کہے ویسا جواب دینا D. کاہلی سے جواب دینا

38. سرحدوں کا جال لکھنے والے شاعر کا نام سلیمان خمار ہے تو نعت لکھنے والے شاعر کا نام کیا ہے؟

A. سلیمان خمار B. شوق قدوائی C. صغریٰ عالم D. ماہر القادری

39. ''فرحت اور تازگی بخشنے والا'' یعنی

A. روح افزا　　B. روح فرش　　C. روح فرسا　　D. روح رواں

40. اردو شاعری میں وہ صنف جس میں مطلع اور مقطع ہوتا ہے۔

A. رباعی　　B. حمد　　C. غزل　　D. قطعہ

41. رباعی میں عام طور پر

A. سیاست کی باتیں رقم کی جاتی ہیں　　B. اخلاقی، مذہبی اور پند و نصیحت کی باتیں لکھی جاتی ہیں

C. بادشاہوں کے کارنامے بیان ہوتے ہیں　　D. کسی ایک بات کو تسلسل کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے

پہلے دو لفظوں میں جس طرح کا جوڑ اور مناسبت ہے اسی طرح کا مناسب جوڑ تیسرے لفظ لے لیے لگائیے: 4x1=4

42. طوطیءِ ہند....امیر خسرو = نصابی کمیٹی　　مرثیہ =..........................(میر انیسؔ)

43. ''وفادار'' = لاحقہ　　''بے وفا'' =....................(سابقہ)

44. محاورہ ''راہ پر لانا'' = سیدھے راستہ پر لانا　　ہَوا ہونا =........................(غائب ہونا)

45. عزیز و اقارب = رشتہ دار اور دوست　　فرقہ پرست =....................(متعصب)

درج ذیل سوالات کے جوابات تین، چار جملوں میں لکھیے: 2x3=6

46. مرکبِ مطلق جملے کی جملہ کتنی قسمیں ہیں اور کون کونسی؟

ج۔ج۔ مرکب مطلق کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ وصلی　　۲۔ تردیدی　　۳۔ استدراکی　　۴۔ سببی

47. صنعتِ تشبیہ کی تعریف کیجیے اور مثال دیجیے۔

ج۔ کسی دو الگ چیزوں کو ان کی مشترک صفت کی بنا پر ایک دوسرے کی مثال دی جاتی ہے تو اِسے تشبیہ کہتے ہیں۔ تشبیہ کے لیے جیسا، ایسا، مانند، جیسے، ایسے، طرح، حروفِ تشبیہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

مثلاً: ؎ چال جیسے کڑی کمان کا تیر　　دل میں ایسے کی جا کرے کوئی

حصّہ ''ج'' part-C

48. دوست کے نام ایک خط لکھیے جس میں اپنی سالگرہ تقریب میں شرکت کی دعوت دی گئی ہو۔ 1x5=5

از: الفت مجاہد،　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　مورخہ:

30 جنوری 2015

مکان نمبر 27، شیواجی روڈ، منگلور۔

میرے عزیز دوست، السلام وعلیکم

میں یہاں بفضلِ تعالیٰ بخیر ہوں امید ہے کہ تم بھی بخیر وخوب ہونگے۔

کافی دن ہوئے آپ سے خط وکتابت کرنے کی فرصت نہیں ملی، اور ہی ملاقات ہوئی۔ تم بھی اپنی تعلیم میں مصروف رہے ہونگے۔ اگلے ہفتہ بروز جمعرات میری سالگرہ ہے۔ میرے دادا، دادی اور دیگر احباب گاؤں سے آرہے ہیں۔ اسی بہانے میری سالگرہ بھی دھوم سے منانے کا طئے پایا ہے۔ اگلے ہفتہ تو ہم سب کو اسکول کی چھٹیاں رہیں گی۔ اس لیے تمہیں اپنے گھر آنے کی دعوت دے رہا ہوں۔ ضرور آنا۔ میر گھر کے دیگر افراد سے بھی تمہاری ملاقات ہوجائے گی۔ وہ سب تمہارا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

گھر کے تمام افراد کو حسبِ لائقہ سلام سُنانا۔ باقی ملاقات پر۔

فقط آپ کا دوست،

الفت مجاہد،

بخدمت: پتہ: سید انوار

مکان نمبر 24،

ٹون ہال روڈ، منڈیا۔

49. **کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے:**　　　　　　　　1x5=5

(ا) رشوت　　　　　　　(حفظانِ صحت)

ج۔ **حفظانِ صحت:** صحت وتندرستی ہزار ہا نعمت ہے۔ جو شخص تندرست وتوانا رہتا ہے وہ دنیا کی ہر مشکل کا سامنا کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔ جسم کو تندرست وتوانا رکھنے لے لیے ورزش، متوازی غذا اور کھیل کود ضروری ہیں۔ کوئی انسان چاہے وہ کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو جب تک اُس کا صحت مند جسم نہ ہو، اس کا کوئی کام خوش اسلوبی سے ادا نہیں ہوسکتا۔ اسی لیے انگریزی مقولہ ہے a sound mind in a sound body.

جن بچوں کی صحت خراب رہتی ہے ایسے بچے نہ پڑھائی کرسکتے ہیں اور نہ کوئی کام۔ ایسے بچے والدین کے لیے پریشانی

کا باعث بن جاتے ہیں۔

جسم کو تندرست و توانا بنانے اور جسمانی اور ذہنی نشو ونما کے لیے ہمیں پھلوں اور سبزیوں کا استعمال کرنا چاہیے۔ متوازی غذا کھانی چاہیے۔ہمیں پابندی کے ساتھ دوڑنا یا چہل قدمی کرنا چاہیے۔ روزانہ غسل کرنا چاہیے۔ ہمیں اپنے ہر کام میں اعتدال برتنا چاہیے۔ منفی خیالات اور جذبات سے دُور رہنا چاہیے۔

غرض صحت کے اصولوں کی پابندی کریں۔ اچھی باتیں اور اچھے اصولوں کو عام کریں اور پُرسکون زندگی کو اپنائیں تا کہ صحت مند رہ سکیں۔

50. درجِ ذیل عبارت بغور پڑھ کر نیچے لکھیے ہوئے سوالات کے جوابات مختصر لکھیے: 3x1=3

عام طور پر دو قسم کے کیلنڈر رہوتے ہیں، کیلنڈر کو اردو زبان میں تقویم کہا جاتا ہے۔ کیلنڈر کی دو قسمیں (ا) عیسوی اور (۲) ہجری، عیسوی تاریخ کی ابتداء حضرت عیسیٰؑ کے پیدائش سے ہوتی ہے، جب کے ہجری تقویم کی ابتداء ہمارے آخری نبی ﷺ کی ہجرت سے ہوتی ہے۔ ہجری تاریخ کی ابتداء باضابطہ طور پر حضرت عمرؓ نے جاری فرمایا، صحابہؓ سے حضرت عمرؓ نے مشورہ کیا کہ تاریخ کی ابتداء کب سے ہونی چاہیے تو صحابہ نے مختلف رائے دی، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ اسلامی تاریخ کی ابتداء ہجرت سے ہونی چاہیے۔ سب نے اس کو پسند فرمایا اور حجرت عمرؓ نے اسے نافذ فرمایا۔

سوالات:

ا۔ کیلنڈر کو اردو زبان میں کیا کہا جاتا ہے؟

ج۔ کیلنڈر کو اردو زبان میں تقویم کہا جاتا ہے۔

۲۔ عیسوی تاریخ کی ابتداء کب سے ہوتی ہے؟

ج۔ عیسوی تاریخ کی ابتداء حضرت عیسیٰؑ کے پیدائش سے ہوتی ہے۔

۳۔ اسلامی تاریخ کا آغاز کب سے ہوتا ہے؟

ج۔ ہمارے آخری نبی ﷺ کی ہجرت سے اسلامی تاریخ کا آغاز ہوتا ہے۔